﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ ﴿......اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾ (بنی اسرائیل:80)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد 23 | جمعۃ المبارک 02 ستمبر 2016ء | 29 ذوالقعدہ 1437 ہجری قمری — 02 تبوک 1395 ہجری شمسی | شمارہ 36

روزی ضائع نہ کرو

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

آدمی کے لئے یہ بڑا گناہ ہے کہ اپنی روزی کو ضائع کرے یا جن کی روزی اس کے ذمہ ہے ان کو تباہ کرے۔

(سنن ابو داوٗد کتاب الزکوٰۃ باب صلۃ الرحم حدیث نمبر1442)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام﴾

مَیں ملّت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک فرد ہوں اور اس کے باوجود اللہ نے نبوت محمدیہ کے فیض کے تحت میرا نام نبی رکھا ہے۔ اور اللہ نے میری طرف وحی کیا جو بھی وحی کیا۔ پس میری نبوت اسی کی نبوت ہے۔ اور میرے جُبّہ میں صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی انوار اور شعاعیں ہیں اور اگر آپ نہ ہوتے تو میں کوئی ایسی چیز نہ تھا جس کا ذکر کیا جاتا یا جس کا نام لیا جاتا۔

’’اور نبوت سے اس کی مراد محض اللہ کا کثرت سے کلام کرنا اور کثرت سے غیب کی خبریں دینا اور کثرت سے وحی کرنا ہے۔ اور وہ کہتا ہے کہ نبوت سے ہماری مراد وہ نہیں جو پہلے صحیفوں میں لی گئی ہے۔ بلکہ یہ وہ مرتبہ ہے جو ہمارے نبی خیر الوریٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کے بغیر نہیں دیا جاتا اور ہر وہ شخص جسے یہ مرتبہ حاصل ہو جائے تو اللہ اس شخص سے بکثرت اور نہایت صفائی سے کلام کرتا ہے۔ اور شریعت اپنی حالت پر برقرار رہتی ہے۔ نہ اس میں سے کوئی حکم کم ہوتا ہے اور نہ کسی ہدایت کا اضافہ ہوتا ہے اور وہ یہ کہتا ہے کہ مَیں ملّت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک فرد ہوں اور اس کے باوجود اللہ نے نبوت محمدیہ کے فیض کے تحت میرا نام نبی رکھا ہے۔ اور اللہ نے میری طرف وحی کیا جو بھی وحی کیا۔ پس میری نبوت اسی کی نبوت ہے۔ اور میرے جُبّہ میں صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی انوار اور شعاعیں ہیں اور اگر آپ نہ ہوتے تو میں کوئی ایسی چیز نہ تھا جس کا ذکر کیا جاتا یا جس کا نام لیا جاتا۔ اور ہر نبی اپنی فیض رسانی سے پہچانا جاتا ہے۔ تو کیا شان ہوگی ہمارے نبیؐ کی جو تمام انبیاء سے افضل اور فیض رسانی میں ان سب (انبیاء) سے بڑھے ہوئے ہیں۔ اور مرتبہ میں ان سب سے ارفع و اعلیٰ ہیں۔ اور وہ دین کیا دین ہے جس کا نور کسی دل کو منور نہیں کرتا اور جس کا پینا پیاس کو تسکین نہیں دیتا۔ اور اس کا سینہ میں داخل ہونا کوئی تأثیر پیدا نہیں کرتا اور اس کی کسی ایسے وصف سے تعریف نہیں کی جاتی جس کا ظہور اتمام حجت کرے۔ اور وہ دین ہی کیا ہے جو مومن اور ایسے شخص کے درمیان تمیز نہ کرے جس نے کفر اور نافرمانی کو اختیار کیا اور اس میں داخل ہونے والا اس دین سے نکلنے والے جیسا ہو، اور ان کے درمیان کوئی فرق نظر نہ آئے۔ اور وہ دین کس کام کا ہے جو کسی زندہ شخص کو اس کی خواہشات کے لحاظ سے نہ مارے اور نہ اسے دوسری زندگی عطا کرے۔ اور جو کوئی اللہ کا ہو جاتا ہے تو اللہ اس کا ہو جاتا ہے۔ یہی دستور اس کا پہلی امتوں میں جاری رہا ہے۔ اور وہ نبی جس میں افاضہ کی صفت نہ ہو اس کی سچائی پر کوئی دلیل قائم نہیں ہو سکتی اور نہ ہی اس کے پاس آنے والا اس کو شناخت کر سکتا ہے۔ اور اس کی مثال ایسے چرواہے کی طرح ہے جو اپنی بھیڑ بکریوں پر پتے نہیں جھاڑتا اور نہ انہیں پانی پلاتا ہے اور انہیں پانی اور چراگاہ سے دُور رکھتا ہے۔

اور تم جانتے ہو کہ ہمارا دین ایک زندہ دین ہے اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مُردے زندہ کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آسمان سے برسنے والی بارش کی طرح عظیم برکات لے کر آئے۔ اور کسی دین کی مجال نہیں کہ وہ ان صفات عالیہ میں اس کے ساتھ مقابلہ کر سکے اور اس روشن ترین دین کے علاوہ کوئی دین نہیں جو انسان سے اس کے پردوں کا بوجھ اتار دے اور اسے اللہ کے محل اور اس کے دروازہ تک پہنچائے۔ اور جو اسلام کی ان خوبیوں میں شک کرے وہ نابینا محض ہے۔ اور لوگوں نے اس بندہ پر ایک ہی نیام سے اپنی تلواریں سونت لیں لیکن (پھر یوں ہوا کہ) مخلوق کے رب نے بھی ان کا مقابلہ کیا۔ پس بعض کا اس نے سر قلم کیا۔ بعض کو رسوا کیا اور بعض کو اپنی وعید کے مطابق اُس دن تک جو اُن کے لئے مقدر کیا گیا تھا مہلت دی۔ اور انہوں نے قسم کھا رکھی تھی کہ وہ اس سے ظلم اور جھوٹ کے سوا کوئی سلوک روا نہ رکھیں گے۔ ان (مخالفوں) کے گروہ تقویٰ کی راہوں سے ہٹ گئے۔ اور سچائی کے راستے سے دور جا پڑے گویا اس میں کوئی شیر ہے جو چیر پھاڑ کر رہا ہے۔ یا سانپ ہے جو ڈس رہا ہے۔ یا کوئی دوسری آفت درپیش ہے۔

اور انہوں نے چاہا کہ اس بندے کو قتل کر دیا جائے، یا قید کر دیا جائے یا ملک بدر کر دیا جائے تاکہ وہ بعد میں یہ کہہ سکیں کہ یہ شخص جھوٹا تھا، اس لئے اللہ نے اسے ہلاک اور نیست و نابود کر دیا یا اس نے اسے ذلیل و رسوا کر دیا لیکن اللہ نے اس کی زمین سے اور بلند آسمانوں سے مدد پہ مدد فرمائی اور جب اس نے اللہ سے فتح مانگی تو ہر متکبر ناکام ہو گیا۔ اور اللہ نے اس کو ہر مصیبت کے وقت اپنے حضور گڑگڑانے اور توجہ کرنے کی توفیق بخشی۔ چنانچہ جب اس نے دعا مانگی تو اس نے اسے قبولیت بخشی اور اس کی دعا میں اثر رکھ دیا۔ اور جس نے بھی اس کے خلاف دعا کی وہ نابود ہو گیا۔ پس اس کی دعا سے بہت سے لوگ طاعون کا نشانہ بنے اور انہوں نے ہولناک موت کا مزہ چکھا جبکہ وہ اس بندہ کی موت کے دن کی تمنا رکھتے تھے اور کہتے تھے کہ اللہ نے ہمیں وحی کے ذریعہ اس کی موت کی خبر دی ہے۔ یقیناً اس میں عقلمندوں کے لئے عظیم الشان نشان ہے۔ اور اللہ نے اس کے گھر کو امن والا حرم بنا دیا جو اس میں داخل ہوا وہ طاعون سے محفوظ ہو گیا اور اسے ذرہ سی بھی تکلیف نہ پہنچی جبکہ اس کے گردوپیش کے لوگ اچک لئے جاتے ہیں۔ یقیناً اس میں ہر وہ شخص جس کے پاس دیکھنے والی آنکھ ہے قدرت کا ہاتھ دیکھتا ہے۔ اور اس نے اسے ابرار کے فائدہ کے لئے اعمال صالحہ مع ان کے ثمرات کے عطا کئے گویا وہ ایسے باغات ہیں جن کے دامن میں نہریں بہہ رہی ہیں۔ اور اس (اللہ) نے اس کے لئے زمین میں قبولیت رکھ دی چنانچہ مخلوق شب و روز اس کی طرف دوڑی چلی آ رہی ہے اور اللہ بکثرت ایسے اہل بصیرت کو اس کی طرف کھینچ کر لے آیا جو پاک نفس، سعید فطرت، صاف دل اور سمندر کی طرح کھلے سینوں والے تھے۔ اور اللہ نے ان کے اندر باہمی محبت و رحمت پیدا کر دی اور ان کے سینوں سے ہر طرح کی رعونت اور تکبر نکال دیا اور اس نے اسے ان امور کی ایسے وقت میں اطلاع دی جس وقت یہ بندہ کوئی قابل ذکر چیز نہ تھا۔ اور یہ نصرت ایک سرّ نہاں تھی اور اس نے اسے سچائی کا عصا عطا کیا جس سے وہ دشمنوں کو رسوا کرتا ہے۔ پس اس (عصا) نے باہمی خفیہ مشورہ سے تیار کردہ منصوبے کے تراشیدہ سانپوں کو نگل لیا‘‘۔

....(الاستفتاء مع اردو ترجمہ صفحہ 40 تا 44۔ شائع کردہ نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

خطبہ نکاح

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 15 مارچ 2014ء بروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

تشہد وتعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

اس وقت مَیں تین نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ان میں سے دوتو واقفین زندگی کے بچوں یا واقفین نَو کے یا واقفین زندگی کے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا:۔جیسا کہ مَیں ہمیشہ یاد کروایا کرتا ہوں کہ واقفین نَو یا واقفین زندگی کو ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ بحیثیت واقف زندگی ان کی ذمہ داریاں دوسروں سے زیادہ ہیں۔کوئی بھی واقف نَو چاہے وہ عملی میدان میں آکے جماعتی خدمات براہ راست سرانجام دے رہا ہے یا جماعت کی اجازت سے فی الحال اپنا کام کر رہا ہے وہ بہرحال واقف زندگی ہے۔اور یہ احساس اس کو ہمیشہ قائم رکھنا چاہئے۔اور جب یہ احساس قائم ہو گا تو اپنی ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ رہے گی اور وہ توجہ یہ ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے بار بار ان آیات میں توجہ دلائی ہے کہ تقویٰ اختیار کرو۔تقویٰ اختیار کرو۔تقویٰ اختیار کرو۔تقویٰ اختیار کرو۔تقویٰ اختیار کرو۔

پس یہ تقویٰ ہے جو آپ کی زندگی کا لائحہ عمل متعین کرنے میں اہم کردار ادا کرنے والا ہونا چاہئے۔اور جب اس کو سامنے رکھیں گے تو پھر تمام وہ باتیں کرنے کی طرف توجہ پیدا ہو گی جن کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے۔اور تمام ان باتوں سے بچنے کی کوشش ہو گی جن سے بچنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے۔پس چاہے واقف نو لڑکا ہے یا واقفۂ نَو لڑکی ہے دونوں کو اپنی اس ذمہ داری کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔اور جب اس ذمہ داری کو سمجھیں گے تو جہاں اپنے گھروں کے اندر پیار اور محبت کی فضا قائم کرنے والے ہوں گے، ایک دوسرے کے جذبات اور احساسات کا خیال رکھنے والے ہوں گے، وہاں اپنے ماحول میں بھی اپنے نمونے دکھا کر باقی احمدیوں کے لئے بھی، اپنے ہم عمروں کے لئے بھی نمونہ قائم کرنے والے ہوں گے اور غیروں کے لئے بھی نمونہ قائم کرنے والے ہوں گے۔اور یہ نمونے تربیت میں بھی کردار ادا کرنے والے ہوں گے اور تبلیغ میں بھی کردار ادا کرنے والے ہوں گے۔پس یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔جیسا کہ میں نے کہا دو واقفین نَو یا واقفین زندگی کا نکاح ہے۔ایک نکاح میں بچہ اور بچی ایسے بھی ہیں جو واقف زندگی یا واقف نَو نہیں ہیں۔لیکن ایک احمدی کی حیثیت سے ہر احمدی پر جو ذمہ داری عائد ہوتی ہے جن کے بارہ میں مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوالہ سے بارہا کہہ چکا ہوں کہ ہر فرد جماعت اس بات کی طرف توجہ دینے والا ہونا چاہئے کہ اس کا مقام بحیثیت احمدی دوسروں سے ممتاز ہے۔اور اس میں اور غیر میں ایک فرق ہونا چاہیے۔ اور اس فرق کو پھر دوسروں پر ایسا ظاہر ہونا چاہئے کہ جس سے ان کی توجہ آپ کی طرف ہو۔اور عملی نمونے کا یہی ایک ذریعہ ہے جو پھر تبلیغ میں بھی اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اللہ کرے کہ آج قائم ہونے والے یہ رشتے ان باتوں کا خیال رکھنے والے ہوں۔ جہاں وہ اپنے ماحول میں آپس کے تعلقات میں پیار اور محبت سے رہنے والے ہوں وہاں گھروں سے باہر نکل کر پورے ماحول کو احمدیت کی طرف متوجہ کروانے والے بھی ہوں۔اور یہ تبلیغ کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک احمدی ادا کر سکتا ہے۔اللہ تعالیٰ ان سب کو توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا:۔ان الفاظ کے بعد اب میں ان نکاحوں کا اعلان کروں گا۔پہلا نکاح عزیزہ عافیہ طلعت بنت مکرم حافظ سعید الرحمٰن صاحب کا ہے جو ہمارے مربی سلسلہ ہیں اور رشین ڈیسک میں کام کرتے ہیں۔ یہ نکاح عزیزم متقی احمد (واقف نَو) ابن مکرم فضل احمد صاحب ڈوگر کے ساتھ اڑھائی ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

فضل صاحب بھی خادم سلسلہ ہیں۔ جامعہ احمدیہ یوکے کے کارکن ہیں۔مربی کی بیٹی ایسے ماحول میں پرورش پاتی ہے جہاں دینی ماحول دیکھتی ہے۔اور واقف نو کو بھی، خاص طور پر اس کو جو جماعتی ماحول میں رہ کر جماعتی ادارے میں خدمات بھی سرانجام دے رہا ہو۔پس اس لحاظ سے ان دونوں کو یہ احساس رہنا چاہئے کہ ہم نے اپنے اعلیٰ نمونے قائم کرنے ہیں اور آپس کے تعلقات کو قائم رکھنے کے لئے صبر، برداشت اور حوصلہ ایک دوسرے کے لئے دکھانا ہے تا کہ ہماری آئندہ نسلوں میں بھی اس کے نیک اثرات قائم رہیں۔

حضور انور نے فرمایا:۔دوسرا نکاح عزیزہ اقراء احمد بنت مکرم خالد احمد صاحب جرمنی کا ہے جو عزیزم شکیل احمد عمر محمود ابن مکرم خالد محمود صاحب جرمنی کے ساتھ تین ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔

عزیزم شکیل احمد عمر جامعہ احمدیہ کے طالب علم ہیں، انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہی مربی بن کر نکلنے والے ہیں۔اور اس طرح اپنے میدان عمل میں انشاء اللہ تعالیٰ اپنی ذمہ داریوں کو نبھانے والے ہوں گے۔دلہن کے وکیل یہاں ہیں جو مکرم غلام احمد صاحب خادم ہیں۔

حضور انور نے فرمایا:۔تیسرا نکاح عزیزہ مریم بٹ بنت مکرم ساجد مشتاق بٹ صاحب کا ہے جو یہیں کرائیڈن میں رہتے ہیں۔ یہ عزیزم فواد احمد طاہر ابن مکرم ڈاکٹر داؤد احمد طاہر صاحب کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

عزیزم فواد طاہر کا بھی پرانے خاندان سے تعلق ہے جن کو خدمت سلسلہ کی توفیق ملی، بلکہ ان کے والد بھی نصرت جہاں سکیم کے تحت کچھ عرصہ افریقہ میں ڈاکٹر کے طور پر خدمات بجالاتے رہے ہیں۔ یہ خود بھی افریقہ میں IAAAE کے تحت جاتے رہے ہیں۔

نکاحوں کے اعلان اور فریقین کے درمیان ایجاب و قبول کروانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی اور فریقین کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے مبارکباد دی۔

(مرتبہ:۔ظہیر احمد خان مربی سلسلہ۔انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن)

☆......☆......☆

نماز جنازہ حاضر وغائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ 22 جون 2016ء بروز بدھ صبح 11 بجے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر **مکرم شیخ سعید احمد صاحب (آف کرائیڈن، یوکے)** کی **نماز جنازہ حاضر** اور کچھ مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

مکرم شیخ سعید احمد صاحب (آف کرائیڈن، یوکے) 18 جون 2016ء کو 86 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔اِنَّـا لِلّٰـهِ وَاِنَّـا اِلَيْـهِ رَاجِعُوْنَ۔مرحوم مولوی محمد حسین بٹالوی (معاند احمدیت) کے نواسے تھے۔آپ اپنے خاندان میں پہلے اور اکیلے احمدی تھے۔آپ بتایا کرتے تھے کہ اپنے والد صاحب کی وفات کے کچھ عرصہ بعد 1967ء میں آپ کو احمدیت کی سچائی کا علم ہو گیا تھا اور بہت سے مواقع پر بیعت بھی کرنا چاہی لیکن اپنے خاندان کی شدید مخالفت کی وجہ سے جلد بیعت نہ کر سکے۔ 1974ء میں جب احمدیوں کے گھر جلائے گئے تو اس وقت آپ کے دل میں خیال آیا کہ یہ سب کچھ تو سچوں کے ساتھ ہوتا ہے جھوٹوں کے ساتھ نہیں ہو سکتا۔لہٰذا آپ نے اسی وقت بیعت فارم پُر کر دیا۔ بیعت کے بعد سارا خاندان شدید مخالف ہو گیا۔ 1975ء میں آپ کی والدہ کی وفات ہو گئی اور آپ نے احمدی ہونے کی وجہ سے والدہ کا جنازہ بھی نہیں پڑھا۔اس پر اُن کی تدفین کے بعد گھر واپس آنے پر خاندان کے باقی افراد نے زبردستی آپ کو گھر سے نکال دیا۔

مرحوم نہایت مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے آپ کو عشق تھا اور آپ علیہ السلام کے لئے انتہائی غیرت رکھتے تھے۔خلفائے احمدیت سے بھی گہری عقیدت و محبت کا تعلق تھا۔ نظام جماعت کے اطاعت گزار اور قربانی کا جذبہ رکھنے والے نیک اور دعا گو انسان تھے۔تہجد گزار، پنجوقتہ نمازوں کے پابند اور قرآن کریم کی باقاعدگی سے تلاوت کرتے تھے۔فیصل آباد میں کئی سال تک مقامی جماعت کے صدر کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔مرحوم خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔آپ مکرم ملک محمود احمد صاحب (واقف زندگی۔الفضل انٹرنیشنل لندن) کے سسر تھے۔

نماز جنازہ غائب:

(1) مکرمہ مریم صدیقہ صاحبہ (اہلیہ مکرم شیخ ذوالفقار علی صاحب۔لاہور)

30رمئی 2016ء کو 87 سال کی عمر میں لاہور میں وفات پا گئیں۔اِنَّـا لِلّٰـهِ وَاِنَّـا اِلَيْـهِ رَاجِعُوْنَ۔آپ مکرم شیخ فتح علی صاحب مینجر ناصر آباد سٹیٹ کی بیٹی تھیں۔مرحومہ چھوٹی عمر سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ملاقات کا شرف پاتی رہیں۔ پاؤں دبانے کا موقعہ بھی ملا۔خواتین مبارکہ سے تعلق رہا۔بڑی دعا گو، نمازوں کی پابند، بکثرت نوافل ادا کرنے والی نیک خاتون تھیں۔مخلوق خدا کی ہمدرد، غریب پرور اور عزیز و اقارب سے حسن سلوک سے پیش آیا کرتی تھیں۔آپ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں۔

(2) مکرمہ ڈاکٹر سلیمہ مجتبیٰ صاحبہ (امریکہ)

24راپریل 2016ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّـا لِلّٰـهِ وَاِنَّـا اِلَيْـهِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت قاری غلام مجتبیٰ صاحب کی بیٹی تھیں جو ہانگ کانگ میں سپرنٹنڈنٹ جیل رہے اور اسی دوران حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھنے کے بعد حضور کی دستی بیعت سے فیضیاب ہوئے۔والدہ چینی تھیں اور بہشتی مقبرہ قادیان میں مدفون ہیں۔مرحومہ چندہ جات کی بروقت ادائیگی کیا کرتی تھیں اور خدا کے فضل سے موصیہ تھیں۔آپ مکرم ڈاکٹر عبدالقادر صاحب شہید فیصل آباد کی بہن تھیں۔

(3) مکرم محمد احسان بٹ صاحب (ابن مکرم محمد طفیل بٹ صاحب۔آف ربوہ)

15راپریل 2016ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔اِنَّـا لِلّٰـهِ وَاِنَّـا اِلَيْـهِ رَاجِعُوْنَ۔آپ نہایت شریف النفس، ملنسار، پڑوسیوں سے حسن سلوک سے پیش آنے والے اور غیر معمولی قربانی کرنے والے بزرگ تھے۔ ہرنائی وولن ملز بلوچستان سے احمدیت کی وجہ سے نکالے گئے اور بائیکاٹ کا سامنا کرنا پڑا۔بے سروسامانی کی حالت میں ربوہ آکر کاروبار شروع کیا۔ہرنائی میں اپنی ایمانداری، سچائی اور اچھے کردار کا لوہا منوایا۔پنجوقتہ نمازی تھے۔غریبوں کی خاموشی سے مالی مدد کیا کرتے تھے۔ چندہ جات میں کبھی بقایادار نہیں رہے۔اپنی جماعت میں بطور معاون صدر، سیکرٹری مال اور سیکرٹری امور عامہ خدمت کی توفیق پائی۔آپ مکرم محمد افضل بٹ صاحب المعروف احسان برقعہ ہاؤس گولبازار کے والد تھے۔

(4) مکرمہ سیدہ نصرت سلطانہ صاحبہ (اہلیہ مکرم سید شعبان احمد نسیم نوشاہی آف گوجرانوالہ)

19راپریل 2016ء کو 76 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔آپ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، نرم مزاج، صابرہ، مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی بزرگ خاتون تھیں۔1974ء میں مخالفین نے آپ کے گھر کو آگ لگائی تھی جس پر آپ نے نہایت صبر کے ساتھ یہ صدمہ برداشت کیا اور بھرپور ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا۔اپنے حلقہ میں بطور صدر لجنہ خدمت کی توفیق پائی۔مرحومہ موصیہ تھیں۔

(5) مکرم برکت علی صاحب (ابن مکرم عیسیٰ خان صاحب آف بستی برکت علی۔ضلع راجن پور)

12رمئی 2016ء کو 85 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔اِنَّـا لِلّٰـهِ وَاِنَّـا اِلَيْـهِ رَاجِعُوْنَ۔آپ نماز روزہ کے پابند، قرآن کریم کے عاشق، خلافت کے فدائی اور دعا گو بزرگ تھے۔خود احمدیت قبول کی۔بطور صدر جماعت خدمت کی توفیق پائی۔مہمان نواز، نڈر داعی الی اللہ، چندوں میں باقاعدہ اور جماعتی پروگراموں میں لازمی شمولیت کرتے تھے۔ہر ایک سے پیار و محبت اور عزت و احترام سے پیش آتے تھے۔آپ کے سات بیٹے ہیں جن میں سے ایک احمدی ہیں۔

(6) مکرم محمد اختر صاحب (سابق پہریدار خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ حال جرمنی)

11رجون 2016ء کو بقضائے الٰہی جرمنی میں وفات پا گئے۔اِنَّـا لِلّٰـهِ وَاِنَّـا اِلَيْـهِ رَاجِعُوْنَ۔آپ کے دل میں خلافت کی محبت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔اہل وعیال کو بھی خلافت سے پختہ تعلق کی تلقین کیا کرتے تھے۔ نمازوں کے پابند، تہجد گزار اور بہت سی خوبیوں کے مالک نیک سیرت انسان تھے۔کبھی کسی کام کو عار نہیں سمجھا۔بہت

باقی صفحہ 8 پر ملاحظہ فرمائیں

مصالح العرب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے
حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،
گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر 415

مکرم محمد بکر مصطفیٰ صاحب (2)

قسط گزشتہ میں ہم نے مکرم محمد بکر مصطفیٰ صاحب آف مصر کے احمدیت کی طرف سفر کا پہلا حصہ پیش کیا تھا۔اس قسط میں ان کے اس سفر کے باقی واقعات بیان کئے جائیں گے۔وہ اپنے قبول احمدیت کے بعد ظاہر ہونے والے بعض نشانات کا ذکر کرتے ہیں جو إِنِّيْ مُهِيْنٌ مَّنْ أَرَادَ إِهَانَتَكَ کی تجلی سے عبارت ہیں۔وہ کہتے ہیں:

زندگی کی بدترین رات!

میرا اپنے رفقاء کار کے ساتھ بہت اچھا تعلق تھا جو بفضلہٖ تعالیٰ اب تک قائم ہے۔ہم اکثر کام پر کھانے کے وقفے کے دوران اکٹھے مل بیٹھتے اور مختلف موضوعات پر باتیں کرتے۔

قبول احمدیت کے بعد مَیں نے ان لوگوں کو امام مہدی علیہ السلام کے بارہ میں بتانے اور آپ کی تبلیغ کرنے کا ارادہ کیا۔ایک روز ہمارے مابین کسی مسئلہ پر بحث جاری تھی کہ میں نے بیچ بیچ میں کہنا شروع کر دیا کہ اس مسئلہ کے بارہ میں امام مہدی علیہ السلام یہ کہتے ہیں۔یہ سن کر ابراہیم نامی میرے ایک ساتھی نے اعتراض کرتے ہوئے میرے خلاف کسی قدر سخت الفاظ استعمال کئے اور پھر بات یہاں تک بڑھی کہ اس نے سب کے سامنے مجھے گالی دی۔میں نے اس کے جواب میں کہا کہ کوئی بات نہیں کیونکہ انبیاء کے پیروکاروں کو گالیاں بھی سننی پڑتی ہیں۔تاریخ انبیاء پر نظر ڈال کے دیکھ لیں کبھی کسی نبی یا اس کے ماننے والوں کا اس کی باقی قوم کی طرف سے والہانہ استقبال نہیں کیا گیا۔یہ بات سن کر ابراہیم سیخ پا ہو گیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی نہایت غلیظ گالیاں دینے لگا۔اس کے بعد میرے تو وہاں بیٹھنے کا کوئی جواز نہ تھا چنانچہ میں نے ابراہیم کو کچھ نہ کہا اور فوراً بات ختم کر کے وہاں سے رخصت ہو گیا۔

اگلے روز جب ہم حسبِ معمول کھانے کے وقفے کے دوران بیٹھے باتیں کر رہے تھے تو ابراہیم آیا اور میرے پاس کھڑا ہو گیا۔کچھ دیر بعد اس نے جھک کر میرے کان میں کہا کہ میں باہر جا کر آپ سے کوئی بات کرنا چاہتا ہوں۔میں فوراً اس کی بات سننے کے لئے چل پڑا۔باہر جا کر اس نے کہا کہ تمہیں اور تمہارے امام مہدی کو گالیاں دینے کے بعد کل میرے ساتھ عجیب واقعہ ہوا۔میرا گھر ایک چار منزلہ عمارت میں ہے جس کے قریب قریب اور کوئی عمارت نہیں ہے۔کل شام جب میں فیملی کے ساتھ گھر لوٹا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ ہمارے گھر کی کھڑکیوں کے شیشوں میں سے ایک بھی سلامت نہیں ہے۔گھر کے تمام شیشے پتھروں کی یلغار سے ٹوٹے ہوئے تھے۔یہ کس نے کیا تھا؟ یہ سکول کے چند ناراض طلباء نے کیا تھا لیکن ہمیں ان کے بارہ میں یقینی طور پر کوئی علم نہ ہو سکا۔یہ موسم سرما کی سرد ترین رات تھی کیونکہ ٹوٹی کھڑکیوں کے راستے ٹھنڈی ہوائیں بلا روک ٹوک اپنی دہشت پھیلا رہی تھیں۔میں باہر نکلا کہ قریبی بازار میں شاید شیشہ گری کی کوئی دکان کھلی ہو لیکن افسوس کہ اکثر دکانیں بند ہو چکی تھیں۔اور اگر کوئی دکان کھلی ملی تو اس کے مالک نے کہا کہ میں اس وقت اتنا بڑا کام کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہوں،کل آنا۔اور بعض نے کہا کہ میں اس وقت اپنا موجودہ کام چھوڑ کر آپ کے ساتھ نہیں جا سکتا۔بالآخر میں ناکام واپس آ گیا اور میں نے اور تمام اہل خانہ نے ساری رات لحاف اور کمبل اوڑھ کر گزاری۔بلاشبہ یہ ہماری زندگی کی بدترین رات تھی۔

پھر اس نے مجھے مخاطب ہو کر کہا کہ: کیا تم سمجھتے ہو کہ اس کا تعلق تمہیں اور تمہارے امام کو گالیاں دینے سے ہے؟

مَیں نے کہا کہ ہو سکتا ہے بلکہ ہمیشہ ایسا ہوتا آیا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کا حضرت امام مہدی علیہ السلام سے وعدہ ہے کہ:إِنِّيْ مُهِيْنٌ مَّنْ أَرَادَ إِهَانَتَكَ (یقیناً مَیں اُسے ذلیل کروں گا جو تیری اہانت کا ارادہ کرے گا)۔اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنا وعدہ وفا کرتا ہے۔اس کے بعد ابراہیم کا میرے ساتھ تعلق بہتر ہو گیا۔

إِنِّيْ مُهِيْنٌ مَّنْ أَرَادَ إِهَانَتَكَ کا تکرار

اسی ذیل میں ایک اور عبرتناک واقعہ بھی ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں جس میں واقعات کا تکرار گو حیران کن ہے لیکن چونکہ میں خود اس کا گواہ ہوں اس لئے اسے محض اتفاق نہیں سمجھ سکتا اور اس کے بیان سے رک نہیں سکتا۔

محسن نامی میرا ایک بہت پرانا دوست تھا۔قبول احمدیت کے بعد میں اکثر اس کے گھر جاتا اور ہم رات بھر باتیں کرتے رہتے۔ایک روز میں نے اسے اپنے قبول احمدیت کا واقعہ سنا دیا جس کے بعد اس کے ساتھ خروج دجال اور نزول مسیح وغیرہ کے بارہ میں تفصیلی بات ہوئی۔وہ یہ تمام باتیں سن کر حیران ہوا اور مجھے امید تھی کہ شاید وہ ان پر غور کر کے کوئی بہتر جواب دے گا لیکن کچھ دیر کے بعد وہ کہنے لگا کہ تم سے زیادہ بے وقوف کوئی نہیں،پھر طرح طرح کے حقارت آمیز نام لے لے کر مجھ سے تمسخر کرنے لگا۔میں کچھ دیر تک تو خاموش رہا۔لیکن جب اس کا استہزاء طول پکڑنے لگا اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان میں بھی گستاخی کا مرتکب ہونے لگا تو میں نے کہا کہ مجھے اپنی توہین کی کوئی پرواہ نہیں اور میں نے تمہیں معاف بھی کر دیا ہے۔لیکن تمہاری بہتری کی خاطر عرض کرتا ہوں کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی توہین کا مرتکب نہ ہونا کیونکہ آپ خدا کے فرستادہ ہیں اور خدا تعالیٰ کو اپنے مرسلین کی غیرت ہے اور خدا تعالیٰ نے آپ سے وعدہ کیا ہوا ہے کہ:إِنِّيْ مُهِيْنٌ مَّنْ أَرَادَ إِهَانَتَكَ۔یہ بات سنتے ہی وہ جوش میں آ گیا اور غضبناک ہو کر حضرت امام مہدی علیہ السلام کی شان میں گستاخی کرنے لگا۔میرے روکنے پر بھی جب وہ باز نہ آیا تو میں وہاں سے خدا حافظ کہہ کر رخصت ہو گیا۔

چند ماہ کے بعد ہماری دوبارہ ملاقات ہوئی تو اس نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تم ابھی تک اس جماعت میں ہی ہو جس کے تم نے مجھے قصے سنائے تھے؟

میں نے کہا کہ نہ صرف یہ کہ میں اسی جماعت میں ہوں بلکہ روز بروز میرے ایمان میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

اس نے بعض امور کے بارہ میں مجھے جماعت کے فہم اور موقف کے بارہ میں پوچھا۔اس وقت اس کا بیٹا بھی ہمارے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔جب میں نے جماعت کی تفسیر اور فکر پیش کی تو اس کے بیٹے نے اس کے بارہ میں غیر معمولی طور پر پسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ عقل و منطق کے مطابق دل کو مطمئن کرنے والی تفسیر ہے۔یہ بات سن کر محسن کو مزید غصہ آ گیا اور اس نے ہم دونوں کو بے وقوفی اور جہالت کا طعنہ دیا۔

میں نے کہا کہ مجھے تم سے محبت ہے اور ہماری دوستی بہت پرانی ہے۔اس لئے یا تو تم میرے ساتھ جماعت کے بارہ میں بات ہی نہ کرو اور اگر تم جماعت اور امام الزمان کے بارہ میں بات کرنا چاہتے ہو تو پھر سننے کا حوصلہ بھی پیدا کرو اور اپنی گندی زبان کو لگام دو کیونکہ تمہارا یہ فعل میرے لئے تکلیف کا باعث ہے اور تمہارے لئے بہت مضر ہے۔

یہ سنتے ہی وہ کہنے لگا کہ اچھا یہ بتاؤ کہ اگر میں گالی دوں تو مجھے کیا ہو گا؟

میں نے کہا کہ خدا تعالیٰ کا حضرت امام مہدی علیہ السلام سے وعدہ ہے کہ جو اُن کی توہین کا مرتکب ہو گا اللہ تعالیٰ اسے ذلیل و رسوا کر دے گا۔اس نے میری بات سن کر ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے پھر گالی دی۔

میں نے کہا کہ یاد رکھنا کہ تم نے دوسری بار عمداً گالی دی ہے۔اور ایسی حرکت بلا سزا نہیں رہتی۔

یوں یہ ملاقات ختم ہو گئی۔اس کے بعد میں ایک سفر پر روانہ ہو گیا۔واپسی پر میں نے فون پر محسن سے بات کی تو معلوم ہوا کہ اس کے پاؤں کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے اور وہ ہسپتال میں ہے۔یہ سنتے ہی میں ہسپتال پہنچا اور ایک رات ہسپتال میں ہی اس کی تیمارداری میں گزاری۔میرے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ وہ کار چلا رہا تھا کہ اس کی آنکھ لگ گئی اور اتنے میں کار درخت سے جا ٹکرائی جس کی وجہ سے دیگر چوٹوں کے علاوہ پاؤں کی ہڈی ٹوٹ گئی۔میں نے کہا کہ یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے انذار ہے اور اس گستاخی کی سزا ہے جو تم نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کی شان میں کی ہے۔

یہ سن کر وہ خاموش رہا اور کوئی بات نہ کی۔دن گزرتے گئے اور وہ کچھ عرصہ کے بعد ٹھیک ہو گیا۔جس کے بعد ایک روز ہماری ملاقات ہوئی تو دوبارہ احمدیت کے موضوع پر بات شروع ہو گئی اور وہ پھر حسب عادت غصہ میں آ گیا اور ایک بار پھر گالیاں بکنے لگا۔

میں نے اسے کہا کہ کیا تمہیں یاد نہیں کہ اس گستاخی کی وجہ سے تمہارے ساتھ پہلے کیا ہوا ہے؟ کیا تمہیں اس بات کی کچھ پرواہ نہیں؟ شاید تم چاہتے ہو کہ خدا تعالیٰ تمہیں ایک بار اور سزا دے تا تمہیں یقین آ جائے کہ اہل اللہ کی شان میں گستاخی موجب عقاب ہوتی ہے۔

اس کے بعد محض ایک ہفتہ ہی گزرا تھا کہ مجھے اطلاع ملی کہ محسن کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے اور اس بار اس کی دائیں ٹانگ ٹوٹ گئی ہے اور اب اس کی ٹانگ میں پلیٹیں وغیرہ ڈال کر ٹانگ سیدھی کی گئی۔

میں اس سے ملنے گیا اور صحت کا حال پوچھنے کے بعد کہا کہ کیا تمہیں جواب مل گیا ہے؟ کیا اب تمہیں یقین آ گیا ہے کہ یہ اسی گندے فعل کی سزا ہے جس کا تُو عادی ہو چکا ہے؟

وہ خاموش رہا اور میں نے ہمدردی کرتے ہوئے اسے کہا کہ آئندہ ایسا کرنے سے باز آنا ہی تمہارے لئے بہتر ہے اس لئے اپنی عاقبت خراب نہ کرو اور ایسی بدزبانی سے باز آ جاؤ۔میرا خیال تھا کہ وہ اب ایسی حرکت نہیں کرے گا لیکن تقریباً ڈیڑھ سال کے بعد جب ہم ایک بار پھر ملے تو پھر وہی باتیں چل نکلیں اور پھر اس نے وہی حرکت کی۔میں نے اسے کہا کہ تم کیا سمجھتے ہو کہ اگر تم گستاخیوں سے باز نہیں آؤ گے تو کیا خدا سزا دیتے دیتے تھک جائے گا؟ چنانچہ وہی ہوا جس کا اب اسے بھی تجربہ ہو چلا تھا۔تیسری بار اس کا ایکسیڈنٹ ہوا اور اس بار اس کا بازو ٹوٹ گیا۔میں نے کہا اب تو تمہارے متعدد تجربات کے بعد یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ اگر تم باز نہیں آؤ گے تو خدا تعالیٰ اپنے پیارے سے کیا ہوا وعدہ بھی پورا کرتا رہے گا۔

اس واقعہ کے ایک سال بعد ہماری ملاقات ہوئی۔اس بار میں نے بہت احتیاط کی کہ اس سے مذہبی گفتگو نہ کی جائے لیکن تھوڑی دیر کے بعد خود اس نے پھر وہی موضوع چھیڑ لیا اور پھر گالی گلوچ کے ساتھ توہین آمیز جملے بولتا گیا۔میں نے اسے کہا کہ مجھے معلوم ہے کہ تم ایک اچھے انسان بن سکتے ہو۔لیکن مَیں نہیں چاہتا کہ تم اپنی اَنا اور تکبر کی بھینٹ چڑھ جاؤ اس لئے میں تم سے اپنا تعلق صرف اس وجہ سے توڑتا ہوں تا کہ تم چوتھی بار ہڈیوں کے ٹوٹنے سے محفوظ رہو۔اس لئے آج کے بعد میری کوشش ہو گی کہ نہ تم سے ملاقات ہو اور نہ دینی موضوعات پر کوئی بات ہو۔

ابھی کچھ ہی عرصہ گزرا تھا کہ میں نے ایک بار پھر سنا کہ محسن کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے اور اس کا دوسرا بازو بھی ٹوٹ گیا ہے۔میں نے خبر سننے کے باوجود اسے ملنے کے لئے نہ جانے کا فیصلہ کیا۔چند ماہ کے بعد اس نے خود مجھ سے رابطہ کیا اور ملنے کے لئے کہا۔مَیں بادلِ نخواستہ چلا گیا اور مذہبی بات کرنے سے پرہیز کرتا رہا۔باتوں باتوں میں مَیں نے پوچھا کہ تمہارا بیٹا کیا پڑھتا ہے اور کہاں پڑھ رہا ہے۔اس نے ایک علاقے کا نام لے کر کہا کہ وہ اس علاقے میں نرسنگ کا کورس کر رہا ہے۔میں نے کہا کہ اس علاقے میں تو ہماری جماعت کا مرکز بھی ہے۔یہ سنتے ہی جیسے اس پر شیطان سوار ہو گیا اور وہ غضبناک ہو کر گالیاں بکنے لگا۔

میں نے ناراض ہوئے بغیر مسکراتے ہوئے کہا کہ میرے دوست! اب تو بدگوئی سے باز آ جاؤ کیونکہ اب تو ٹوٹنے کے لئے تمہارے جسم میں مزید کوئی ہڈی بھی سلامت نہیں ہے۔اس لئے میری نصیحت مانو اور اپنے کئے پر نادم ہو کر خدا تعالیٰ سے توبہ و استغفار کرو۔اور یقین رکھو کہ یہ تمہاری اور میری آخری ملاقات ہے کیونکہ میں بھی بار بار تجربہ کرنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ہر بار میرے ساتھ تمہاری بات بالآخر تمہاری طرف سے سبّ و شتم پر ہی ختم ہوتی ہے۔ہر بار تمہیں اس فضول گوئی کی سزا ملنے کے باوجود تمہاری انا آڑے آ جاتی ہے اور تم محض یہ ثابت کرنے کے لئے کہ یہ خدا کی طرف سے سزا نہیں تھی دوبارہ وہی غلطی کرتے ہو۔اس لئے میں تمہارے لئے ہدایت کی دعا کرتے ہوئے تم سے علیحدہ ہو جاتا ہوں۔

دس روز کے بعد پتہ چلا کہ رات کے وقت پولیس ان کے گھر آئی اور اسے پوچھا کہ کیا تم ہی محسن ہو؟ اور اس کے اثبات میں جواب دینے کے بعد پولیس نے کہا کہ تمہیں تو اس وقت جیل میں ہونا چاہئے کیونکہ تمہارے بارہ میں آٹھ سال کی قید کا فیصلہ موجود ہے جس کی تنفیذ نہ جانے کیوں نہیں ہو سکی۔چنانچہ اس شخص کو جو بدزبانی سے باز نہیں آتا تھا پے در پے سزاؤں کا جب کوئی اثر اس پر نہ ہوا تو خدا تعالیٰ نے اسے مجسم اہانت بنا کر جیل کی سلاخوں کے پیچھے ڈال دیا۔کاش کہ وہ عبرت حاصل کرے اور اب بھی توبہ کی طرف رجوع کرے۔

جہاں مجھے اپنے اس دوست کی اس حالت پر افسوس ہے وہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ خدا کے وعدوں کو اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھ کر آپؑ کی صداقت پر میرا ایمان مضبوط سے مضبوط تر ہو گیا ہے۔

(باقی آئندہ)

لَا یَمَسُّہٗ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ کی تفسیر

(خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرمودہ 14 جنوری 1929ء بمقام مسجد احمدیہ لاہور)

(دوسری اور آخری قسط)

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں آسمانی کتاب کے پرکھنے کا گُر بتایا ہے۔ آسمانی کتاب بطور رحمت، برکت اور نعمت کے نازل ہوتی ہے۔ اگر غیر لوگ جنہوں نے اس کے احکام کا جُوا اپنی گردنوں پر نہیں رکھا، اس کے ماننے والوں سے زیادہ اس کی باریکیاں سمجھ لیں تو معلوم ہوا اس خزانے کو دوسرے لے گئے۔ اس لئے فرمایا اس خزانہ پر ایسے محافظ ہیں کہ یہ ماننے والوں کے لئے کھلتا ہے، دوسروں کے لئے نہیں۔

مگر انجیل کو دیکھ لو اس کے مفسّر وہی لوگ ہیں جنہیں انجیل کے مطابق روحانیت کے اعلیٰ مدارج حاصل نہیں ہیں۔ یہی حال ویدوں کا ہے۔ مگر قرآن کریم کے علوم میں وہی لوگ آگے بڑھے جو تقویٰ اور طہارت میں بھی اعلیٰ تھے۔

علماء نے قرآن کریم کی جو تفسیریں لکھی ہیں، آج مسلمان انہیں چھپائے پھرتے ہیں تا کہ غیر مذاہب کے لوگ ان کی بنا پر اعتراض نہ کریں۔ لیکن صوفیاء نے وہ وہ باتیں لکھی ہیں جو اس وقت دنیا کو معلوم نہ تھیں اور اب معلوم ہو رہی ہیں۔

پہلے کہا جاتا تھا کہ موجودہ دنیا کی عمر پانچ چھ ہزار سال ہے۔ مگر ابن عربی نے کہا مجھے کشف میں بتایا گیا ہے کہ کئی لاکھ سال سے یہ دنیا ہے اور کئی لاکھ سال سے یہ بنتی چلی آ رہی ہے۔ اب یورپین لوگ Evolution تھیوری کے ماتحت یہی مان رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم نے یہ تھیوری ایجاد کی حالانکہ اس کے اصل مُوجد ابنِ عربی ہیں۔

اسی طرح ظاہری علماء یہ کہتے رہے کہ غیر تو غیر جو مسلمان بھی دوزخ میں جائے گا وہ پھر نہیں نکلے گا۔ مگر ابنِ عربی کہتے ہیں۔ خدا کی رحمت اتنی وسیع ہے کہ شیطان بھی ہمیشہ ہمیش کے لئے دوزخ میں نہیں رہے گا اور قرآن کریم بھی یہی کہتا ہے۔

پھر عام مفسّر تو کہتے رہے کہ سورۃ نجم کی آیت میں شیطان نے یہ فقرات داخل کر دئے تھے۔ تِلْکَ الْغَرَانِیْقُ الْعُلٰی وَ اِنَّ شَفَاعَتَهُنَّ لَتُرْتَجٰی۔ (تفسیر روح المعانی جلد 9 صفحہ 209 مطبوعہ استنبول 1926ء)۔ کہ کچھ دیویاں ایسی ہیں جن کی شفاعت کی امید کی جاتی ہے۔ یہ شرک کا کلام شیطان نے (نعوذُ بِاللّٰہِ) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر قرآن کریم پڑھتے ہوئے جاری کر دیا۔

پھر کہتے ہیں۔ سورۃ حج کی ایک آیت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اسے ردّ کر دیا گیا ہے۔ لیکن ان کے مقابلہ میں ابن عربی نے اس آیت کے یہ معنی کئے ہیں کہ شیطان انبیاء کے رستہ میں روڑے اٹکاتا ہے اور خدا تعالیٰ ان کو دُور کر دیتا اور نبی کو کامیاب کر دیتا ہے۔ غرض ایک ایک بات صوفیاء کی دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ کس طرح انہوں نے بالکل صحیح اور درست کہی۔

اسی سلسلہ میں **اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ آج جو ترقیاں فلسفہ، اخلاق، تاریخ وغیرہ کی بیان کی جاتی ہیں یہ سب کچھ پہلے قرآن کریم میں بیان ہو چکی ہیں اور عجیب بات یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فلسفہ اخلاق کی ایسی تھیوریاں بیان کی ہیں کہ پہلے لوگ ان کے خلاف تھے۔** لیکن اب امریکہ والوں نے وہ باتیں لکھی ہیں تو ان کی بڑی تعریف کی جا رہی ہے حالانکہ ان سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وہ باتیں نہایت وضاحت سے لکھ دی ہیں۔

بادلوں کے متعلق پہلے لوگ سمجھتے تھے کہ وہ سمندر سے پانی پی کر آتے اور برستے ہیں حالانکہ قرآن کریم میں صاف لکھا ہے پانی سے بخارات ہوائیں اٹھاتی اور پھر بادل بوجھل ہوتے اور برستے ہیں۔

بدی اور نیکی کی صحیح تشریح سے پہلے لوگ واقف نہ تھے۔ اب قرآن کریم سے یہ سب کچھ معلوم ہوا ہے۔

مگر یہ باتیں کسی ایسے انسان نے بیان نہیں کیں جو دنیاوی علوم کے لحاظ سے بڑا عالم ہو۔ بلکہ اُس شخص نے بیان کی ہیں جس نے کسی مدرسے میں تعلیم نہیں پائی اور جس کے متعلق مخالف یہ اعتراض کیا کرتے تھے کہ وہ صحیح اردو بھی نہیں لکھ سکتا۔ بات یہ ہے **قرآن کریم کے علوم، ظاہری علم سے وابستہ نہیں بلکہ نیکی اور تقویٰ سے وابستہ ہیں۔**

آج سے تیس سال قبل بہت سے لوگ ایسے تھے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق کہتے تھے انہیں اردو بھی نہیں آتی اور عربی دوسروں سے لکھوا کر اپنے نام سے شائع کرتے ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں مولوی نورالدین آپ کو کتابیں لکھ کر دیتے ہیں۔ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی یہ دعویٰ نہیں تھا کہ آپ نے ظاہری علوم کہیں پڑھے۔ آپ فرمایا کرتے میرا ایک استاد تھا جو افیم کھایا کرتا تھا اور حقّہ لے کر بیٹھ رہتا تھا۔ کئی دفعہ پینک (افیون یا پوست کے نشہ کی اونگھ۔ مرتّب) میں اس کے حقّے کی چلم ٹُوٹ جاتی۔ ایسے استاد نے پڑھانا کیا تھا۔ غرض آپ کو لوگ جاہل اور بے علم سمجھتے تھے۔ کئی لوگ اس بات کے مدّعی تھے کہ آپ کوئی سال پڑھانے کی قابلیت رکھتے ہیں۔ اب اس سوال کو جانے دو کہ آپ نے دنیا میں کیا تغیّر پیدا کیا۔ مگر اس میں شبہ نہیں کہ سارا اسلامی عالَم اس بات کو تسلیم کرتا ہے سوائے ان لوگوں کے جو بَلاءِ تعصّب میں حد سے زیادہ مبتلا ہو چکے ہیں کہ اسلام کے دشمنوں کو شکست دینے والے یہی لوگ ہیں جو احمدی کہلاتے ہیں۔

میرے ایک سسرال سے غیر احمدی رشتہ دار ہیں جو معزّز عہدیدار ہیں۔ انہوں نے مجھے خط لکھا کہ قرآن کریم کے مطالب کو بگاڑنے والا تم سے بڑھ کر کوئی نہیں مگر مَیں یہ تسلیم کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اسلام کے دشمنوں کا سر کُچلنے کے لئے آپ کی باتیں بہت کارگر ہیں۔ مَیں نے کہا عجیب بات ہے۔ قرآن بگڑ کر دشمنانِ اسلام کا سر کچلتا ہے، یوں نہیں کچل سکتا؟ انہوں نے یہ بھی لکھا مجھے آپ اس خط کا جواب نہ لکھیں۔ شاید انہوں نے یہ اس لئے لکھا کہ انہوں نے سخت الفاظ استعمال کئے تھے۔ انہوں نے سمجھا ہو گا مَیں بھی انہیں سخت جواب دوں گا، حالانکہ مَیں ایسا نہ کرتا۔

غرض **حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم کے جو ظاہری علوم ظاہر کئے ہیں وہ سمندر ہیں اور دشمن بھی انہیں تسلیم کرتے ہیں۔** جب ترجمۃ القرآن کا پہلا پارہ انگریزی میں قادیان سے شائع ہوا تو فورمین کرسچین کالج لاہور کے پرنسپل اور وائی۔ ایم۔ سی۔ اے (YMCA) کے سیکرٹری مجھ سے ملنے کے لئے قادیان آئے۔ انہوں نے مختلف امور کے متعلق گفتگو کی۔ انہیں وہ پارہ دیا گیا۔ اس وقت تو انہوں نے اس کے متعلق کچھ نہ کہا لیکن بعد میں سیلون میں تقریر کی جس میں بیان کیا:

''اسلام اور عیسائیت کا فیصلہ ازہر وغیرہ میں نہیں ہوگا جن کی طرف لوگوں کی نظریں لگی ہوئی ہیں بلکہ پنجاب کے ایک چھوٹے سے قصبہ میں ہوگا جہاں سے مَیں ابھی ہو کر آیا ہوں اور جہاں سے قرآن کا ترجمہ شائع ہونا شروع ہوا اور وہ قادیان ہے''۔ اس سے پتہ لگ سکتا ہے کہ اسلام کے مقابلہ میں عیسائیت کی کیا حالت ہے۔

اسی طرح امریکہ کا ایک رسالہ ہے جس نے لکھا ''جب یہ ترجمہ مکمل ہو گیا جو قادیان سے شائع ہونا شروع ہوا ہے تو اس وقت اس بات کا فیصلہ ہوگا کہ دنیا کا آئندہ مذہب اسلام ہوگا یا عیسائیت''۔

یہ تو مخالفینِ اسلام کی آراء ہیں۔

ادھر مسلمان بھی جو آپ کو جاہل اور بے علم کہتے تھے، ان میں سے اکثر یا تو یہ تسلیم کرنے لگے ہیں کہ قرآن کریم کی وہ خدمت جو آپ نے کی ہے اَور کسی نے اس زمانہ میں نہیں کی۔ یا یہ کہ قرآن کو تو بگاڑ کر پیش کرتے ہیں مگر غیر مذاہب کے مقابلہ میں اسلام کی فتح انہی کے ذریعہ ہوتی ہے۔ **تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے لَا یَمَسُّہٗ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ خواہ کوئی ظاہری علوم میں کتنا بڑھ جائے جب تک تقویٰ و طہارت حاصل نہ کرے گا علوم قرآنیہ میں بچہ ہی ہوگا۔ وہی ان علوم کا ماہر ہوگا خواہ وہ دنیوی علوم نہ رکھتا ہو جو روحانی پاکیزگی رکھتا ہوگا۔ اس پر ایسے علوم کھولے جائیں گے کہ دنیا دنگ رہ جائے گی۔**

پس قرآن کریم سچائی کا یہ معیار بتاتا ہے کہ جو خدائی کتاب ہو اس کے علوم روحانیت کے اعلیٰ مدارج حاصل کرنے سے حاصل ہو سکتے ہیں۔

ہم اس صداقت کو آج بھی پورا ہوتا دیکھ رہے ہیں۔ 'مَیں ہی ہوں'۔ مَیں نے ہائی سکول میں پڑھا مگر کسی جماعت میں پاس نہ ہوا۔ حساب سے مجھے مَسّ ہی نہ تھا۔ عربی میں قرآن کریم کا خالی ترجمہ حضرت خلیفہ اوّلؓ نے پڑھایا اور باوجود اس کے کہ مجھے بہت کم عربی آتی تھی، آدھا پونا پارہ روزانہ پڑھا دیتے اور فرماتے ایک دفعہ قرآن میں سے گزر جاؤ۔ اسی طرح بخاری میں سے انہوں نے گزار دیا۔ اگر مَیں کوئی سوال کرتا تو فرماتے میاں یہ باتیں خود خدا سکھائے گا۔ اسی طرح میرے سوال کو ٹال دیتے۔ کبھی خود کچھ بتانا چاہتے تو بتا دیتے، میرے سوال پر کچھ نہ بتاتے۔ اس طرح پڑھا کر فرمانے لگے مجھے جو کچھ آتا تھا مَیں نے تمہیں سکھا دیا ہے۔ اُس وقت تو مَیں نہ سمجھ سکا کہ کس طرح وہ سب کچھ سکھا دیا ہے۔ مگر بعد میں معلوم ہوا کہ اس فقرہ میں انہوں نے سب کچھ سکھایا کہ خدا خود سکھاتا ہے۔

اگر دل پاکیزہ ہو، خدا تعالیٰ سے تعلق ہو تو خدا تعالیٰ قرآن کریم کے علوم خود سکھاتا ہے۔ چنانچہ ایک وہ وقت بھی آیا کہ جب حج کے لئے جانے لگا تو حضرت خلیفہ اوّلؓ نے فرمایا مَیں نے کبھی پہلے یہ بات ظاہر نہ کی تھی تا کہ تمہاری ترقی میں روک نہ ہو۔ اب ظاہر کرتا ہوں کہ یوں تو مَیں نے تمہیں قرآن پڑھایا لیکن کئی معارف قرآنیہ تم سے سنے اور یاد رکھے۔ اور اس طرح تم سے قرآن پڑھا۔ اب چونکہ تم جا رہے ہو اس لئے سنا دیا ہے کہ شاید پھر ملاقات ہو یا نہ ہو۔ تو میرا دعویٰ ہے کہ دنیا کا کوئی شخص اٹھے جو یہ کہے کہ مَیں قرآن کے معارف اور حقائق بیان کرنے میں مقابلہ کرنا چاہتا ہوں تو مَیں اس سے مقابلہ کے لئے تیار ہوں۔ وہ خود تسلیم کرے یا نہ کرے، دنیا اور حقائق پسند دنیا تسلیم کرے گی کہ جو حقائق اور معارف مَیں نے بیان کئے ہوں گے وہ بہت بڑھ کر ہوں گے۔

تو قرآن کا علم محض خدا تعالیٰ کے فضل سے حاصل ہوتا ہے۔ اور یہ قرآن کریم کی بہت بڑی صداقت کا ثبوت ہے کیونکہ **جس کتاب کا علم خدا کے فضل سے حاصل ہو، وہی خدا کی کتاب ہو سکتی ہے۔ جسے خدا تعالیٰ اپنے کلام کے حقائق سے واقف ہونے کا مستحق سمجھتا ہے، اس پر علم کے دروازے کھول دیتا ہے۔** لیکن جو خدا تعالیٰ سے دُور ہوتا ہے اسے یہ کتاب ایسی ہی بدنما لگتی ہے جیسی پنڈت دیانند صاحب کو لگی کہ انہیں اس میں کوئی خوبی نظر ہی نہیں آئی۔

وہ لوگ جو ظاہری علوم کے بڑے بڑے دعوے رکھتے تھے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقابلہ میں قرآن کریم کے نکات بیان کرنے میں ایسے ہی ہیچ تھے جیسے کمزور دماغ کا انسان ایک اعلیٰ دماغ کے انسان کے مقابلہ میں ہوتا ہے۔ وہ سوائے اس کے کہ یہ کہتے رہے غلط تاویلیں کرتے ہو، قرآن کو بگاڑتے ہو، اور کچھ نہ کر سکے۔ آج انہی کی ذرّیتیں اوران کے ساتھی تسلیم کر رہے ہیں کہ آپ نے جو حقائق بیان کئے وہ کسی نے بیان نہیں کئے۔

عجیب بات ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے قبل سر سیّد نے قرآن کریم کی تفسیر لکھنی شروع کی اور قرآنی مطالب کو اس طرح پیش کیا کہ وہ نئی تعلیم کے مطابق معلوم ہوں۔ اس کے مقابلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کئی آیات کی ایسی تشریح بیان کی کہ اُس وقت یورپ کی تحقیقات اس کے خلاف تھی مگر اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان کردہ کئی باتوں کی تصدیق اہل یورپ بھی کرنے لگے ہیں اور کئی ابھی باقی ہیں۔ کیا عجیب بات نہیں کہ اُن کی باتیں تو مِٹی جا رہی ہیں جنہوں نے زمانہ کے حالات کے مطابق کہی تھیں مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فرمودہ باتیں اب مخالف بھی مانتے جا رہے ہیں۔

غرض لَا یَمَسُّہٗ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ **سچے کلام الٰہی کے پرکھنے کا معیار ہے کہ جتنا کوئی باطنی علوم میں ترقی کرے گا اتنا ہی زیادہ اس کلام کے سمجھنے میں ترقی کرے گا۔** جس کتاب کے متعلق یہ بات پائی جائے گی وہی خدا کی طرف سے ہوگی۔ یہ دوسرے معنی ہیں اس آیت کے۔

یہ معنے نہیں کہ کوئی ناپاک ہاتھ قرآن کو نہیں لگا سکتا۔ یہ مَسّ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق آتا ہے۔ مسلمان ہونے سے قبل انہوں نے بہن سے قرآن مانگا، انہوں نے باوجود ان کے مشرک ہونے کے ان کے ہاتھ میں دے دیا۔

بات یہ ہے کہ **قرآن کریم کی حقیقت پر واقف ہونے کے لئے ضروری ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کی محبت اپنے دل میں پیدا کرے اور تقویٰ و طہارت اختیار کرے۔** آگے اس کے کئی مدارج ہیں۔ کئی لوگ ہوتے ہیں جو اعلیٰ درجہ کو سامنے رکھ کر مایوس ہو جاتے ہیں اور سمجھ لیتے ہیں ہم اس درجہ کو حاصل نہیں کر سکتے۔ جیسے تندرستی اور صحت کے مدارج ہوتے ہیں، اسی طرح روحانیت کے بھی مدارج ہوتے ہیں اور ہر درجہ کے ساتھ معارف تعلق رکھتے ہیں۔ جتنا جتنا کوئی درجہ پاتا جاتا ہے اتنے ہی زیادہ اعلیٰ معارف سمجھنے کی اس میں قابلیت پیدا ہوتی جاتی ہے۔ اگر باوجود کسی کی کوشش اور سعی کے اس میں کمزوری رہ جائے تو اس کی مثال ایسی ہی ہوتی ہے جیسے ایک سپاہی اپنی طرف سے پوری ہمت اور بہادری سے لڑنے کی کوشش کرتا ہے۔ اگر وہ جرنیل کی طرح کام نہیں کر سکتا تو یہ نہیں کہا جائے گا کہ اس نے ملک کی خدمت نہیں کی۔ اس نے ضرور کی ہے مگر اپنی ہمت اور طاقت کے مطابق۔ پس اگر کسی میں تقویٰ و طہارت حاصل کرنے کی خواہش اور تڑپ رکھنے کے اور کوشش کرنے کے باوجود کوئی کمزوری رہ جاتی ہے تو

باقی صفحہ نمبر 16 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب شامل ہونے والوں کو ان توقعات پر پورا اترنے والا بنائے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شاملین جلسہ سے رکھی ہیں اور تمام شامل ہونے والوں کو ان دعاؤں کا وارث بنائے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ میں شامل ہونے والوں کے لئے کی ہیں۔

جلسہ میں شمولیت کسی دنیاوی میلے میں شمولیت نہیں ہے۔ اس لئے ہر شامل ہونے والے کو ان دنوں میں اپنی توجہات کا مرکز دینی، علمی اور روحانی ترقی کو بنانا چاہئے۔

جلسہ پر آنے والوں کو جلسہ کے پروگراموں کو جلسہ کے اوقات میں جلسہ کی مارکی میں خاموشی سے بیٹھ کر سننے کو یقینی بنانا چاہئے۔

ہر ایک کو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ مقررین اور علماء اتنا وقت لگا کر محنت کر کے جو مواد تیار کرتے ہیں اسے غور سے سنیں اور پھر یاد بھی رکھیں۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ اگر سننے والے مرد بھی اور عورتیں بھی ان تقاریر کا پچاس فیصد بھی یاد رکھیں تو اپنے علمی، دینی اور روحانی معیار کو کئی گنا بڑھا سکتے ہیں۔

ہمارے جلسوں کے نہ تو مقررین کا یہ مقصد ہے اور نہ عموماً سامعین کا یہ مقصد ہے اور نہ ہی یہ ہونا چاہئے کہ بجائے ان باتوں کو سمجھ کر اپنی اصلاح اور بہتری کا ذریعہ بنائیں، عارضی طور پر حظّ اٹھایا جائے۔ اگر ہمارے اندر بھی کچھ لوگ ایسے ہیں تو انہیں اپنی اصلاح کی طرف توجہ دینی چاہئے۔

اگر جلسہ ہماری علمی اور روحانی ترقی پر مثبت طور پر اثر انداز نہیں ہو رہا اور بشری کمزوری کے تقاضے کے تحت ہم میں سے کچھ بعض تقریروں اور مقررین سے صحیح استفادہ نہیں کرتے تو یہ قابل فکر بات ہے۔ پس ہر وہ شخص جو جلسے میں آیا ہے اس بات کو یقینی بنائے کہ اس نے ان تین دنوں میں دنیا کے معاملات کو بھول جانا ہے اور بھول کر اپنے دینی اور روحانی معیاروں کو بڑھانا ہے۔

احمدی جو جلسہ میں شامل ہونے آتے ہیں بیشک وہ ایک لحاظ سے مہمان ہیں لیکن ان کا مقصد مہمان بن کر رہنا نہیں ہونا چاہئے وہ تو اس لئے آتے ہیں کہ جلسہ کی برکات سے حصہ لیں۔

پس مہمان ان دنوں میں جیسی بھی سہولت ہو اس پر اللہ کا شکر ادا کریں اور ان کارکنوں کا شکر ادا کریں جو رات دن ایک کر کے ہر شعبہ میں مہمان نوازی کا حق ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ جلسے کے تین دن مہمانوں کو اس کوشش میں رہنا چاہئے کہ ہم نے خدا تعالیٰ کو راضی کرنے کے کس طرح سامان کرنے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل مانگتے ہوئے یہ دن گزاریں۔ اس کی خیر مانگتے ہوئے گزاریں اور ہر شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہوئے یہ دن گزاریں۔

دعاؤں کی قبولیت کے لئے عبادت کا حق ادا کرنا بھی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کی باتوں پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔ پس ان دنوں میں اس لحاظ سے بھی اپنی زندگیوں کو ڈھالیں اور صرف ان دنوں میں نہیں بلکہ پھر یہ جو عادت پڑے یہ ہر ایک کی زندگی کا مستقل حصہ بن جائے۔

نمازوں کے اوقات میں اور جلسہ کے اوقات میں اپنے فون بند کر لیا کریں یا کم از کم گھنٹی کی آواز بند کر لیا کریں۔

کسی بھی انتظام کی بہتری کے لئے جلسہ پر آنے والوں کا تعاون ضروری ہے۔ یہ تمام انتظامات شامل ہونے والوں کی سہولت اور حفاظت کے لئے بھی کئے جاتے ہیں۔

جماعت احمدیہ کی خوبصورتی یہی ہے کہ ہر احمدی انتظام کا حصہ ہے، چاہے وہ کارکن ہے یا غیر کارکن جو جلسہ میں شامل ہونے کے لئے آتا ہے۔ پس خاص طور پر پارکنگ، سکینگ، کھانے کی جگہیں اور جلسہ گاہ ان میں ہر وقت ہر ایک کو ہوشیار اور چوکس رہنے کی ضرورت ہے۔ ماحول پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ جہاں بھی کوئی غیر معمولی چیز دیکھیں یا کسی کی غیر معمولی حرکت دیکھیں فوری طور پر انتظامیہ کو بھی ہوشیار کریں اور خود بھی ہوشیار ہو جائیں۔ لیکن ہر حالت میں panic بالکل نہیں ہونا چاہئے۔

عورتیں یاد رکھیں کہ اگر ان کے پاس کوئی زیور وغیرہ ہے تو اسے پہن کر رکھیں۔ اوّل تو جلسہ پہ زیور وغیرہ قسم کی چیزیں لانی ہی نہیں چاہئیں۔ دینی ماحول میں دن گذارنے کے لئے آتی ہیں کوئی دنیاوی فنکشن کے لئے تو نہیں آتیں۔ اپنے زیور اور کپڑوں کی طرف توجہ دینے کی بجائے جلسہ کے ان دنوں میں اپنی روحانی ترقی کا خیال رکھیں۔

پھر دوبارہ میں کہوں گا کہ خاص طور پر ان دنوں میں دعاؤں کی طرف توجہ رکھیں۔ اور نمازوں اور نوافل کے علاوہ ذکر الٰہی اور درود شریف پڑھنے اور دوسری دعائیں کرنے میں وقت گزاریں۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور ہم سب کی دعائیں قبول فرمائے اور ہر شر سے ہمیں محفوظ رکھے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 12 راگست 2016ء بمطابق 12 ظہور 1395 ہجری شمسی برموقع جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ برطانیہ 2016ء بمقام حدیقۃ المہدی۔ آلٹن (Alton)۔

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ۔ باقاعدہ رسمی افتتاح شام کو ہوگا۔ اللہ تعالیٰ سب شامل ہونے والوں کو ان توقعات پر پورا اترنے والا بنائے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شاملین جلسہ سے رکھی ہیں اور تمام شامل ہونے والوں کو ان دعاؤں کا وارث بنائے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ میں شامل ہونے والوں کے لئے کی ہیں۔ یہ تو ہر احمدی جانتا ہے اور اسے علم ہونا چاہئے اور اس بات کا خاص طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ذکر فرمایا ہے کہ جلسہ میں شمولیت کسی دنیاوی میلے میں شمولیت نہیں ہے۔ اس لئے ہر شامل ہونے والے کو ان دنوں میں اپنی توجہات کا مرکز دینی، علمی اور روحانی ترقی کو بنانا چاہئے۔ بلکہ آپ علیہ السلام نے ان لوگوں سے بڑی ناراضگی کا اظہار فرمایا ہے جو اس سوچ کے ساتھ جلسہ میں شامل نہیں ہوتے۔

(ماخوذ از شہادۃ القرآن، روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 395)

جلسے کے پروگرام اس سوچ کے ساتھ بنائے جاتے ہیں اور مقررین کی تقریریں اور ان کے عناوین پر اس سوچ کے ساتھ پہلے ایک کمیٹی غور کرتی ہے جس سے دینی، علمی اور روحانی ترقی میں مدد مل سکے۔ یہ ایک لمبی فہرست ہوتی ہے اور پھر ان عناوین میں سے خلیفہ وقت کے پاس وہ منظوری کے لئے آتے ہیں اور پھر ان میں سے کچھ مضامین، کچھ عناوین تجویز کئے جاتے ہیں جو یہاں مقررین پیش کرتے ہیں تا کہ شامل ہونے والوں کی دینی، علمی اور روحانی ترقی کے لئے بہتر سے بہتر مواد مہیا کیا جا سکے۔

پس جلسہ پر آنے والوں کو جلسہ کے پروگراموں کو جلسہ کے اوقات میں جلسہ کی مارکی میں (یہ جلسہ گاہ جو ہے، اس میں) خاموشی سے بیٹھ کر سننے کو یقینی بنانا چاہئے۔ بعض دفعہ مَردوں کی طرف سے اور عموماً عورتوں کی طرف سے یہ شکایت آتی ہے کہ بجائے خاموشی سے جلسہ گاہ میں بیٹھ کر جلسہ کی کارروائی سنیں بعض لوگ جلسہ کی مارکی کے باہر ٹولیوں میں بیٹھ کر خوش گپیوں میں وقت گزار رہے ہوتے ہیں اور بچوں کو کھیل کود کا سامان دے کر جلسہ کی مارکی کے ساتھ ہی انہیں کھیلنے کا موقع دیا جا رہا ہوتا ہے۔ اس سے تو بچوں کو بھی احساس نہیں ہوگا کہ دینی مجلس کا تقدّس کیا ہے؟ اگر بچے اتنے چھوٹے ہیں کہ کھیل کود کی عمر ہے اور ان کو بہلانے کے لئے ضروری ہے کچھ دیا جائے تو پھر بچوں کی مارکی میں بچوں کو لے جائیں وہاں بچے کھیلتے رہیں وہاں سامان مہیا ہے۔ لیکن جو مَین مارکیاں ہیں عورتوں کی بھی اور مردوں کی بھی اس کے ساتھ بچوں کا کھیل کود میں مصروف ہونا اور ماں باپ کا ان کے قریب ہی بیٹھ کر ٹولیاں بنا کر باتیں کرنا کسی بھی لحاظ سے مناسب نہیں ہے۔ اور جب کارکنان اس بات سے منع کرتے ہیں تو بعض برا بھی مناتے ہیں کہ کیوں ہمیں روکا گیا۔ حالانکہ یہ غلطی مہمانوں کی ہوتی ہے کام کرنے والوں کی نہیں۔

جیسا کہ مَیں نے کہا کہ ایک کمیٹی تقاریر کے عناوین کے لئے غور کرتی ہے اور پھر مختلف عناوین تجویز کر کے مجھے بھیجتی ہے جن میں سے مَیں حالات کے مطابق سات آٹھ عناوین تجویز کرتا ہوں اور تجویز کے بعد یہ منتخب کئے گئے عناوین مقررین کو بھجوائے جاتے ہیں۔ وہ کئی کئی دن بلکہ بعض تو مہینے سے زیادہ وقت اپنی تقریر کی تیاری میں لگاتے ہیں اور مختصر وقت میں بڑی محنت سے ان عنوانوں پر جامع مضمون پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

پس ہر ایک کو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ مقررین اور علماء اتنا وقت لگا کر محنت کر کے جو مواد تیار کرتے ہیں اسے غور سے سنیں اور پھر یاد بھی رکھیں۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ اگر سننے والے مرد بھی اور عورتیں بھی ان تقاریر کا پچاس فیصد بھی یاد رکھیں تو اپنے علمی، دینی اور روحانی معیار کوئی گنا بڑھا سکتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقع پر فرمایا کہ سب کو متوجہ ہو کر تقریروں کو سننا چاہئے۔ فرمایا کہ ''پورے غور اور فکر کے ساتھ سنو کیونکہ یہ معاملہ ایمان کا ہے۔ اس میں غفلت، سستی اور عدم توجہ بہت بُرے نتیجے پیدا کرتی ہے۔ جو لوگ ایمان میں غفلت سے کام لیتے ہیں اور جب ان کو مخاطب کر کے کچھ بیان کیا جاوے تو غور سے اس کو نہیں سنتے ہیں ان کو بولنے والے کے بیان سے خواہ وہ کیسا ہی اعلیٰ درجہ کا مفید اور مؤثر کیوں نہ ہو کچھ بھی فائدہ نہیں ہوتا''۔ فرمایا ایسے ہی لوگوں کے متعلق کہا جاتا ہے ''کہ وہ کان رکھتے ہیں مگر سنتے نہیں اور دل رکھتے ہیں پر سمجھتے نہیں۔ پس یاد رکھو کہ جو کچھ بیان کیا جاوے اسے توجہ اور بڑی غور سے سنو کیونکہ جو توجہ سے نہیں سنتا ہے وہ خواہ عرصہ دراز تک فائدہ رساں وجود کی صحبت میں رہے اسے کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچ سکتا''۔ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 142-143۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس ایک حصہ خاص طور پر جب بعض دفعہ عمومی شکایتیں آتی ہیں تو وہ جو مردوں میں بھی اور عورتوں میں بھی مارکی کے آخری حصہ میں بیٹھے ہوتے ہیں انہیں اس بات کو یقینی بنانا چاہئے کہ اگر وہ شکایتیں صحیح ہیں تو اس دفعہ ان کو کارکنوں کو، ڈیوٹی والوں کو شکایت کا موقع نہیں دینا چاہئے۔ ان کو چاہئے کہ وہ جلسہ کی کارروائی کو نہایت سنجیدگی سے سنیں اور اس نیت سے سنیں کہ اس سے ہم نے صرف ذہنی حظّ نہیں اٹھانا یا کسی علمی نکتے کو سن کر وقتی علمی حظّ نہیں اٹھانا بلکہ اس لئے سننا ہے کہ ہمیں مستقلاً علمی اور روحانی فائدہ ہو۔

پھر بعض ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جنہوں نے اپنے پسندیدہ مقرر چنے ہوتے ہیں اور صرف انہی کی تقاریر کے لئے جلسہ گاہ میں آتے ہیں۔ ان لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

''مَیں اپنی جماعت اور خود اپنی ذات اور اپنے نفس کے لئے یہی چاہتا اور پسند کرتا ہوں کہ ظاہری قیل و قال جو لیکچروں میں ہوتی ہے اس کو ہی پسند نہ کیا جاوے اور ساری غرض و غایت آ کر اس پر ہی نہ ٹھہر جائے کہ بولنے والا کیسی جادو بھری تقریر کر رہا ہے۔ الفاظ میں کیسا زور ہے۔'' فرمایا: ''مَیں اس بات پر راضی نہیں ہوتا۔ مَیں تو یہی پسند کرتا ہوں اور نہ بناوٹ اور تکلّف سے بلکہ میری طبیعت اور فطرت کا ہی یہی اقتضا ہے کہ جو کام ہو اللہ (تعالیٰ) کے لئے ہو۔ جو بات ہو خدا کے واسطے ہو۔''

''......مسلمانوں میں ادبار اور زوال آنے کی یہ بڑی بھاری وجہ ہے ورنہ اس قدر کانفرنسیں اور انجمنیں اور مجلسیں ہوتی ہیں اور وہاں بڑے بڑے لسّان اور لیکچرار اپنے لیکچر پڑھتے اور تقریریں کرتے، شاعر قوم کی حالت پر نوحہ خوانیاں کرتے ہیں۔ وہ بات کیا ہے کہ اس کا کچھ بھی اثر نہیں ہوتا۔ قوم دن بدن ترقی کے بجائے تنزّل ہی کی طرف جاتی ہے۔'' فرمایا: ''بات یہی ہے کہ ان مجلسوں میں آنے جانے والے اخلاص لے کر نہیں جاتے''۔ (ملفوظات جلد 1 صفحہ 401,399,398۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس آپ نے ان لوگوں کا یہ نقشہ کھینچا ہے جو دنیا دار ہیں۔ جن کے لیکچر، جن کی تقریریں چاہے وہ دین کے نام پر ہوں دنیا کی نام و نمود کی خاطر ہوتی ہیں۔ بلکہ آپ نے ایک جگہ یہ بھی فرمایا کہ یہ تقریریں کرنے والے اکثر بجائے یہ شوق رکھنے کے کہ ہماری تقریر لوگوں کے دلوں پر اثر کر کے ان کی علمی و روحانی بہتری کا باعث بنے، اپنی تقریر کے دوران صرف اس سوچ میں ہوتے ہیں کہ ان کی واہ واہ ہو۔ گویا کہ تقریر کے دوران ایسے مقررین نے اپنے معبود اُن سامعین کو بنایا ہوتا ہے جو اُن کی باتیں سن رہے ہوتے ہیں۔ اسی طرح آپ نے فرمایا شامل ہونے والے بھی اخلاص لے کر جلسوں میں شامل نہیں ہوتے، باتیں نہیں سنتے۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 1 صفحہ 401۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اگر اخلاص کے ساتھ آئیں تو بالکل ایک اور اثر ہو رہا ہو، مثبت اثر ہو رہا ہو۔ لیکن بہر حال ہمارے جلسوں کے نہ تو مقررین کا یہ مقصد ہے اور نہ عموماً سامعین کا یہ مقصد ہے اور نہ ہی یہ ہونا چاہئے کہ بجائے ان باتوں کو سمجھ کر اپنی اصلاح اور بہتری کا ذریعہ بنائیں، عارضی طور پر حظّ اٹھایا جائے۔ اگر ہمارے اندر بھی کچھ لوگ ایسے ہیں تو انہیں اپنی اصلاح کی طرف توجہ دینی چاہئے۔

اللہ تعالیٰ نے ہم پر احسان کیا کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانا۔ اس احسان کا حق ہم اسی صورت میں ادا کر سکتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا اس بات پر ہی ہم حقیقی رنگ میں شکر ادا کر سکتے ہیں جب ہم خالصۃً لِلّٰہ ہر کام کرنے والے ہوں، اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہر کام کرنے والے ہوں۔ پس جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیں بظاہر چھوٹی چھوٹی باتوں کی طرف توجہ دلاتے ہیں تو اس لئے کہ چند ایک کی کمزوری کی حالت اکثریت کی سوچ نہ بن جائے۔ چند ایک کو دیکھ کر نئی آنے والی نسلیں یہ نہ سمجھ لیں کہ جلسوں میں بیٹھ کر باتیں کرنا اور توجہ نہ دینا جائز ہے۔ اور اگر مَیں اس حوالے سے بات کرتا ہوں تو اس لئے کہ یاد دہانی ہوتی رہے اور اگر کوئی کمزوری ہے تو ساتھ کے ساتھ دُور ہوتی چلی جائے تا کہ جیسا کہ مَیں نے کہا ہمارے نئے آنے والے اور ہمارے بچے اور ہمارے نوجوان اس بات کو سامنے رکھیں کہ جلسے کی کیا اہمیت ہے۔ اگر جلسہ ہماری علمی اور روحانی ترقی پر مثبت طور پر اثر انداز نہیں ہو رہا اور بشری کمزوری کے تقاضے کے تحت ہم میں سے کچھ بعض تقریروں اور مقررین سے صحیح استفادہ نہیں کرتے تو یہ قابل فکر بات ہے۔ اللہ تعالیٰ مقررین کی زبان میں بھی برکت ڈالے کہ وہ اپنے ذمہ لگائے گئے مضمون کو سننے والوں کے ذہنوں میں اس طرح ڈال سکیں کہ وہ باتیں جو اللہ تعالیٰ اور رسول کی باتیں ہیں، جو عشق و وفا کی باتیں ہیں، جو تعلق باللہ کی باتیں ہیں، جو محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں ہیں، جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق مسیح موعود اور مہدی معہود سے تعلق اور اطاعت کی باتیں ہیں، لوگوں کے ذہنوں میں داخل ہو جائیں اور مثبت اثر ڈالنے والی ہوں۔

پس ہر وہ شخص جو جلسے میں آیا ہے اس بات کو یقینی بنائے کہ اس نے ان تین دنوں میں دنیا کے معاملات کو بھول جانا ہے اور بھول کر اپنے دینی اور روحانی معیاروں کو بڑھانا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

مہمانوں کو، جلسے میں شامل ہونے والوں کو اس طرف بھی توجہ دلانی چاہتا ہوں کہ مہمانوں کی خدمات کے لئے مَردوں میں بھی اور عورتوں میں بھی جو کارکنان مقرر کئے گئے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کے لئے بطور کارکن جنہوں نے جلسے کے دنوں میں اپنے آپ کو پیش کیا ہے۔ ان میں کالجوں سکولوں اور یونیورسٹیوں کے طلباء بھی ہیں اور ایسی تعداد بھی ہے، بہت بڑی تعداد ایسوں کی بھی ہے جو اپنے کاروبار کرتے ہیں یا نوکریاں کرتے ہیں۔ بعض بڑے معزز عہدوں پر بھی ہیں۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کا جو جذبہ ہے اس نے ایک سکول کے طالبعلم کو، ایک مزدور کو، ایک کاروبار کرنے والے اور ایک معزز اور دنیاوی لحاظ سے اچھی پوزیشن پر کام کرنے والے کو ایک ہی سطح پر کھڑا کر دیا۔ اس لئے وہ مہمان جو بعض دفعہ کارکنوں کے ساتھ غلط رویّہ دکھا

جاتے ہیں انہیں اپنے جذبات پر کنٹرول رکھنا چاہئے اور کارکنوں کی عزت نفس کا خیال رکھنا چاہئے۔ بیشک کارکنوں کو یہی تلقین کی جاتی ہے کہ انہوں نے ہر صورت میں صبر اور حوصلے سے کام لینا ہے لیکن بشری تقاضے کے تحت بعض حالات میں بعض کارکن سخت جواب بھی دے دیتے ہیں۔ پس مہمانوں کا بھی کام ہے کہ کارکنوں کی عزت اور احترام کریں اور کوئی ایسا رویہ نہ دکھائیں جس سے بدمزگی پیدا ہونے کا امکان ہو اور پھر جو بچے اور نوجوان ایک جذبے کے تحت کام کرنے آتے ہیں اور بعض دفعہ مہمانوں کے غلط رویے کی وجہ سے ان میں بددلی بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ غیر از جماعت مہمان اگر کسی تکلیف کی وجہ سے کوئی اظہار کریں جو عموماً وہ نہیں کرتے تو ان کا اظہار تو بہر حال قابل قبول ہے اور ہمیں یہ پوری کوشش بھی کرنی چاہئے کہ ان کی اگر کوئی تکلیف ہے تو ان کو آرام اور سہولت مہیا کی جائے۔ لیکن احمدی جو جلسہ میں شامل ہونے آتے ہیں بیشک وہ ایک لحاظ سے مہمان ہیں لیکن ان کا مقصد مہمان بن کر رہنا نہیں ہونا چاہئے۔ وہ تو اس لئے آتے ہیں کہ جلسہ کی برکات سے حصہ لیں۔ اور جیسا کہ میں نے پہلے بتایا کہ اس سوچ کے ساتھ آنا بھی چاہئے۔ اس لئے ان کی رہائش یا کھانے وغیرہ کے وقت اور اکثریت تو یہاں رہائش بھی نہیں رکھتی، ان کے آنے جانے میں، پارکنگ میں اگر بعض وجوہات کی وجہ سے دقّت بھی ہو تو کھلے دل سے اور حوصلے سے یہ تکلیف برداشت کرنی چاہئے۔ پچھلے جمعہ میں بھی مَیں نے ذکر کیا تھا کہ چند دنوں کے لئے ایک پورا شہر بسایا جاتا ہے اور پھر چند دنوں میں ختم بھی کرنا ہے اور کارکن یہ سارے کام کر رہے ہوتے ہیں تو بہر حال جہاں یہ عارضی سہولتیں مہیا کی جا رہی ہو تو وہاں کچھ نہ کچھ تکلیفیں تو ہوتی ہیں۔ جتنا چاہے بہترین انتظام کرنے کی کوشش کریں پھر بھی بعض انتظامات نہیں ہو سکتے جو مستقل جگہوں پر ہو سکتے ہیں۔

مجھے بتایا گیا کہ پچھلے سال شامل ہونے والی ایک خاتون نے کہا کہ مارکیوں میں ایئر کنڈیشننگ کا انتظام ہونا چاہئے۔ موسم گرم ہوتا ہے۔ ہمیں علم ہے اور انتظامیہ کو بھی علم ہے لیکن ایئر کنڈیشننگ کا انتظام کرنا بہت مشکل ہے۔ اگر ایسی صورت ہو تو دروازے کھول دینے چاہئیں تا کہ ہوا آتی رہے۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ ایک معمولی چیز ہے یا اگر پنکھوں کا بھی انتظام ہے تو یہ معمولی چیز ہے۔ بعض تکنیکی روکیں اور مسائل بھی سامنے آ جاتے ہیں جس کی وجہ سے انتظام نہیں ہو سکتے۔ پنکھوں کا انتظام بھی بعض دفعہ مشکل ہو جاتا ہے اور پھر اخراجات کو بھی مدّنظر رکھنا پڑتا ہے۔ ربوہ میں جو جلسے ہوتے تھے یا قادیان میں ابھی بھی ہوتے ہیں تو سردیوں میں کھلے میں بیٹھ کر اور بعض دفعہ بارش میں بھی لوگ جلسہ سنتے ہیں اور سردی بھی برداشت کرتے ہیں۔ پس اگر شامل ہونے والوں کو ایسی چھوٹی موٹی تکلیفیں برداشت کرنی پڑیں، گرمی برداشت کرنی پڑے تو برداشت کرنی چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک موقع پر ایسے ہی لوگوں کے بارے میں جو مختلف چیزوں کا مطالبہ کرتے ہیں فرمایا کہ:

’’دیکھو اگر کوئی مہمان یہاں محض اس لئے آتا ہے کہ وہاں آرام ملے گا ٹھنڈے شربت ملیں گے یا تکلّف کے کھانے ملیں گے تو وہ گویا ان اشیاء کے لئے آتا ہے۔ حالانکہ خود میزبان کا فرض ہوتا ہے کہ وہ حتی المقدور ان کی مہمان نوازی میں کوئی کمی نہ کرے اور اس کو آرام پہنچاوے اور وہ پہنچاتا ہے۔ لیکن مہمان کا خود ایسا خیال کرنا اس کے لئے نقصان کا موجب ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 372۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس مہمان ان دنوں میں جیسی بھی سہولت ہو اس پر اللہ کا شکر ادا کریں اور ان کارکنوں کا شکر ادا کریں جو رات دن ایک کر کے ہر شعبہ میں مہمان نوازی کا حق ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ جلسے کے تین دن مہمانوں کو اس کوشش میں رہنا چاہئے کہ ہم نے خدا تعالیٰ کو راضی کرنے کے کس طرح سامان کرنے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل مانگتے ہوئے یہ دن گزاریں۔ اس کی خیر مانگتے ہوئے گزاریں اور ہر شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہوئے یہ دن گزاریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی جگہ رہائش اختیار کرتے ہوئے یا عارضی پڑاؤ ڈالتے وقت یہ دعا مانگے کہ ’’مَیں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں اور ہر شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں‘‘ تو فرمایا کہ ایسے شخص کو اس رہائش کو چھوڑنے یا وہاں سے چلے جانے تک (اگر عارضی رہائش بھی ہے تو چلے جانے تک) کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔

(مسلم کتاب الذکر والدعاء...... باب التعوذ من سوء القضاء...... حدیث 2708)

پس ان دِنوں میں خاص طور پر یہ دعا مانگیں کہ دنیا کے جو حالات ہیں اور کوئی پتا نہیں کس وقت کوئی شریر کیا شرارت کرنے والا ہے، کس قسم کے نقصان پہنچانے کی بعض ظالم منصوبہ بندی کرتے ہیں ان سے اللہ تعالیٰ ہمیں پناہ دے۔ پھر بیماری وغیرہ کی تکلیفیں ہیں۔ بچوں کے ساتھ لوگ آئے ہوئے ہیں اور بڑے جذبے سے اکثریت لوگوں کی آتی ہے تو یہ دن بچوں کے لئے بھی موسم کے اتار چڑھاؤ کی وجہ سے تکلیف کا باعث ہو جاتے ہیں اور آنے والے لوگ جو بچوں والے ہیں، وہ پرواہ بھی نہیں کرتے۔ بچے نازک ہوتے ہیں۔ کوئی بھی تکلیف ان کو پہنچ سکتی ہے۔ اس لئے یہ ساری دعائیں جب کی جائیں تو اللہ تعالیٰ ہر قسم کی تکلیفوں اور شرارتوں سے بچاتا ہے۔ پس ہر قسم کی تکلیف سے بچنے کے لئے ہمیں دعائیں مانگتے رہنا چاہئے۔

اور یہ بھی ہر ایک جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ دعاؤں کی قبولیت کے لئے عبادت کا حق ادا کرنا بھی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کی باتوں پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔ پس ان دنوں میں اس لحاظ سے بھی اپنی زندگیوں کو ڈھالیں اور صرف ان دنوں میں نہیں بلکہ پھر یہ جو عادت پڑے یہ ہر ایک کی زندگی کا مستقل حصہ بن جائے۔

میں نے بچوں کے ساتھ آنے والوں کی بات کی۔ مجھے پتا چلا ہے کہ رات کو بعض لوگ آئے اور انتظامیہ کے پاس بستروں یا میٹرسوں (mattresses) کی کمی ہو گئی تھی اور بعض چھوٹے بچوں والوں کو اس وجہ سے تکلیف بھی ہوئی۔ بچوں کو تو بعضوں نے اپنے ساتھ لائے ہوئے کمبلوں میں لپیٹ کر سلا دیا۔ لوگ جوش اور جذبے کے تحت اپنے چھوٹے بچوں کو بھی لے آتے ہیں۔ نو دس ماہ کے بچے یا سال دو سال کے بچے ہیں وہ بھی ساتھ آئے ہوئے ہیں اور انہوں نے یہیں ٹینٹوں میں یا مارکی میں رہائش رکھی ہے اور اگر انہیں کہا جائے کہ یہاں صحیح انتظام نہیں ہے، ٹھنڈ بہت زیادہ ہے اور کہیں اَور چلے جائیں تو یہی کہتے ہیں کہ نہیں، ہم برداشت کر لیں گے۔ اور ہمارے بچے بھی برداشت کر لیں گے۔ ہم نے یہیں راتیں گزارنی ہیں تا کہ جلسہ کے ماحول سے پورا پورا فائدہ اٹھایا جائے۔ تو اگر ایسے لوگ ہیں جو آرام اور سہولت کے لئے کہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیوں کی اکثریت ایسی بھی ہے جو کہتی ہے کہ ہم جلسہ سننے آئے ہیں۔ کوئی بات نہیں اگر تھوڑی بہت تکلیف بھی برداشت کرنی پڑی تو کر لیں گے۔ بڑے سخت جان ہیں اور بچوں کو بھی سخت جان بنانا چاہتے ہیں۔ بہر حال ایسے مہمان ہیں جو رحمتیں لے کر آنے والے ہیں اور ایسے مہمانوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ میزبانوں کے کام بھی آسان کر دیتا ہے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا کہ بعضوں کو رات کو تکلیف ہوئی۔ مجھے امید ہے کہ گزشتہ رات جو تکلیف ہوئی اور میٹرسوں اور بستروں کی کمی ہوئی یا مہمانوں کو کسی بھی قسم کی تکلیف پہنچی، آج رات انتظامیہ اس کو دُور کر لے گی اور مہمانوں کو کل جو تکلیف پہنچی تھی امید ہے انشاء اللہ آج نہیں ہو گی۔

جلسے میں شامل ہونے والے اس بات کا بھی خیال رکھیں کہ نمازوں کے اوقات میں وقت پر آ کر بیٹھ جایا کریں تا کہ بعد میں آنے کی وجہ سے شور نہ ہو۔ اگر کھانے کی وجہ سے دیر ہو رہی ہے تو کھانا کھلانے کی انتظامیہ، جلسہ گاہ کی انتظامیہ یا جس کے سپرد نماز کے اوقات کا انتظام ہے انہیں اطلاع کر دیں کہ ابھی مہمان کھانا کھا رہے ہیں، نماز میں دس پندرہ منٹ انتظار کر لیا جائے اور وہ مجھے اطلاع کر دیں تو اس کا انتظار کر لیا جائے گا۔ مجھے بھی باوجود کوشش کے مصروفیت کی وجہ سے چند منٹ دیر ہو جاتی ہے اور بعض دفعہ زیادہ دیر بھی ہو جاتی ہے۔ خاص طور پر جب باہر کے مہمان، غیر از جماعت مہمان آئے ہوں، ان کی ملاقاتیں ہو رہی ہوں تو دیر ہو جاتی ہے۔ لیکن اس کے باوجود مَیں نے دیکھا ہے کہ میرے آنے کے بعد اور نماز شروع ہونے کے بعد بھی کافی تعداد میں لوگ اندر آتے ہیں اس لئے اس طرف مہمانوں کو بھی اور تربیت کے شعبہ کو بھی توجہ دینے کی ضرورت ہے کیونکہ ان کے بعد میں آنے اور لکڑی کے فرشوں پر چلنے کی وجہ سے شور ہوتا ہے۔ باوجود اس کے کہ جس حد تک اس شور کو دور کرنے کی کوشش کی جا سکتی ہے، کی جا رہی ہے لیکن پھر بھی آوازیں آتی ہیں۔ اگر پہلے بھی آ گئے ہیں تو دعائیں اور ذکر الٰہی کرتے رہیں۔ اس کا بھی ثواب ہے۔ اللہ تعالیٰ تو ہر چھوٹی سے چھوٹی چیز کا ثواب دیتا ہے۔ مسجد میں انتظار میں بیٹھے رہنے کا بھی ایک ثواب ہے۔

(صحیح البخاری کتاب الاذان باب فضل صلاۃ الفجر فی جماعۃ حدیث 651)

پس اس ثواب کو بھی ضائع نہیں کرنا چاہئے اور یہی ان تین دنوں کا صحیح استعمال بھی ہے۔ بجائے اس کے کہ باہر کھڑے اِدھر اُدھر کی باتوں میں مصروف ہوں اور جب میں آ جاؤں اور نماز شروع ہو جائے تو پھر اس کے بعد اندر آنا شروع ہوں تو جیسا کہ میں نے کہا اس وقت پھر لکڑی کے فرش کی وجہ سے جو نمازی نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں ان کی نماز ڈسٹرب ہوتی ہے۔

اسی طرح نمازوں کے اوقات میں اور جلسہ کے اوقات میں اپنے فون بند کر لیا کریں یا کم از کم گھنٹی کی آواز بند کر لیا کریں۔ اگر کسی کو یہ خیال ہے کہ میرے ہنگامی فون ہیں یا ہنگامی فون آ سکتے ہیں تو گھنٹی کی آواز تو کم از کم بند کر لیں۔ اس سال کیونکہ انتظامیہ نے یہاں موبائل کے انتظام کو بہتر کیا ہے اور اس شعبہ کا دعویٰ ہے کہ یہاں بھی اس طرح فون کے سگنل آئیں گے جس طرح شہر میں آتے ہیں اور ہو سکتا ہے کہ ان کی

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

یہ بات سن کر بہت سے لوگوں نے ان کے سم (SIM) ڈلوائے ہوں۔ اس لئے یہ نہ ہو کہ جو سہولت یہاں خاص موقع کے لئے مہیا کی گئی ہے وہ ہر فون کی گھنٹی بجنے کی وجہ سے جلسہ کے دوران بھی اور نمازوں کے دوران بھی لوگوں کو ڈسٹرب کر رہی ہو، ایک اور مسئلہ کھڑا ہو جائے۔

اسی طرح شامل ہونے والوں کو جو اپنی کاروں پر آ رہے ہیں اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہئے کہ ٹرانسپورٹ کے شعبہ سے مکمل تعاون کریں تا کہ انتظامیہ کو کسی قسم کی دقّت نہ ہو۔ اس دفعہ انتظامیہ نے کوشش کی ہے کہ پارکنگ کے لئے جو انتظام ہے اس کو بہتر سے بہتر کیا جائے لیکن انتظام اسی وقت بہتر ہو سکتا ہے اور ہوتا ہے جب لوگوں کا تعاون ہو۔ پس کسی بھی انتظام کی بہتری کے لئے جلسہ پر آنے والوں کا تعاون ضروری ہے۔ سکیننگ کے شعبہ میں مکمل تعاون کریں۔ یہ تمام انتظامات شامل ہونے والوں کی سہولت اور حفاظت کے لئے بھی کئے جاتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کی خوبصورتی یہی ہے کہ ہر احمدی انتظام کا حصہ ہے، چاہے وہ کارکن ہے یا غیر کارکن جو جلسہ میں شامل ہونے کے لئے آتا ہے۔ پس خاص طور پر پارکنگ، سکیننگ، کھانے کی جگہیں اور جلسہ گاہ میں ہر وقت ہر ایک کو ہوشیار اور چوکس رہنے کی ضرورت ہے۔ ماحول پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ جہاں بھی کوئی غیر معمولی چیز دیکھیں یا کسی کی غیر معمولی حرکت دیکھیں فوری طور پر انتظامیہ کو بھی ہوشیار کریں اور خود بھی ہوشیار ہو جائیں۔ لیکن ہر حالت میں panic بالکل نہیں ہونا چاہئے۔

جو لوگ اپنے پرائیویٹ خیموں میں ہیں یا اجتماعی رہائش کی مارکی میں ہیں وہ بھی اس بات کا خیال رکھیں کہ اپنی رقم اور قیمتی چیزیں اپنے ساتھ رکھیں۔ خاص طور پر عورتیں یاد رکھیں کہ اگر ان کے پاس کوئی زیور وغیرہ ہے تو اسے پہن کر رکھیں۔ اوّل تو جلسہ پہ زیور وغیرہ قسم کی چیزیں لانی ہی نہیں چاہئیں۔ دینی ماحول میں دن گزارنے کے لئے آتی ہیں، کوئی دنیاوی فنکشن کے لئے تو نہیں آتیں۔ اس لئے ایک تو آنے والی جو زیور لے کے آ گئیں ان کو احتیاط کرنی چاہئے۔ لیکن جو روزانہ آنے والی ہیں وہ بھی اس بات کا خیال رکھیں کہ اپنے زیور اور کپڑوں کی طرف توجہ دینے کی بجائے جلسہ کے ان دنوں میں اپنی روحانی ترقی کا خیال رکھیں۔

جلسہ کے دنوں میں بعض شعبوں نے اپنی نمائشیں بھی لگائی ہوئی ہیں جس میں شعبہ تاریخ اور آرکائیو (archive) نے بھی نمائش کا انتظام کیا ہوا ہے۔ اسی طرح ریویو آف ریلیجنز نے بھی قرآن کریم کے نسخوں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کفن کے حوالے سے نمائش کا اہتمام کیا ہے جس طرح گزشتہ سال کیا تھا۔ اس سال شاید اس سے بہتر ہو۔ یہ دونوں اپنے دائرے میں بڑی معلوماتی نمائشیں ہیں۔ مردوں اور عورتوں دونوں کے لئے وقت مقرر ہیں، اس سے بھی استفادہ کرنے کی کوشش کریں۔ اور پھر دوبارہ میں کہوں گا کہ خاص طور پر ان دنوں میں دعاؤں کی طرف توجہ رکھیں۔ اور نمازوں اور نوافل کے علاوہ ذکر الٰہی اور درود شریف پڑھنے اور دوسری دعائیں کرنے میں وقت گزاریں۔

اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور ہم سب کی دعائیں قبول فرمائے اور ہر شر سے ہمیں محفوظ رکھے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کی بحری سرگرمیاں

(سیّد میر محمود احمد ناصر)

سورۃ انبیاء میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ سلیمانؑ کے لئے ہم نے تیز ہوا مسخّر کی جو اس کے کام کے لئے چلتی تھی اس سرزمین کی طرف جس کو ہم نے برکت دی۔ (الانبیاء:82)

سورۃ سبا میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ سلیمان کے لئے ہم نے ہوا کو کام پر لگایا: غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَّ رَوَاحُهَا شَهْرٌ (السبا:13)

بائبل میں لکھا ہے کہ ”سلیمان بادشاہ نے عصیون جابر میں جو ادوم کے ملک میں بحر قلزم کے کنارے ایلوت کے پاس ہے جہازوں کا بیڑا بنایا۔ اور حیرام نے اپنے ملازم سلیمان کے ملازموں کے ساتھ اس بیڑے میں بھیجے۔ وہ ملّاح تھے اور سمندر سے واقف تھے۔“ (ایک سلاطین باب9 آیت 26-27)

پھر لکھا ہے کہ بادشاہ کے پاس جہاز تھے جو حورام کے نوکروں کے ساتھ ترسیس کو جاتے تھے۔ ترسیس کے یہ جہاز تین برس میں ایک بار سونا اور چاندی اور ہاتھی دانت اور بندر اور مور لے کر آتے تھے۔ (دو تواریخ باب9 آیت 21)

موجودہ زمانہ کی تحقیقات میں ثابت کیا گیا ہے کہ مشرقی بحیرہ روم سے جنوب مغربی ہندوستان تک قدیم زمانہ میں مون سون کے ذریعہ سفر اور رسل و رسائل اور تجارت کا سلسلہ موجود تھا اور تحقیق کرنے والے اس کو this wind was used for navigation کہہ کر ذکر کرتے ہیں۔

بائبل کے دونوں بیانات میں حضرت سلیمان کے جہازوں کا لفظ استعمال کیا گیا ہے جبکہ قرآن مجید کے دونوں بیانات میں الریح (ہوا) کا لفظ ہے۔

بدیوں سے بچنے کے مجرب نسخے

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”انسان اگر اپنے دل میں خیال رکھے کہ خدا میرے ساتھ ہے۔ چلتے پھرتے پورا خیال رکھے کہ خدا مجھے دیکھتا ہے۔ تو چونکہ یہ امر انسان کی فطرت میں ہے کہ بڑے کے سامنے بدی نہیں کرتا۔ پھر محسن مقتدر خدا کے سامنے کیونکر کر سکتا ہے؟ پس اللہ پر ایمان لانا بدی سے بچاتا ہے۔ اللہ حاکم ہے، مربی ہے، نیکیوں اور نیکوں کو پیار کرتا ہے۔ بدی اور بدوں سے کچھ تعلق نہیں رکھتا یہ ساری باتیں ایمان میں داخل ہوں تو بدیوں سے بچ جاوے۔

بدیوں کے بچنے کے واسطے ایمان بالآخرۃ بھی ایک مجرب نسخہ ہے اگر انسان یہ کہ میرے ہر فعل کا نتیجہ ضرور ہے نیکی کا بدلہ نیک ملے گا اور بدی کا بدلا بد۔ تو ضرور بدیوں سے بچتا رہے گا۔“

(ارشادات نور۔ جلد اوّل صفحہ 67)

بقیہ: نماز جنازہ حاضر و غائب از صفحہ نمبر 2

محنتی آدمی تھے۔ آپ خدا کے فضل سے موصی تھے۔

(7) مکرمہ زیب النساء صاحبہ (زوجہ مکرم خلیل احمد بھنڈر صاحب آف ترگڑی ضلع گوجرانوالا)

یکم جون 2016ء کو 56 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت محمد عبداللہ صاحبؓ کی پوتی تھیں۔ مرحومہ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار اور قرآن کریم کی باقاعدگی سے تلاوت کیا کرتی تھیں۔ بڑی دعا گو خاتون تھیں سچی خوابیں بھی آتی تھیں۔ واقفین زندگی اور مرکزی مہمانوں کی بہت قدر کرتی تھیں اور ان کی بڑے شوق سے مہمان نوازی کیا کرتی تھیں۔ مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی، خدا ترس، غریبوں کی امداد کرنے والی نیک خاتون تھیں۔ بطور صدر لجنہ خدمت کی توفیق پائی۔ بڑی صابرہ شاکرہ، پردے کی پابند اور بے شمار خوبیوں کی مالک خاتون تھیں۔ اولاد کی نیک تربیت کی۔ آپ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں خاوند کے علاوہ ایک بیٹی اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم اظہر خلیل مربی سلسلہ ریسرچ سیل کی والدہ تھیں۔

(8) مکرم سید محمد احمد صاحب (آف کینیڈا)

28/اپریل 2016ء کو 72 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت حکیم محمد حسین قریشی صاحب کے پوتے اور مکرم حاجی سید جنود اللہ صاحب کے داماد تھے۔ آپ کو خلافت کے ساتھ خاص عقیدت اور محبت تھی۔ بچوں کو بھی اس کی نصیحت کیا کرتے تھے۔ اسلام آباد میں بطور صدر حلقہ اور کینیڈا منتقل ہونے کے بعد شعبہ مال میں خدمت کی توفیق پائی۔ تنخواہ ملتے ہی سب سے پہلے چندے ادا کرتے۔ بڑے عاجز، منکسر المزاج، صلہ رحمی کرنے والے اور ہر رشتہ کو نبھانے والے مخلص انسان تھے۔ پاکستان میں کئی فیملیز کی خبرگیری اور مالی امداد کرتے رہے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

(9) مکرمہ ذکیہ بیگم صاحبہ (پشاور)

گزشتہ دنوں 97 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ دعا گو، بڑی مہمان نواز، چندوں میں باقاعدہ اور لجنہ اماء اللہ پشاور کی سرگرم رکن تھیں۔ اپنے بچوں کی نہایت اعلیٰ رنگ میں تربیت کی۔ غریبوں کی پوشیدہ طور پر امداد کیا کرتی تھیں۔ مرحومہ مکرم بشیر احمد صاحب رفیق کی ممانی تھیں۔ آپ کی شادی مکرم عبدالحئی خان صاحب سے ہوئی جو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے کلاس فیلو تھے اور دونوں کی آپس کی محبت مثالی تھی۔ خاوند جوانی میں فوت ہو گئے تو دوبارہ حضرت ماسٹر تاج صاحبؓ سے شادی ہوئی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے اور تعلیم الاسلام سکول قادیان میں انگریزی کے استاد ہونے کے ناطے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی متعدد خواتین کو انگریزی پڑھاتے رہے۔ مرحومہ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔

(10) مکرم حبیب احمد شاہد صاحب (ابن مکرم قریشی مبارک احمد صاحب بھاگلپوری۔ آف ربوہ)

30/اپریل 2016ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ صوم و صلوٰۃ کے پابند، دین کی خدمت کا جذبہ رکھنے والے، دعا گو وجود تھے۔ بہت ہنس مکھ، ہمدرد، ملنسار اور عاجزانہ طبیعت کے مالک تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ مکرم مبشر احمد زاہد صاحب سیکرٹری تربیت و نائب صدر جماعت ٹوکیو کے بھائی تھے۔

(11) مکرم کمال الدین صاحب (ابن مکرم اسماعیل عودہ صاحب مرحوم آف کبابیر)

31/مئی 2016ء کو پانچ ماہ کی شدید علالت کے بعد تقریباً 73 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم ایک مخلص اور باوفا انسان تھے۔ آپ مکرم ایاد کمال عودہ صاحب آف جرمنی کے والد تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

قائم شدہ 1952ء

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

SHARIF JEWELLERS

SINCE 1952

Aqsa Road Rabwah

0092 47 6212515

28 London Rd, Morden SM4 5BQ

0044 20 3609 4712

بقیہ: رپورٹ جلسہ سالانہ یوکے 2016ء
...............................از صفحہ نمبر 20

پہلا دن جمعۃ المبارک
12/ اگست 2016ء

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح 4 بج کر 45 منٹ پر جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نمازِ فجر پڑھائی۔ بعد ازاں حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔ آج صبح ہی سے مہمان اور لوکل احمدی احباب وخواتین اپنی رہائشگاہوں سے جلسہ گاہ پہنچنا شروع ہو گئے تھے۔

خطبہ جمعہ

حضورِ انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ایک بجے جلسہ گاہ میں رونق افروز ہوئے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

حضور انور نے خطبہ جمعہ میں فرمایا: آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب شامل ہونے والوں کو ان توقعات پر پورا اترنے والا بنائے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شاملین جلسہ سے رکھی ہیں اور تمام شامل ہونے والوں کو ان دعاؤں کا وارث بنائے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ میں شامل ہونے والوں کے لئے کی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: جلسہ میں شمولیت کسی دنیاوی میلے میں شمولیت نہیں ہے۔ اس لئے ہر شامل ہونے والے کو ان دنوں میں اپنی توجہات کا مرکز دینی، علمی اور روحانی ترقی کو بنانا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: جلسہ پر آنے والوں کو جلسہ کے پروگراموں کو جلسہ کے اوقات میں جلسہ کی مارکی میں خاموشی سے بیٹھ کر سننے کو یقینی بنانا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: ہر ایک کو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ مقررین اور علماء اتنا وقت لگا کر محنت کر کے جو مواد تیار کرتے ہیں اسے غور سے سنیں اور پھر یاد بھی رکھیں۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ اگر سننے والے مرد بھی اور عورتیں بھی ان تقاریر کا پچاس فیصد بھی یاد رکھیں تو اپنے علمی، دینی اور روحانی معیار کو کئی گنا بڑھا سکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: ہمارے جلسوں کے نہ تو مقررین کا یہ مقصد ہے اور نہ عموماً سامعین کا یہ مقصد ہے اور نہ ہی یہ ہونا چاہئے کہ بجائے ان باتوں کو سمجھ کر اپنی اصلاح اور بہتری کا ذریعہ بنائیں، عارضی طور پر حظّ اٹھایا جائے۔ اگر ہمارے اندر بھی کچھ لوگ ایسے ہیں تو انہیں اپنی اصلاح کی طرف توجہ دینی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: اگر جلسہ ہماری علمی اور روحانی ترقی پر مثبت طور پر اثر انداز نہیں ہو رہا اور بشری کمزوری کے تقاضے کے تحت ہم میں سے کچھ بعض تقریروں اور مقررین سے صحیح استفادہ نہیں کرتے تو یہ قابل فکر بات ہے۔ پس ہر وہ شخص جو جلسے میں آیا ہے اس بات کو یقینی بنائے کہ اس نے ان تین دنوں میں دنیا کے معاملات کو بھول جانا ہے اور بھول کر اپنے دینی اور روحانی معیاروں کو بڑھانا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: احمدی جو جلسہ میں شامل ہونے آتے ہیں بیشک وہ ایک لحاظ سے مہمان ہیں لیکن ان کا مقصد مہمان بن کر رہنا نہیں ہونا چاہئے وہ تو اس لئے آتے ہیں کہ جلسہ کی برکات سے حصہ لیں۔

حضور انور نے فرمایا: پس مہمان ان دنوں میں جیسی بھی سہولت ہو اس پر اللہ کا شکر ادا کریں اور ان کارکنوں کا شکر ادا کریں جو رات دن ایک کر کے ہر شعبہ میں مہمان نوازی کا حق ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ جلسے کے تین دن مہمانوں کو اس کوشش میں رہنا چاہئے کہ ہم نے خدا تعالیٰ کو راضی کرنے کے کس طرح سامان کرنے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل مانگتے ہوئے یہ دن گزاریں۔ اس کی خیر مانگتے ہوئے گزاریں اور ہر شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہوئے یہ دن گزاریں۔

حضور انور نے فرمایا: دعاؤں کی قبولیت کے لئے عبادت کا حق ادا کرنا بھی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کی باتوں پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔ پس ان دنوں میں اس لحاظ سے بھی اپنی زندگیوں کو ڈھالیں اور صرف ان دنوں میں نہیں بلکہ پھر یہ جو عادت پڑے یہ ہر ایک کی زندگی کا مستقل حصہ بن جائے۔

حضور انور نے فرمایا: نمازوں کے اوقات میں اور جلسہ کے اوقات میں اپنے فون بند کر لیا کریں یا کم از کم گھنٹی کی آواز بند کر لیا کریں۔

حضور انور نے فرمایا: کسی بھی انتظام کی بہتری کے لئے جلسہ پر آنے والوں کا تعاون ضروری ہے۔ یہ تمام انتظامات شامل ہونے والوں کی سہولت اور حفاظت کے لئے بھی کئے جاتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: جماعت احمدیہ کی خوبصورتی یہی ہے کہ ہر احمدی انتظام کا حصہ ہے، چاہے وہ کارکن ہے یا غیر کارکن جو جلسہ میں شامل ہونے کے لئے آتا ہے۔ پس خاص طور پر پارکنگ، سکیننگ، کھانے کی جگہیں اور جلسہ گاہ ان میں ہر وقت ہر ایک کو ہوشیار اور چوکس رہنے کی ضرورت ہے۔ ماحول پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ جہاں بھی کوئی غیر معمولی چیز دیکھیں یا کسی کی غیر معمولی حرکت دیکھیں فوری طور پر انتظامیہ کو بھی ہوشیار کریں اور خود بھی ہوشیار ہو جائیں۔ لیکن ہر حالت میں panic بالکل نہیں ہونا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: عورتیں یاد رکھیں کہ اگر ان کے پاس کوئی زیور وغیرہ ہے تو اسے پہن کر رکھیں۔ اوّل تو جلسہ پہ زیور وغیرہ قسم کی چیزیں لانی ہی نہیں چاہئیں۔ دینی ماحول میں دن گذارنے کے لئے آتی ہیں کوئی دنیاوی فنکشن کے لئے تو نہیں آتیں۔ اپنے زیور اور کپڑوں کی طرف توجہ دینے کی بجائے جلسہ کے ان دنوں میں اپنی روحانی ترقی کا خیال رکھیں۔

حضور انور نے فرمایا: پھر دوبارہ میں کہوں گا کہ خاص طور پر ان دنوں میں دعاؤں کی طرف توجہ رکھیں۔ اور نمازوں اور نوافل کے علاوہ ذکرِ الٰہی اور درود شریف پڑھنے اور دوسری دعائیں کرنے میں وقت گزاریں۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور ہم سب کی دعائیں قبول فرمائے اور ہر شر سے ہمیں محفوظ رکھے۔

(اس خطبہ جمعہ کا مکمل متن اسی شمارہ کی زینت ہے)۔

ایک بجکر 48 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمازِ جمعہ وعصر پڑھائیں۔ اس کے بعد کھانے کا وقفہ ہوا۔

....

پرچم کشائی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 12/ اگست 2016ء کو 4 بجکر 30 منٹ پر تقریب پرچم کشائی کے لئے تشریف لائے۔ جلسہ میں شمولیت کے لئے کرۂ ارض کے طول وعرض سے جمع ہونے والے عشّاقِ خلافت کے ولولہ انگیز نعروں کی گونج میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لوائے احمدیت لہرایا۔ مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ یوکے نے برطانیہ کا جھنڈا لہرایا۔ بعد ازاں حضور انور نے دعا کروائی۔

جلسہ گاہ میں تقریباً ان تمام ہی ممالک کے جھنڈے لگائے گئے تھے جن میں اب تک احمدیت کا نفوذ ہو چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال ایسے ممالک کی تعداد 209 ہو گئی ہے۔ الحمد للہ

....

افتتاحی اجلاس

پرچم کشائی کی تقریب کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ پنڈال میں موجود عشاقانِ خلافتِ احمدیہ نے کھڑے ہو کر فلک شگاف نعروں:

نعرۂ تکبیر: اللہ اکبر
حضرت محمد مصطفیٰ: صلی اللہ علیہ وسلم
اسلام احمدیت: زندہ باد
غلام احمد کی: جے
حضرت خلیفۃ المسیح الخامس: زندہ باد

کے ساتھ اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔ حضور انور نے کرسیٔ صدارت پر رونق افروز ہونے کے بعد احباب کو بیٹھنے کا ارشاد فرمایا۔ انتہائی جوش اور جذبہ کے ساتھ نعرے بلند کرنے والا یہ جمِّ غفیر اپنے آقا کے ارشاد پر چند ہی لمحوں میں مکمل خاموشی اختیار کر گیا۔ دو منٹ انتظار کے بعد اس بابرکت جلسہ سالانہ کی افتتاحی تقریب کا آغاز فرمایا۔ مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت یوکے نے حضورِ انور کی اجازت کے ساتھ ایک مہمان Jim Shannon کا مختصر تعارف کروانے کے بعد انہیں اپنے تأثرات کا اظہار کرنے کی دعوت دی۔

Jim Shannon (ممبر آف پارلیمنٹ Stanford, Northern Ireland کے Democratic Union Party) نے اپنے ایڈریس میں کہا کہ: مَیں آج نہ صرف ممبر آف پارلیمنٹ کی حیثیت سے آیا ہوں بلکہ All Party Parliamentary Group for International Freedom of Religion or Belief کے صدر کی حیثیت سے بھی آیا ہوں۔ اس کمیٹی کے صدر ہونے کی وجہ سے مَیں کئی مرتبہ روز مرّہ احمدیوں پر ہونے والے ظلم وستم کے واقعات سُن چکا ہوں۔ پاکستان کی صورتحال میرے لئے ذاتی طور پر بہت فکرمندی کا باعث ہے۔ ہم ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں کہ آپ کے حقوق کے لئے آواز اٹھائیں۔

موصوف نے کہا کہ انسان کسی بھی دین کو اختیار کر سکتا ہے اور یہ انسان کا بنیادی حق ہے کہ وہ اپنے دین کو آزادانہ طور پر practice کر سکے اور اپنے اپنے طریق پر عبادت بجا لا سکے۔ اور دین کی آزادی سے سوسائٹی میں زیادہ رواداری اور مضبوطی آتی ہے۔

موصوف نے کہا کہ مَیں امید کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ ایک دن آپ سب اپنے دین پر آزادانہ طور پر عمل کر سکیں اور اِس بنیادی حق سے محروم نہ رہیں۔

موصوف نے کہا کہ مجھے آپ کا قول ’’محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں‘‘ بہت پسند ہے اور ہم سب کو اس پر غور کرنا چاہئے۔ یہ ایک ایسا ماٹو ہے جس پر سب کو اپنی زندگیاں بسر کرنی چاہئیں خواہ وہ عیسائی، مسلمان، ہندو، یہودی، سکھ یا دہریہ ہو۔

موصوف نے کہا کہ ہم حضور انور کی امن کے پھیلاؤ کے لئے انتھک محنتوں اور کوششوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

موصوف نے کہا کہ مکرم اسد شاہ صاحب کی شہادت کا واقعہ اور نفرت بھرے لیف لیٹس کی تقسیم بدامنی پھیلانے میں انتہائی واقعات ہیں۔ ہمیں اب اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ ایسے واقعات برطانیہ میں ہرگز نہ ہوں۔ اور ہم نے ایک ہم آہنگ دنیا بنانی ہے۔

آخر پر موصوف نے جلسہ سالانہ میں دعوت کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ جلسہ سالانہ کا ماحول دیکھ کر اور لوگوں سے مل کر انہیں بہت اچھا لگا۔

....

اس کے بعد جلسہ سالانہ کے افتتاحی اجلاس کی کارروائی باقاعدہ شروع ہوئی۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تلاوتِ قرآنِ کریم کے لئے مکرم فیروز عالم صاحب مربی سلسلہ (انچارج بنگلہ ڈیسک لندن) کو بلایا جنہوں نے منبر پر تشریف لا کر سورۃ آل عمران کی آیات 103 تا 108 کی تلاوت مع اردو ترجمہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اس کے بعد مکرم سیّد عاشق حسین صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فارسی منظوم کلام

می سزد گر خون ببارد دیدۂ ہر اہلِ دین
بر پریشان حالی اسلام وقحط المسلمین

میں سے منتخب اشعار اور ان کا ترجمہ پیش کیا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اردو منظوم کلام

’’زندہ وہی ہیں جو کہ خدا کے قریب ہیں
مقبول بن کے اُس کے عزیز و حبیب ہیں‘‘

میں سے منتخب اشعار پیش کرنے کی سعادت مکرم مرتضیٰ منان صاحب طالبعلم جامعہ احمدیہ جرمنی نے حاصل کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا افتتاحی خطاب

تلاوتِ قرآن کریم، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فارسی اور پھر اردو منظوم کلام کے پڑھے جانے کے بعد امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 5 بجکر 8 منٹ پر منبر پر تشریف لائے اور تشہّد وتعوّذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے ساتھ افتتاحی خطاب کا آغاز فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس سال جماعت احمدیہ برطانیہ جلسہ سالانہ کو اس لئے بھی خاص اہمیت دے رہی ہے اور اس میں اس وجہ سے حاضری کے لئے بھی کوشش کی ہوگی اور لگتا ہے کہ اس کوشش کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاضری میں اضافہ بھی ہے اور باہر سے بھی بہت سے لوگ اس لئے شامل ہو رہے ہیں کہ یہ کہا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ برطانیہ کا یہ پچاسواں جلسہ سالانہ ہے۔ 'کہا جاتا ہے' مَیں نے اس لئے کہا ہے کہ بعض حقائق جو بعد میں سامنے آئے ہیں ان کے مطابق دو ایسے جلسے بھی منعقد ہوئے جو کسی وجہ سے شمار میں نہیں آئے۔ سن 1949ء اور 1950ء میں۔ اس کے بعد 1964ء تک جلسے نہیں ہوئے اور 1964ء کے بعد بھی دو سال ایسے آئے جن میں جلسے منعقد نہیں ہوئے 1974ء میں اور پھر 2001ء میں۔ بعض پرانے لوگ 1949ء اور 1950ء کے جلسوں کو شمار نہیں کرتے۔ ایک عید الاضحیٰ کے دن ہوا ایک دن کے جلسے تھے۔ لیکن الفضل سے یہی پتا چلتا ہے کہ جلسے ہوئے۔

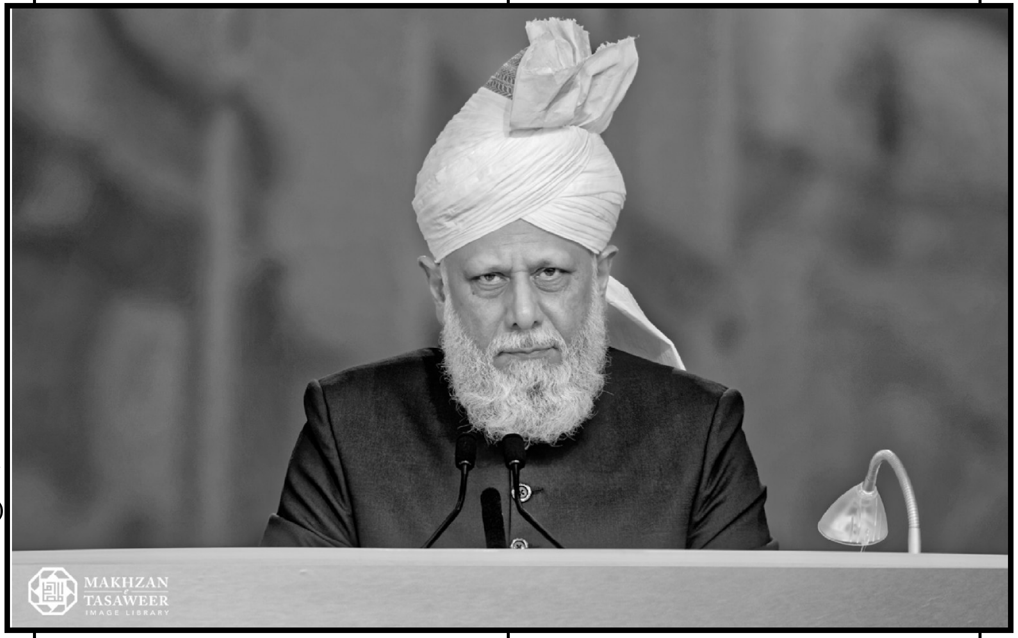

بہر حال برطانیہ کے جلسہ سالانہ کے حساب رکھنے میں جو غلطی ہوئی یا غلط فہمی ہوئی یا ان کو شمار بوجوہ نہیں کیا گیا یا ان جلسوں کو جو ایک دن کے لئے تھے جلسہ نہیں سمجھا گیا، جو بھی بات تھی لیکن یہ بات یقینی ہے کہ برطانیہ میں جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کی تاریخ پچاس سال یا اس سے زائد ہے۔ اگر وہ دو جلسے شمار کر بھی لئے جائیں جن کو عام طور پہ بعض جلسہ نہیں شمار کرتے اور بعض کہتے ہیں کہ ہے تو تب بھی ہم کہہ سکتے ہیں کہ جماعت احمدیہ برطانیہ اس سال میں قطع نظر اس کے کہ جلسوں کی تعداد کیا ہے۔ اپنے جلسوں کی پچاس سالہ تقریب منعقد کر رہی ہے۔ **دنیاداروں کی نظر میں جب کسی خاص موقع کے پچاس سال پورے ہوتے ہیں تو وہ**

گولڈن جوبلی مناتے ہیں لیکن دینی جماعتوں کا یہ کام نہیں ہے اور خاص طور پر وہ جماعت جو اللہ تعالیٰ کے وعدوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق مسیح موعود اور مہدی معہود کے ذریعہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے قائم ہوئی۔ اس کا مقصد دنیاوی طور پر جوبلیاں منانا نہیں **بلکہ یہ دیکھنا ہے کہ جس مقصد کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے وہ مقصد ہم نے حاصل کیا** ہے؟ یا کیا وہ مقصد ہم حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج کل برازیل میں اولمپکس (Olympics) ہو رہے ہیں۔ چند دن کے کھیل کود کے لئے کئی بلین ڈالرز خرچ کر دیئے۔ ایسا ملک جس میں ایک بڑے طبقے کو کھانا بھی نہیں ملتا۔ کہتے ہیں حکومتی کارکنوں کی تنخواہیں بھی اتنی کم ہیں کہ مشکل سے گزارہ ہوتا ہے۔ ہنگامی حالات نافذ کر کے اولمپکس کے لئے سٹیڈیم اور جگہیں بنائی گئیں......غرض کہ دنیاوی کاموں کے کرنے کا مقصد صرف ظاہری دکھاوا ہوتا ہے، شور شرابا ہوتا ہے، چاہے اس کے لئے عوام الناس کو ان کے حقوق سے محروم کرنا پڑے اور اس کے لئے آجکل وہاں عوام بہت شور مچا رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالہ سے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی، اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے حصول، اس کی ناراضگی سے بچنے، اخلاق کی درستی، باہمی محبت، اتفاق اور اخوّت، قرآن مجید کے مطالعہ اور اس کے حقائق و معارف سے آگاہی حاصل کرنے اور اپنی عملی حالتوں کی اصلاح سے متعلق نہایت اہم تاکیدی نصائح فرمائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسوں کا انعقاد کیا اور اعلان فرمایا کہ **آؤ اپنے عہد بیعت کی جزئیات کو سمجھنے کے لئے، اپنے ایمان اور ایقان میں اضافے کے لئے، اپنے اخلاقی معیاروں کو بلند کرنے کے لئے سال میں ایک دفعہ کم از کم یہاں مرکز میں جمع ہو جاؤ۔** اور جوں جوں جماعت وسعت پذیر ہے یہ جلسے بھی دنیا کے مختلف ممالک میں ہو رہے ہیں۔ قادیان سے نکل کے اب دنیا کے ہر ملک میں یہ جلسے پھیل گئے ہیں۔ لیکن مقصد ہر ملک کے جلسے کا ایک ہی ہے کہ جس مقصد کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسے شروع کئے تھے اس سے لوگوں کو آگاہ کیا جائے اور ہر احمدی پھر اسے اپنی زندگی کا حصہ بنائے۔......

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ **جلسے میں آنے کا مقصد تب پورا ہوگا جب ہر احمدی اللہ تعالیٰ سے تعلق معرفت اور روحانیت میں ترقی کرے، جب دینی علم میں اضافہ ہو۔ جب آپس کی محبت اور بھائی چارہ بڑھے۔ جب قرآن کریم کی تعلیم کو اپنے پر لاگو کر کے اپنے عملی نمونوں سے اس کا اظہار کرو۔ پھر اپنے علم اور عمل سے دنیا کو اسلام کا خوبصورت پیغام پہنچاؤ اور ان سب باتوں کے حصول کے لئے تقویٰ میں بڑھنا بہت ضروری ہے۔**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس ہم سب کو آج اپنے جائزے لینے چاہئیں اور اگر کمزوریاں ہیں تو اپنی اصلاح کی کوشش کرنی چاہئے تاکہ مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی ضرورت ہمارے ہر عمل سے ظاہر ہو۔ پاک تبدیلیاں ہمارے اندر پیدا ہوں۔ اگر یہ ہوگا تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ آج ہم نے جو کچھ پایا ہے وہ دنیاوی دولتوں سے بہت بڑھ کر ہے۔ اگر یہ نہیں تو ہماری پچاس سالہ جلسہ کی تقریبات یا سو سال سے زائد جماعت کی تاریخ کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ **خدا کرے کہ ہم میں سے اکثریت اس کو پانے والی ہو، سمجھنے والی ہو اور جو کمزور ہیں آج کے بعد اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے والے ہوں اور ہمارا ہر عمل یہ گواہی دے کر اعلان کرے کہ اے مسیح محمدی! تیری بعثت اور تیرا آنا حق ہے اور تُو ایسے وقت میں آیا جب زمانے کو تیری ضرورت تھی اور ہم عہد کرتے ہیں کہ اسلام کی حقیقی تصویر دنیا کو دکھانے کے لئے اپنی تمام تر استعدادوں کے ساتھ ہم کوشش کرتے رہیں گے۔**

اللہ تعالیٰ کرے کہ ایسا ہی ہو۔ دوبارہ میں یاددہانی کراتا ہوں کہ جلسہ کے دنوں میں **دعاؤں اور ذکر الٰہی پر اور عبادتوں کی طرف خاص طور پر زور دیں۔** اللہ تعالیٰ سب کو جلسے سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر قسم کے شر سے ہمیں محفوظ رکھے۔ آمین۔ اب دعا کر لیں۔

آخر پر حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی۔

(اس خطاب کا مکمل متن الفضل انٹرنیشنل کی آئندہ کسی اشاعت میں شائع کیا جائے گا۔ انشاء اللہ)

اس کے ساتھ جلسہ کی پہلے دن کی باقاعدہ کارروائی اختتام کو پہنچی۔

....

خطاب کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے جہاں مختلف ممالک سے تشریف لانے والے وفود نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرفِ ملاقات حاصل کیا۔

....

دیگر متفرق تقاریب

ایّام جلسہ کے دوران جلسہ کی کارروائی کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خصوصی ہدایات کی روشنی میں دیگر ممالک سے تشریف لانے والے مہمانوں، غیر از جماعت اور غیر مسلم دوستوں کے اعزاز میں مختلف تقریبات کا انعقاد کیا جاتا ہے۔

PAAMA کا خصوصی اجلاس

حضور انور کی اجازت سے Pan-African Ahmadiyya Muslim Association (PAAMA) نے جلسہ سالانہ کے پہلے روز مردانہ پنڈال میں اپنے ایک پروگرام کا انعقاد کیا۔ اِس پروگرام کا آغاز 7 بجکر 5 منٹ پر مکرم Tommy Kallon صاحب صدر PAAMA کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم Monsuro Abiola صاحب نے سورۃ آل عمران آیات 103 تا 105 کی تلاوت کی اور مکرم Rashid Witol صاحب نے اس کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔ بعدازاں مکرم Tommy Kallon صاحب صدر PAAMA نے PAAMA کا تعارف کروایا اور حاضرین کو پروگرام سے آگاہ کیا۔ آپ نے کہا کہ PAAMA کا آغاز حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا اور اس کا مقصد یہ تھا کہ تارکین وطن افریقہ کے لوگوں کو متحد اور یک جان بنایا جا سکے اور افریقن احمدی اسلام، سوسائٹی اور افریقہ کی خدمت کر سکیں۔ اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے ہم سب کو جو افریقہ کے مختلف ممالک سے تعلق رکھتے ہیں اور مختلف روایات اور ثقافتوں کے حامل ہیں اکٹھے ہو کر کام کرنا پڑے گا۔ آپ نے کہا کہ اگر ہم اس بات پر ایمان رکھتے ہیں اور یقیناً صحیح مانتے ہیں کہ جماعت احمدیہ مسلمہ کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کے اصل خوبصورت چہرے کو دکھانے کے لئے قائم کیا ہے جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھا تو ہمیں اس بات پر بھی ایمان اور یقین ہونا چاہئے کہ افریقہ کی تقدیر اب افریقہ کے احمدیوں کے ہاتھ میں ہے۔ ہمیں ہمیشہ ایمانداری، پُرامن اور یقین کے ساتھ اس روحانی انقلاب کو افریقہ کے لوگوں میں آگے بڑھانا ہے

تا کہ احمدیت کی روشنی بھی افریقہ کے ہر کونے میں روشن تر نظر آئے۔

بعدازاں مکرم عبدالغفار صاحب ریجنل مشنری یو کے نے The Role of Ahmadis in the Diaspora کے عنوان پر تقریر کی۔

آپ نے کہا کہ بہت سے افریقن احمدی اپنے برّاعظم افریقہ کو چھوڑ کر ترقی یافتہ ممالک میں آ کر اپنے مستقبل کو حسین بنانا چاہتے ہیں۔ لیکن وہ دنیاداری کا شکار ہوجاتے ہیں اور اپنے دین کو بھول جاتے ہیں۔

انبیاءؑ کی مثال دیتے ہوئے آپ نے کہا کہ کئی انبیاء نے ہجرت کی لیکن انہوں نے اللہ تعالیٰ کا دامن نہ چھوڑا اور اللہ تعالیٰ نے بھی انہیں دین اور دنیا کی حسنات سے نوازا۔ اس لئے ہمیں بھی ہر آن اللہ تعالیٰ کی طرف رُخ کرنا ہوگا تا کہ ہم بھی دین و دنیا کی حسنات پانے والے ہوں۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کے تمام احکامات کو ماننا چاہئے اور ہمیشہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے گئے عہد کو اپنی نظروں کے سامنے رکھنا چاہئے اور اسے پورا کرنے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے۔ پھر ہمیں آپؑ کے خلفاء کی اطاعت کرنی چاہئے۔

آپ نے کہا کہ ہمیں چاہئے کہ ہم معمولی نوکریوں سے آگے بڑھیں۔ ہمیں اپنی حیثیت پہچاننی چاہئے اور خدا تعالیٰ کا دامن پکڑے ہوئے اپنی ایک اچھی پہچان قائم کرنی ہوگی تا کہ ہم بحیثیت احمدی اپنے افریقہ کا نام روشن کرسکیں۔

....

امسال جماعت احمدیہ نائیجیریا کو قائم ہوئے ایک صدی پوری ہوگئی ہے۔ اس مناسبت سے دوسری تقریر جماعت احمدیہ نائیجیریا کی 100 سالہ تاریخ کی کچھ جھلکیاں امیر صاحب نائیجیریا نے پیش کیں۔

آپ نے کہا کہ جماعت احمدیہ نائیجیریا کی سوسالہ تاریخ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا ایک زندہ نشان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کو کس شان سے آگے بڑھایا۔ یہ تاریخ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچائی کا بھی ایک بہت بڑا ثبوت ہے۔ آپ نے بتایا کہ جماعت احمدیہ نائیجیریا کا قیام 1916ء میں ہوا۔ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ مختلف ذرائع سے جماعت احمدیہ کا پیغام پہلے سے ہی پہنچ چکا تھا۔ مثلاً بعض لوگ برطانیہ میں حصول تعلیم کے دوران جماعت سے متعارف ہوئے اور بعض تک جماعت کا پیغام The Review of Religions کے ذریعہ سے پہنچا۔

آپ نے بتایا کہ مکرم مولانا عبدالرحیم نیر صاحبؓ برّاعظم افریقہ کے پہلے مرکزی مربی کے طور پر Gold Coast Ghana میں تشریف لائے۔ آپ جب نائیجیریا تشریف لائے تو Lagos سے آپ نے جماعت کا پیغام پھیلانا شروع کیا۔ تب سے جماعت احمدیہ روزافزوں ترقی کرتی گئی۔

امیر صاحب نائیجیریا نے جماعت احمدیہ نائیجیریا کی تاریخ کو مختلف زاویوں سے پیش کیا۔ 1۔ جماعت احمدیہ کا قیام اور جماعت پر کئے گئے مظالم۔ 2۔ جماعت احمدیہ نائیجیریا کی نمایاں کامیابیاں۔ 3۔ جماعت احمدیہ نائیجیریا کی کوششوں سے استحکام۔ 4۔ خلفائے احمدیت کے دورہ جات۔ 5۔ نمایاں شخصیات۔ 6۔ جماعت احمدیہ کی موجودہ حالت۔ 7۔ جماعت احمدیہ کو درپیش challenges۔

اس کے بعد پروگرام کے آخر پر حاضرین کو مختلف افریقن ممالک سے تشریف لانے والے امراء سے سوالات کرنے کا موقع دیا گیا۔

پروگرام کا اختتام دعا سے ہوا جو مکرم امیر صاحب نائیجیریا نے کروائی۔

اس پروگرام میں پردہ کی رعایت کے ساتھ خواتین بھی شامل تھیں۔ مرد وزن کو ملا کر کُل حاضری تقریباً 350 رہی۔ الحمدللہ۔

....

تبلیغ مارکی

حدیقۃ المہدی میں جلسہ سالانہ کی مین مارکی سے ہٹ کر جلسہ گاہ کے ایک حصہ میں تبلیغ مارکی کا انتظام کیا جاتا ہے۔ اس کے اندر اردو اور انگریزی بولنے والے دوستوں کے لئے الگ اور عربی دان دوستوں کے لئے الگ خیمہ جات لگائے گئے تھے۔ جلسہ کے دوران یہاں پر جماعتِ احمدیہ کا تعارف حاصل کرنے کے لئے جو بھی مہمان تشریف لاتے انہیں table talk کی صورت میں جماعتِ احمدیہ مسلمہ کا تعارف کروایا جاتا اور ان کے سوالات کے جوابات پیش کیے جاتے۔ ان خیمہ جات میں جلسہ کے دوران حضورِ انور کی منظوری اور اجازت سے جماعتی ذیلی تنظیموں خدام الاحمدیہ، انصاراللہ اور لجنہ اماء اللہ کے تعاون سے الگ الگ باقاعدہ تقاریب منعقد ہوئیں۔

مہمانوں کو جلسہ گاہ کے مختلف حصوں کا تعارفی دورہ بھی کروایا جاتا رہا جس میں ہیومینٹی فرسٹ، ریویو آف ریلیجنز، مخزنِ تصاویر، مین مارکی، بازار اور بُک اسٹال وغیرہ شامل ہیں۔ مہمان ہر جگہ نظم وضبط اور دسیوں اقوام سے تعلق رکھنے والے احمدیوں کے باہمی مثالی بھائی چارہ کو دیکھ کر متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ الحمدللہ

ان تقاریب کے لئے کئی ہفتوں قبل تیاری شروع کر دی گئی تھی۔ چنانچہ مہمانوں اور میزبانوں کی رجسٹریشن کے لئے آن لائن سہولت مہیا کی گئی۔

خیمۃ العرب میں ہونے والی تقاریب

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پُرشفقت ہدایات کے زیرِ اہتمام گزشتہ تین سال سے جلسہ سالانہ انگلستان کے موقع پر الگ سے عرب مارکی کا انتظام کیا جاتا ہے۔ اس کا مقصد دنیا کے مختلف ممالک میں بسنے والے عربوں کی اس جلسہ میں ایک دوسرے کے ساتھ ملاقات وتعارف، سوال و جواب کے ذریعے معلومات میں اضافہ اور باہمی تبادلۂ خیال کے ذریعہ ایمان اور روحانیت میں اضافہ ہے۔

امسال بھی جلسہ سالانہ کے دوران عرب احباب کے لئے لگائی گئی مارکی میں مختلف اجلاسات ہوئے۔ پہلے دن حضورِ انور کی افتتاحی تقریر کے بعد شام سات بجے کے بعد عرب ممالک سے تعلق رکھنے والے افراد بشمول عرب ممالک کے امرائے کرام، جماعتوں کے صدران، ایڈیشنل وکالت تبشیر لندن کی طرف سے مدعو کیے جانے والے عرب مہمان اور دیگر معززین جمع ہوئے۔ مختلف دوستوں کو مختصر تقاریر کرنے کی دعوت دی گئی۔ اس تقریب کی صدارت محترم تمیم ابو دقّہ صاحب نے کی۔ محترم عطاء المجیب صاحب راشد امام مسجد فضل لندن نے حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات کی روشنی میں مختصر خطاب کیا۔ دیگر مقررین میں محترم ڈاکٹر ایمن فضل عودہ صاحب بعنوان 'حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوّت'، اور محترم محمد شریف عودہ صاحب امیر جماعت احمدیہ کبابیر بعنوان 'اطاعتِ خلافت' شامل تھے۔ مکرم محمد ابراھیم اِخلف صاحب نے ان تمام تقاریر کا خلاصہ انگریزی میں بیان کیا۔ اس تقریب میں اڑھائی سو سے زائد عرب و دیگر مہمانوں نے شرکت کی۔ تقاریر کے بعد مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

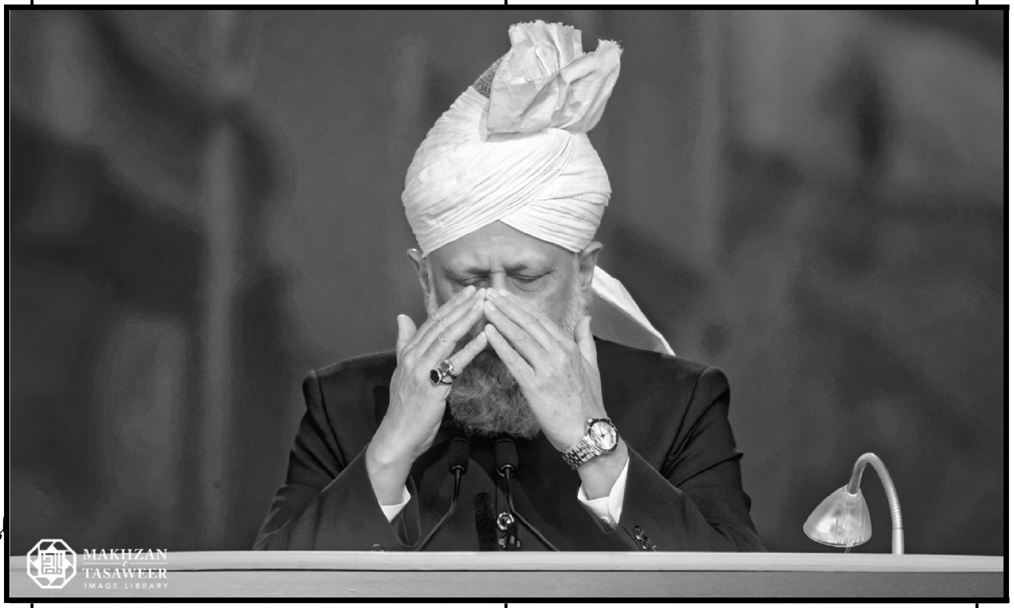

اس تقریب میں صدارتی ٹیبل پر محترم تمیم ابو دقّہ صاحب، محترم عطاء المجیب راشد صاحب امام مسجد فضل لندن، محترم محمد شریف عودہ صاحب امیر جماعت احمدیہ کبابیر، محترم ابراھیم اِخلف صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ یو کے، محترم عبد اللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی، محترم سلیم الحسنی صاحب اور محترم سعید گیسلر صاحب (جرمن احمدی) تشریف فرما تھے۔ دورانِ تقریب بعض عرب احباب کی جانب سے عربی اور اردو دونوں زبانوں میں نعرے بھی لگائے جاتے رہے۔

....

عرب مارکی میں لجنہ کی تقریب

جلسہ کے دوسرے روز دوپہر کے وقت عرب مارکی میں گزشتہ سال کی طرح دنیا بھر سے تعلق رکھنے والی عرب لجنہ اماء اللہ کے اعزاز میں ایک تقریب منعقد کی گئی۔ اس تقریب کو یہ سعادت حاصل ہوئی کہ حضرت صاحبزادی امۃ السبوح بیگم صاحبہ اطال اللہ عمرھا وادام برکاتہا حرم حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بنفسِ نفیس تشریف لا کر اس محفل کو رونق بخشی۔ اس موقع پر سوال و جواب کی ایک محفل ہوئی۔

....

محفلِ سوال وجواب

اتوار کے روز سیکرٹری صاحب تبلیغ یو کے اور سیکرٹری صاحب نومبائعین یو کے کے باہمی تعاون سے ایک سوال و جواب کی محفل کا انعقاد کیا گیا۔ اس مجلس میں اڑھائی سو سے زائد نومبائعین سے شرکت کی۔ تقریب کے اختتام پر ظہرانہ پیش کیا گیا۔

....

دیگر زبانیں بولنے والوں کیلئے تبلیغ مارکی

عربی کے علاوہ دیگر زبانیں بولنے والے مہمانوں کے لئے الگ مارکی کا انتظام تھا۔ اس مارکی میں انگریزی زبان میں ایک بہت خوبصورت مختصر مگر جامع نمائش کا انعقاد کیا گیا تھا جس میں سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم، سیرت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام وخلافتِ احمدیہ کے سَو سال، قرآنِ کریم کی سورت التکویر میں مذکور پیشگوئیوں اور ان کے اس زمانہ میں پورے ہوجانے کے شواہد اور قرآنِ کریم میں بیان فرمودہ سائنسی حقائق کے بارہ میں معلومات انتہائی خوبصورت پیرائے میں پیش کی گئی تھیں۔

اس نمائش کے پہلو میں ایک عارضی آڈیٹوریم بھی تشکیل دیا گیا تھا جہاں جماعتِ احمدیہ کے بارہ میں تعارفی ویڈیوز وقتاً فوقتاً چلائی جارہی تھیں۔

محفل سوال وجواب (اردو وانگریزی)

جلسہ کے تینوں روز مختلف اوقات میں اس مارکی کے اندر اردو اور انگریزی زبانوں میں سوال و جواب کی مختلف نشستوں کا انعقاد ہوا جبکہ مختلف مواقع پر پریزینٹیشنز پیش کی جاتی رہیں۔ بعض نَو احمدیوں نے اپنی قبولِ احمدیت کے واقعات بھی سنائے جس سے حاضرین بہت متاثر ہوئے۔ سوال و جواب کی ان نشستوں میں علمائے سلسلہ کے پینل میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب (ناظر اصلاح و ارشاد مقامی، صدر انجمن احمدیہ پاکستان)، محترم ابراھیم نونن صاحب (مبلغ انچارج آئر لینڈ)، مولانا طاہر سلبی صاحب، مکرم حمزہ الیاس صاحب (امریکہ) شامل رہے۔ نیز ان پروگرامز کی صدارت راجہ عبدالمنان صاحب اور طاہر نصیر صاحب نے کی۔ اس مجلس میں متعدد غیر احمدی واحمدی مہمانوں نے شرکت کی اور علماء کے ابتدائی تعارفی کلمات کے بعد جماعت احمدیہ سے تعلق رکھنے والے مختلف امور سے متعلق سوالات کر کے ان سے جوابات حاصل کیے۔ ان نشستوں میں کچھ دورانیہ کے لئے سابق وزیرِ دفاع برطانیہ Lord Howe، اور سکاٹ لینڈ سے تعلق رکھنے والی ممبر پارلیمنٹ مارگریٹ فیری نے بھی شمولیت اختیار کی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس جلسہ کے دوران تشریف لانے والے متعدد مہمانوں میں سے 13/افراد نے بیعت کر کے جماعتِ احمدیہ میں شمولیت کی سعادت بھی حاصل کی۔ ایک بیعت کرنے والی خاتون نے واپس جا کر اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے لکھا کہ جلسہ سالانہ میں احمدیوں کو اتنا قریب سے دیکھ لینے کے بعد ان کے پاس بیعت کر لینے کے علاوہ اور کوئی چارہ نہ تھا۔ انہیں اس بات کا افسوس ہے کہ وہ اس سے پہلے جماعت میں کیوں شامل نہ ہوسکیں۔

....

IAAAE مارکی

جلسہ گاہ کی ایک جانب انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدیہ آرکیٹکٹس اینڈ انجینئرز (یوروپین چیپٹر) کی جانب سے لگائی گئی ایک مارکی نصب تھی۔ اس میں اس تنظیم کی جانب سے افریقہ میں خدمتِ انسانی کے لئے پیش کی جانے والی چند خدمات کی جھلک ماڈلز اور تصاویر کی صورت میں دکھائی گئی تھی۔ ان میں سینکڑوں فٹ زمین کے نیچے موجود پانی کو پمپ کرنے والا ہینڈ پمپ، واٹر فار لائف پراجیکٹ اور اس سلسلہ میں کینیا، زیمبیا، نائیجر اور مالی میں کیے جانے والے کاموں کی جھلک، مالی، یوگنڈا، تنزانیہ اور بینن میں تعمیر ہونے والی مساجد کے سلسلہ میں اس تنظیم کی

بے لوث خدمات، مختلف آرکیٹیکچرل پراجیکٹس کے ساتھ ساتھ افریقہ کے دیہی علاقوں میں شمسی توانائی سے پیدا کی جانے والی بجلی کے پراجیکٹس کے ماڈلز رکھے گئے تھے۔ اس کے علاوہ شمسی توانائی سے چلنے والے واٹر پمپ کا ماڈل بھی رکھا گیا تھا جسے جلسہ گاہ میں رکھے گئے Solar Pannels کی مدد سے شمسی توانائی سے ہی چلایا جارہا تھا۔ اس پمپ کے ذریعہ IAAAE کی جانب سے افریقہ میں بنائے جانے والے ماڈل ویلیجز میں گہری زمین سے حاصل کیے جانے والے صاف پانی کو بڑے ٹینکس تک پہنچایا جاتا ہے جہاں سے گھروں کو فراہم کیا جاتا ہے۔

....

جلسہ سالانہ کے لئے رضا کارانہ ڈیوٹیوں کا نظام

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ 05/اگست 2015ء میں جلسہ سالانہ کی تیاری اور پھر مہمان نوازی کے لیے کی جانے والی ڈیوٹیوں کی اہمیت اور ذمہ داری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ڈیوٹی دینے والوں کے لئے زرّیں ہدایات ونصائح فرمائی تھیں۔ اس کے ساتھ ساتھ جلسہ سالانہ کی ڈیوٹیوں کے افتتاح کے موقع پر فرمودہ اپنے خطاب میں جو ہدایات ونصائح فرمائی تھیں ان کے پیشِ نظران تمام امور کا جلسہ کے دنوں میں خاص خیال رکھا جاتا رہا۔ مہمان ہوں یا میزبان، بلاشبہ اس جلسہ پر بھی ہمیشہ کی طرح باہم ایثار اور اخوّت کا بے مثال جذبہ دیکھنے کو ملا کہ غیر بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔

جلسہ سالانہ کے انتظامات کا آغاز شروع سال سے ہی ہوجاتا ہے جب مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ برطانیہ (افسر رابطہ) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے چار بنیادی شعبوں کے افسران کی منظوری حاصل کرتے ہیں۔ اس سال حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت مکرم ناصر خان صاحب نائب امیر یوکے کی منظوری بطور افسر جلسہ سالانہ، مکرم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد امام مسجد لندن کی منظوری بطور افسر جلسہ گاہ، مکرم صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب صدر خدام الاحمدیہ کی منظوری بطور افسر خدمت خلق جبکہ مکرمہ ناصرہ رحمان صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ یوکے کی منظوری بطور افسر جلسہ گاہ مستورات عطا فرمائی۔ ان میں سے اوّل الذکر تین افسران کے تحت 204 مختلف شعبہ جات تھے جبکہ لجنہ کے تمام شعبہ جات اس کے علاوہ تھے۔ ان شعبہ جات میں مختلف رنگ ونسل اور ممالک سے تعلق رکھنے والے چھ ہزار سے زائد خواتین، احباب، بزرگ اور بچوں پر مشتمل رضا کاران نہایت خوبصورت اور منظّم انداز میں اپنے متعلقہ افسران کی ہدایات پر پوری طرح عمل کرتے ہوئے اپنے اپنے دائرہ کار میں اپنے ذمہ بظاہر چھوٹے سے چھوٹے اور بڑے سے بڑے امور کو نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دیتے ہوئے جلسہ کی کامیابی میں بہت بڑا کردار ادا کرتے رہے۔

یہ بات بھی قابلِ توجہ ہے کہ ڈیوٹی دینے والے ان رضا کاران میں سے کئی تو ایسے مخلص ہوتے ہیں جو اپنے کاموں اور تعلیمی ادارہ جات وغیرہ سے کئی ہفتوں کی رخصت لے کر جلسہ سے پہلے ڈیوٹی پر حاضر ہوجاتے ہیں اور جلسہ کے بعد کئی کئی دن تک نہایت ذوق وشوق سے حضرت مسیح موعودؑ کے مہمانوں کی خدمت کرنے کی سعادت حاصل کرتے رہتے ہیں۔ ان رضا کاران میں مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگ بلاتفریق خدمات سرانجام دیتے ہیں۔

....

نظامت جلسہ سالانہ کے مختلف شعبہ جات

جلسہ سالانہ کے انتظامات کے لئے بنائی جانے والی نظامتوں میں سب سے بڑی نظامت 'جلسہ سالانہ' کی ہوتی ہے۔ امسال اس کے تحت 103 نظامتیں قائم کی گئیں جن میں جلسہ سالانہ، رہائش، اکاؤنٹس، عمومی، بازار، رابطہ، صفائی، بجلی، طبی امداد، خوراک، آمدو رفت کی متفرق نظامتیں، حاضری ونگرانی، لنگر خانہ جات، روٹی پلانٹ، مہمان نوازی کی متفرق نظامتیں، برتن دھلائی کی دو نظامتیں، استقبال، رجسٹریشن، ریزروکی نظامتیں، سکیننگ، سائٹ، سٹورز، سپلائی، تربیت، واٹر سپلائی وغیرہ کی نظامتیں شامل ہیں۔ تقریباً ان تمام ہی نظامتوں کے رضا کاران کی میٹنگز جلسہ سالانہ سے کافی عرصہ قبل شروع ہوجاتی ہیں جبکہ جلسہ کے قریب پہنچ کر یہ اپنے کام کا باقاعدہ آغاز کرکے جلسہ کے بعد مکمل وائنڈ اَپ تک جاری رکھتی ہیں۔

☆ رہائش کی نظامتیں جلسہ کے دنوں میں پندرہ دن تک بیرونِ ممالک اور یوکے کے دیگر شہروں سے آنے والے مہمانوں کی رہائش کا انتظام کرتی، ان کے آرام کا خیال رکھتی اور ان کی ضرورت کی تمام چیزوں کو مہیا کرنے کی پوری کوشش کرتی ہیں۔ یہ مہمان لندن، اسلام آباد اور جلسہ کے دنوں میں حدیقۃ المہدی وغیرہ میں رہائش پذیر ہوتے ہیں۔

☆ نظامت خوراک کے تحت ان دنوں میں مہمانوں کے لیے جلسہ کی مناسبت سے روایتی کھانے دال اور آلو گوشت وغیرہ تیار کیے جاتے ہیں جبکہ بیماروں، بزرگوں اور بچوں کے لئے پرہیزی کھانے بھی مہیا کیے جاتے ہیں۔ نیز مختلف ممالک سے تشریف لانے والے مہمانوں کے لئے مناسب کھانے بھی تیار کیے جاتے ہیں۔ جلسہ کے دنوں میں امسال حدیقۃ المہدی کے کچن میں پینتیس سے چالیس ہزار افراد کا کھانا روزانہ دو وقت تیار کرکے مہیا کیا جاتا رہا جبکہ روٹی پلانٹ سے روزانہ اتنے ہی افراد کے لئے گرم گرم تازہ روٹی مہیا کی جاتی رہی۔

☆ ریزروکی نظامتیں یوکے سے آنے والے معزز مہمانوں، یوکے سے باہر ایڈیشنل وکالت تبشیر کے مہمانوں اور دیگر معزز مہمانانِ گرامی کی خدمت پر مامور تھیں۔

☆ جلسہ گاہ میں موجود طعامگاہوں میں شاملین جلسہ کے لیے تازہ اور لذیذ کھانا دستیاب ہوتا تھا۔ کچھ سالوں سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر بیمار اور بزرگ افراد کے لئے ایک خصوصی مارکی برائے طعام کا انتظام کیا جاتا ہے جس میں ان کے لئے بیٹھ کر کھانا کھانے کی سہولت ہوتی ہے۔

☆ مہمانوں کے استقبال کے ساتھ ہی ان سے تعارفی خطوط کے حصول کے بعد ان کے رجسٹریشن کارڈ جاری کیے جاتے ہیں تاکہ جلسہ کے دنوں میں انہیں آمد و رفت اور تعارف میں سہولت رہے۔ سکیننگ کا شعبہ رہائشگاہوں اور جلسہ گاہ کے داخلی راستوں پر داخل ہونے والوں کے رجسٹریشن کارڈ کو باقاعدہ سکین کرکے انہیں اندر جانے کی اجازت دیتا ہے۔

☆ جلسہ سالانہ برطانیہ کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ حدیقۃ المہدی کے خوبصورت علاقہ میں جلسہ کے دنوں میں اٹھائیس دنوں کے اندر اندر خیموں کا ایک پورا شہر بسایا اور پھر اسے سمیٹا بھی جاتا ہے۔ اس خیموں کے شہر میں تیس ہزار سے زائد افراد کے لئے رہائش، کھانا پکانے، کھانا کھلانے، جلسہ گاہ مردانہ و زنانہ کے دفاتر، نمائش گاہیں، بک سٹال، جلسہ ریڈیو، ایم ٹی اے، بازار، ٹرانسپورٹ اور پارکنگ وغیرہ ہر طرح کے انتظامات کئے جاتے ہیں۔ یہ سب کام رضا کاران ہی کرتے ہیں۔

☆ جیسا کے اس رپورٹ کے آغاز میں ذکر کیا گیا تھا کہ اس جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے والوں کی تعداد 38 ہزار سے زائد افراد پر مشتمل تھی اور ان میں سے غالب اکثریت روزانہ جلسہ گاہ آتی اور واپس اپنی رہائشگاہوں کی طرف لوٹتی تھی۔ اتنی بڑی تعداد میں زائرین کا روزانہ جلسہ گاہ تک پہنچنا ایک نظام کا تقاضا کرتا ہے جو کہ اللہ کے فضل سے بہت عمدہ طور پر نظامت ٹرانسپورٹ کی طرف سے وضع کیا گیا۔ اس تمام انتظام کے لئے پہلے باقاعدہ ایک سکیم بنائی جاتی ہے اور پھر اس پر مکمل غوروخوض کر لینے کے بعد اس پر عملدرآمد شروع ہوتا ہے۔ اس نظام کے تحت جلسہ سالانہ سے کچھ عرصہ قبل اپنی گاڑیوں پر جلسہ جانے والوں میں کار پاس تقسیم کیے جاتے ہیں جن پر ضروری کوائف درج ہوتے ہیں۔ انگلستان سے تعلق رکھنے والے جو دوست اپنی گاڑیوں پر جلسہ گاہ جاتے رہے ان کے لئے پارکنگ کا انتظام جلسہ گاہ سے اڑھائی میل دور کنٹری مارکیٹ (country market) میں کیا جاتا ہے۔ یہاں سے وقفے وقفے سے بس شٹل سروس کے ذریعے انہیں جلسہ گاہ تک پہنچانے کا انتظام ہوتا ہے۔ امسال بھی ڈیوٹی پر مامور افراد اور یوروپین ممالک سے آنے والے احباب کی گاڑیاں جلسہ گاہ کی پارکنگ میں پارک کرنے کی اجازت دی گئی تھی۔ جلسہ سالانہ کے دنوں میں نقل وحمل کی سہولت کی غرض سے جلسہ گاہ کے اندر کئی میل طویل عارضی سڑکوں کا ایک جال بچھایا گیا۔ سینکڑوں کی تعداد میں رضا کاران موسم کی سختی کے باوجود جگہ جگہ متعین لوگوں کی رہنمائی کرتے رہے اور ٹریفک کا نظام چلتا رہا۔

اس ضمن میں یہ عرض کردینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جلسہ سے ایک ہفتہ قبل لندن کے قریب واقع معروف ایئرپورٹس پر شعبہ ٹرانسپورٹ کے معاونین ڈیوٹی پر متعین ہو جاتے ہیں اور جلسہ سالانہ کے لئے بیرونی ممالک سے تشریف لانے والے مہمانوں کا باقاعدہ استقبال کرکے انہیں مختلف رہائشگاہوں تک پہنچانے کا انتظام کیا جاتا ہے۔ بعدازاں انہیں رہائشگاہوں سے مسجد فضل لے جانے، جلسہ کے دنوں میں جلسہ گاہ تک لانے، لے جانے اور جلسہ کے بعد ایئرپورٹ پر چھوڑنے کا انتظام کیا جاتا ہے۔ اس تمام کام پر بلا مبالغہ سینکڑوں رضا کار دن رات متعین ہوتے ہیں اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کے لیے اپنے آرام کی قربانی دیتے ہیں۔ اس کام کے لئے لوگ ذاتی طور پر اپنی گاڑیاں بھی وقف کرتے ہیں اور ضرورت پڑنے پر گاڑیاں اور بسیں وغیرہ کرائے پر بھی حاصل کی جاتی ہیں۔ مزید برآں یہ تمام سروسز جن پر بلاشبہ ہزاروں پاؤنڈ خرچ آتا ہے مہمانوں کو بغیر کسی معاوضہ کے مہیا کی جاتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے لئے خدمات پیش کرنے والے تمام رضا کاران وکارکنان کو اجرِ عظیم سے نوازے۔ آمین۔

..................................(باقی آئندہ)

Shaheen Reisen
Cheap airtickets worldwide!
Authorised Travel Agency
آپ ہمیشہ اپنی قابلِ اعتماد شاہین ٹریول سروس سے دُنیا بھر کے کسی بھی مُلک سے سفر کرنے والوں کے لئے جدید الیکٹرونک طریقہ کار سے ہوائی ٹکٹ آپ اپنے گھر بیٹھے ہی فوراً حاصل کریں۔ نیز UK سے بذریعہ کار DOVER سے CALAIS آنے والوں کے لئے FERRY کی بکنگ کروائیں مذید معلومات کے لئیے ٹیلی فون نمبر نوٹ فرمالیں۔ شکریہ
Arshad Ahmad Shahbaz
-Chief Executive-
Fon: +49 6151 - 3688525
Fax: +49 6151 - 3688526
EMY No: +49 163 - 1750786

info@shaheenreisen.de / www.shaheenreisen.de / Adresse: Martinstr. 87 - 64285 Darmstadt - Germany
Bankverbindung:Shaheen Reisen- IBAN-Code: DE58500100600584625606- BIC-Code: PBNKDEFF

بے شمار اور اَن گنت خوابوں کی بستی

مکہ معظّمہ اور کچھ مقامات مقدسہ کا تعارف

مکرم ظہیر احمد طاہر صاحب چٹھہ۔ قائد اشاعت مجلس انصاراللہ جرمنی

مکہ مکرمہ اور اس کے اردگرد کی سرزمین کو اللہ تعالیٰ نے تمام بنی نوع انسان کے فائدہ کے لئے بنائے جانے والے پہلے گھر اور تمام عالمین کے لئے مبارک اور ہدایت کا ذریعہ بنانے کی وجہ سے خاص عزت وشرف عطا فرمایا۔ یہی وہ بابرکت شہر اور بستی ہے جو عرصہ دراز سے ارضِ حرم اور حج کا مقام ہے۔ یہ وہ مقدس سرزمین اور علاقہ ہے جو اپنے دامن میں عشق ومحبت کی بے شمار اور ان گنت داستانوں کو سموئے ہوئے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ ارضِ مقدس ہمیشہ سے بندگانِ خدا کی خاص توجہ کا مرکز رہی ہے۔ اسی بستی میں وہ مرکزِ توحید موجود ہے جو اَلْبَیْت (گھر)، بیت اللہ (اللہ کا گھر)، بیت الحرام (حرمت والا گھر)، مسجد حرام (حرمت والی مسجد)، بیت عتیق (پرانا گھر) اور قبلہ جیسے مبارک ناموں سے موسوم ہے۔

اس قدیم گھر کی وجہ سے اس علاقے کو ''حرم'' کا درجہ ملا جس سے اس میں موجود ہر چیز کو امان ملا۔ یہاں تک کہ درخت اور خودرَو نباتات بھی کاٹے جانے سے محفوظ ہوگئے نیز پرندوں اور جانورں کو بھی امان حاصل ہوئی۔ نہ تو انہیں مارا جاسکتا ہے اور نہ ہی ڈرایا بھگایا جاتا ہے۔ سوائے موذی جانوروں اور کیڑے مکوڑوں کے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف اِذخر نامی گھاس کو اس کی افادیت اور گھروں میں استعمال کی وجہ سے کاٹنا جائز قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے: وَمَنْ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا (ال عمرٰن:98) ''اور جو بھی اس میں داخل ہوا وہ امن پانے والا ہوگیا۔''

خانہ کعبہ وہ پہلا گھر ہے جو خالصتاً اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے تعمیر کیا گیا۔ یہی وہ مبارک گھر ہے جس کے طواف کا حکم دیا گیا تاکہ روح کی کثافتیں دور ہوکر پاکیزگی اور پاکی عطا ہو۔ وَلْیَطَّوَّفُوْا بِالْبَیْتِ الْعَتِیْقِ (الحج:30) ''اور اس قدیم گھر کا طواف کریں۔'' دنیا بھر کے مسلمان اسی پاکیزہ اور بابرکت گھر کی طرف منہ کرکے نمازیں پڑھتے، قیام اور رکوع وسجود کرتے ہوئے اپنے پروردگار کی عظمت اور بڑائی بیان کرتے، اُس سے بخشش طلب کرتے اور اُس کے آگے اپنی حاجتیں پیش کرتے ہوئے دین ودنیا میں حسنات کے مَورد ہونے کے امیدوار ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: فَوَلِّ وَجْھَکَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَیْثُ مَا کُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْھَکُمْ شَطْرَہٗ (البقرۃ: 145) ''پس اپنا مُنہ مسجدِ حرام کی طرف پھیرلے۔ اور جہاں کہیں بھی تم ہو اسی کی طرف اپنے مُنہ پھیرلو۔'' (ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

غرض یہ مقدس گھر، یہ شہر اور اس کے اردگرد مقامات ایسی جگہیں ہیں جہاں اللہ تعالیٰ کے سینکڑوں عظیم الشان نشان ظاہر ہوئے۔ اس جگہ کا چپہ چپہ گواہ ہے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی خاطر قربانیاں دیتے اور اُس کی خاطر اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہوجاتے ہیں اللہ تعالیٰ کبھی انہیں ضائع نہیں ہونے دیتا بلکہ انہیں حیاتِ نو کی نوید سناتا ہے۔

غرض یہ وہ جگہ ہے جہاں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے متعدد نشانیاں موجود ہیں جن کو دیکھنے سے انسان کو یقین محکم حاصل ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ ان نشانیوں کی یادوں کو تازہ کرنے، اپنے ایمانوں کی مضبوطی اور اس کی حلاوت کے لئے مسلمانوں کو حکم ہوا کہ وہ کعبہ اور دوسرے شعائر اللہ کی زیارت کریں اور اپنی آنکھوں سے دیکھیں کہ خداتعالیٰ نے اپنے تمام وعدوں کو کس طرح پورا کردکھایا ہے۔

مکہ مکرمہ کا محل وقوع: مکہ مکرمہ سعودی عرب کی مغربی سمت میں سرزمین حجاز کی ایک ایسی وادی میں واقع ہے جس کے چاروں طرف پہاڑ ہیں۔ مکہ مکرمہ کا ہموار نشیبی علاقہ ''بطحا'' کے نام سے جانا جاتا ہے، اس کے مشرقی حصہ کو ''معلاۃ'' (بلند جگہ) کہا جاتا ہے جبکہ مغربی اور جنوبی سمت کا علاقہ ''مسفلہ'' (نشیبی زمین) کے نام سے جانا جاتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اہل معلاۃ سے تھے۔ وہیں آپؐ کی جائے پیدائش ہے اور ہجرت سے پہلے تک آپؐ وہیں قیام پذیر رہے۔

مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے لئے تین اہم راستے معلاۃ، مسفلہ اور شبیکہ ہیں۔ سطح سمندر سے اس کی بلندی تین سومیٹر سے زیادہ ہے جبکہ یہ کرۂ ارضی کا وسط اور اس کا درمیانی مقام ہے۔

(تاریخ مکہ مکرمہ مصنفہ محمد الیاس عبدالغنی ۔ناشر مَطاع الرشید المدینة المنورہ ۔ ایڈیشن اوّل 2002ء صفحہ 7)

قران کریم میں مذکور مکہ مکرمہ کے نام:

قرآن کریم میں اس مقدس وبابرکت شہر کو مختلف ناموں سے موسوم کیا گیا ہے جس میں سے چند ایک کا ذیل میں ذکر کیا جارہا ہے۔ (نوٹ: آیات کا ترجمہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا بیان فرمودہ ہے)

(1) بَکَّۃَ: مکہ مکرمہ کا قدیمی نام بکّہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّ ھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ۔ (آل عمران:97) ''یقیناً پہلا گھر جو بنی نوع انسان (کے فائدے) کے لئے بنایا گیا وہ ہے جو بَکَّہ میں ہے۔ (وہ) مبارک اور باعثِ ہدایت بنایا گیا تمام جہانوں کے لئے۔''

(2) مَکَّۃ: وَھُوَ الَّذِیْ کَفَّ اَیْدِیَھُمْ عَنْکُمْ وَاَیْدِیَکُمْ عَنْھُمْ بِبَطْنِ مَکَّۃَ مِنْ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَکُمْ عَلَیْھِمْ (الفتح:25) ''اور وہی ہے جس نے اُن کے ہاتھ تم سے اور تمہارے ہاتھ اُن سے وادیٔ مکہ میں روک دیئے تھے، بعد اس کے کہ اس نے تمہیں ان پر کامیابی عطا کی۔''

(3) اُمُّ الْقُرٰی: وَھٰذَا کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰہُ مُبٰرَکٌ مُّصَدِّقُ الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْہِ وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰی وَمَنْ حَوْلَھَا (الانعام:93)(شوریٰ:8) ''اور یہ ایک مبارک کتاب ہے جسے ہم نے اُتارا۔ اس کی تصدیق کرنے والی ہے جو اس کے سامنے ہے تاکہ تُو بستیوں کی ماں اور اس کے اردگرد بسنے والوں کو ڈرائے۔''

(4) اَلْبَلَدُ: وَاِذْ قَالَ اِبْرٰھِیْمُ رَبِّ اجْعَلْ ھٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا (ابرٰھیم:36) ''اور (یاد کرو) جب ابراہیم نے کہا اے میرے ربّ! اس شہر کو امن کی جگہ بنادے۔''

(5) وَادٍ غَیْرِ ذِی زَرْعٍ: رَبَّنَآ اِنِّیْٓ اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِکَ الْمُحَرَّمِ (ابرٰھیم: 38) ''اے ہمارے ربّ! یقیناً میں نے اپنی اولاد میں سے بعض کو ایک بے آب وگیاہ وادی میں تیرے معزز گھر کے پاس آباد کردیا ہے۔''

(6) اَلْبَلْدَۃُ: اِنَّمَآ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ ھٰذِہِ الْبَلْدَۃِ الَّذِیْ حَرَّمَھَا وَلَہٗ کُلُّ شَیْءٍ (النمل:92) ''مجھے صرف یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں اِس شہر کے ربّ کی عبادت کروں جس نے اِسے حرمت بخشی ہے اور ہر چیز اُسی کی ہے۔''

(7) حَرَمٌ اٰمِنٌ: اَوَلَمْ نُمَکِّنْ لَّھُمْ حَرَمًا اٰمِنًا (القصص: 58) ''کیا ہم نے انہیں پُرامن حرم میں سکونت نہیں بخشی۔''

(8) قَرْیَۃٌ: وَکَاَیِّنْ مِّنْ قَرْیَۃٍ ھِیَ اَشَدُّ قُوَّۃً مِّنْ قَرْیَتِکَ الَّتِیْٓ اَخْرَجَتْکَ (محمد:14) ''اور کتنی ہی بستیاں تھیں جو تیری (اِس) بستی سے زیادہ طاقتور تھیں جس نے تجھے نکال دیا۔''

(9) اَلْمَسْجِدُ الْحَرَامُ: لَقَدْ صَدَقَ اللّٰہُ رَسُوْلَہُ الرُّئْیَا بِالْحَقِ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ اٰمِنِیْنَ (الفتح:28) ''یقیناً اللہ نے اپنے رسول کو (اس کی) رؤیا حق کے ساتھ پوری کردکھائی کہ اگر اللہ چاہے گا تو تم ضرور بالضرور مسجدِ حرام میں امن کی حالت میں داخل ہوگے۔''

(10) اَلْبَلَدُالْاَمِیْنُ: وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ۔ وَطُوْرِ سِیْنِیْنَ۔ وَھٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِیْنِ (التین:4) ''قسم ہے انجیر کی اور زیتون کی۔ اور طورِ سینین کی۔ اور اس امن والے شہر کی۔''

حرم مکہ کی حدود: قرآن کریم کی متعدد آیات میں مکہ مکرمہ کی حرمت کا ذکر ملتا ہے۔ یہ حرمت صرف مکہ شہر کی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کے اردگرد کے کچھ علاقہ کو بھی اپنی بے پایاں رحمت سے حدودِ حرم میں شامل فرماکر اس کے رقبہ کو وسیع کردیا ہے۔

حدود حرم کا علاقہ مکہ مکرمہ کے چاروں طرف پھیلا ہوا ہے البتہ اس کی حدود ہر طرف ایک جیسی نہیں ہیں یہی وجہ ہے کہ مکہ مکرمہ کی طرف آنے والے بڑے بڑے راستوں پر حدود حرم کی نشاندہی کرکے نشانات لگادیئے گئے ہیں تاکہ حرم کے علاقے کا تعین ہوسکے۔

سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے حدود حرم پر علامتیں نصب کیں۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے بعد حضرت تمیم بن اسید خزاعی رضی اللہ عنہ کو ان حدود کی تجدید کے لئے بھیجا چنانچہ انہوں نے ان حدود کی تجدید کا کام سرانجام دیا۔ اس کے بعد مسلمان خلفاء وامراء ہر دور میں مکہ کی چاروں طرف ان حدود اور علامتوں کی تجدید کا کام حسب ضرورت کرواتے رہے، یہاں تک کہ حرم کی حد بندی کے لئے پائی جانے والی ان علامات ونشانات کی تعداد تقریباً ایک ہزار تک پہنچ گئی۔ اس وقت حدودِ حرم اور مسجد حرام کی درمیانی مسافت نئے راستوں کے ذریعہ اس طرح ہے۔

مدینہ منورہ روڈ (تنعیم کی سمت) 6.5 کلومیٹر۔ جدہ ہائی وے کی طرف سے 22 کلومیٹر۔ نئے لیث روڈ کی سمت 17 کلومیٹر۔ طائف روڈ (طریق سیل کی سمت) 12.85 کلومیٹر۔

(مکہ مکرمہ ماضی وحال کے آئینہ میں ۔تالیف محمود محمد حمو۔سن اشاعت 2010ء سعودی عرب صفحہ 39)

ایک دوسری کتاب میں مسجد حرام سے مختلف جہتوں میں حدودِ حرم کی مسافت کچھ اس طرح درج ہے۔

- ......اَلْتَنْعِیْم (مسجد عائشہؓ) 7.5 کلومیٹر
- ......وادی نخلۃ 13 کلومیٹر
- ......اِضَاۃُ لِبْن (عقیشیہ) 16 کلومیٹر
- ......اَلْجِعِرَّانَۃ 22 کلومیٹر
- ......اَلْحُدَیْبِیَۃ (الشمیسی) 22 کلومیٹر
- ......جبل عرفات 22 کلومیٹر

(تاریخ مکہ مکرمہ از ڈاکٹر محمد الیاس عبدالغنی ۔ مطابع الرشید مدینہ منورہ ایڈیشن 2002ء صفحہ 16)

مسجد عائشہؓ (تنعیم): یہ مسجد مسجدِ حرام سے جانب شمال مکہ، مدینہ روڈ پر ساڑھے سات کلومیٹر کی دوری پر واقع ہے۔ حدودِ حرم میں سے سب سے نزدیک حدِّ حرم یہی ہے۔ اس مبارک مسجد کی تعمیر اس جگہ پر ہوئی ہے جہاں اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے سنہ 9ھ میں حج وداع کے موقع پر عمرہ کے احرام کی نیت کی تھی۔

(صحیح البخاری، کتاب الحج، باب اَلْحَجُّ عَلَی الرَّحْلِ حدیث نمبر 1518۔ ناشر نظارت نشرواشاعت قادیان ۔سن اشاعت جون 2008ء)

بعد ازاں محمد بن علی شافعی نے اس جگہ مسجد تعمیر کی۔ اس مسجد کی نئی توسیع شاہ فہد بن عبدالعزیز کے دور میں ہوئی ہے مسجد کا کل رقبہ مع ملحقات 84500 مربع میٹر ہے، مسجد کی تعمیر چھ ہزار مربع میٹر پر ہے، اس مسجد میں پندرہ ہزار نمازیوں کی گنجائش ہے۔

جِعرانہ: جِعرانہ مسجد حرام سے شمال مشرق سمت میں 24 کلومیٹر کے فاصلہ پر ایک بستی کا نام ہے۔ ایک سڑک اس کو مکہ سے ملاتی ہے، یہاں کا پانی اپنی شیرینی میں ضرب المثل ہے، یہاں ایک مسجد ہے جہاں سے اہل مکہ عمرہ کی نیت کرتے ہیں۔ مسجد کا رقبہ 430 مربع میٹر ہے اور ایک ہزار نمازی اس میں نماز پڑھ سکتے ہیں۔

حدیبیہ: یہ جگہ حدود حرم سے باہر مکہ جدہ کی قدیم شاہراہ پر ایک مقام ہے، یہاں حدیبیہ نام کا ایک کنواں ہے جس کی نسبت کی وجہ سے جگہ کا نام بھی حدیبیہ پڑ گیا۔ آج کل یہ جگہ شمیسی کے نام سے معروف ہے، یہ نسبت بھی شمیس نامی کنویں کی وجہ سے ہے۔ اس جگہ ایک نئی مسجد تعمیر کی گئی ہے، یہ جگہ مسجد حرام سے چوبیس کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے اور یہاں سے حرم کی حدود دو کلومیٹر پر واقع ہیں، اس جگہ پر ایک قدیمی مسجد کے آثار بھی ملتے ہیں جو پتھر اور چونے سے تعمیر کی گئی تھی۔

مقام نخلہ: مکہ اور طائف کے درمیان نخلہ ایک مقام ہے جو مشرق اور شمال کی سمت میں حرم مکہ کی حد ہے۔ اس کی دو جہتیں ہیں ایک جہت نخلہ یمانی کہلاتی ہے، یہ طائف سے بائیں ہاتھ پر ہے اور دوسرے کو نخلہ شامی کہتے ہیں اس کا دوسرا نام مضیق ہے جو مکہ سے 45 کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے ان دونوں نخلوں، یمانی وشامی کو ایک طویل پہاڑی سلسلہ ایک دوسرے سے جدا کرتا ہے جس کا نام ''وادۃ'' ہے اس مقام نخلہ پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کے دسویں سال مشہور سفر طائف سے واپسی پر ٹھہرے تھے۔ نخلہ سے حدودِ حرم کی نشاندہی 13 کلومیٹر کے فاصلہ پر کی گئی ہے۔

اضاۃ لبن: یہ ایک جھیل نما مقام ہے، لبن دودھ کو کہتے ہیں اس کے نزدیک پہاڑ کا رنگ سفیدی مائل ہے اس مناسبت سے اس جگہ کو اس نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ یہ جنوبی سمت میں حدِ حرم ہے، یہاں سے مسجد حرام کی مسافت 16 کلومیٹر ہے۔ آج کل یہ جگہ عقیشیہ کے نام سے معروف ہے۔

اہل حرم: اہل حرم سے مراد وہ لوگ ہیں جو مکہ مکرمہ میں مستقل یا عارضی طور پر قیام پذیر ہیں، اسی طرح وہ لوگ بھی اہل حرم کہلاتے ہیں جو حدود حرم کے اندر رہتے ہیں، یہ حضرات حج کا احرام اپنی رہائش گاہ سے ہی باندھیں گے، البتہ عمرہ کے لئے انہیں حرم کی کسی حد پر جاکر احرام باندھنا ہوگا۔

اہل حِل: وہ لوگ اہل حِل کہلاتے ہیں جن کی رہائش میقات اور حد حرم کے درمیان ہو۔ یہ لوگ حج وعمرہ کا احرام اپنے گھر سے باندھیں گے۔

افاقی: وہ لوگ جو حدودِ میقات سے باہر رہتے ہیں، وہ حج وعمرہ کا احرام اپنے اپنے میقات سے باندھیں گے۔

(تاریخ مکہ مکرمہ از ڈاکٹر محمد الیاس عبدالغنی ۔ مطابع

الرشید مدینہ منورہ ایڈیشن2002ء صفحہ 16 تا 25)

میقات: حج وعمرہ کی نیت سے مکہ میں داخل ہونے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے کچھ جگہیں مقرر فرمادیں تا کہ اس مقدس علاقہ میں داخل ہونے سے پہلے وہ ظاہری اور باطنی طور پر اپنے آپ کو خالصتاً اللہ تعالیٰ کے لئے وقف کردیں اور سارا وقت رضائے باری تعالیٰ کے امیدوار بنے رہیں۔ چنانچہ میقات وہ جگہیں ہیں جہاں سے حج وعمرہ کے لئے آنے والے احرام باندھتے ہیں۔ میقات میں سب سے پہلے احرام کی نیت کرکے غسل کرنا اور بدن اچھی طرح صاف کرنا مسنون ہے۔

ذوالحلیفہ: اس کا دوسرا نام اَبیارعلی ہے۔ یہ باشندگان مدینہ اور اس سمت سے مکہ جانے والوں کی میقات ہے، مکہ کی شمالی جانب410 کلومیٹر اور مسجد نبوی سے 10 کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ یہاں پر ایک مسجد ہے جو مسجد ذوالحلیفہ، مسجد میقات اور مسجد شجرہ کے ناموں سے معروف ومشہور ہے۔ رسول اللہ ﷺ جب مکہ مکرمہ کا قصد فرماتے تو مسجد شجرہ کی جگہ پر نماز ادا فرماتے اس مسجد میں پانچ ہزار افراد نماز ادا کرسکتے ہیں۔ اس مسجد کا ایک ہی منارہ ہے جس کی بلندی 64 میٹر ہے جبکہ اس کے گنبد کی اونچائی 28 میٹر ہے۔

قرن منازل: قرن کا اطلاق سینگ پر ہوتا ہے لیکن یہاں قرن سے مراد وہ پہاڑی ہے جو کسی بڑے پہاڑ کا حصہ ہو لیکن اس سے علیحدہ نظر آتی ہو۔ یہ اہل نجد، اس کے آس پاس خلیج کے باشندوں اور ریاض وطائف کے راستہ سے آنے والوں کی میقات ہے۔ یہاں سے مکہ مکرمہ کے لئے دو بڑے راستے ہیں جن پر دو مسجدیں بنادی گئی ہیں جو گویا میقات پوائنٹ ہیں۔

اس میقات پر دو مسجدوں میں سے ایک مسجد سیل کبیر کے نام سے موسوم ہے جو مسجد حرام سے 80 کلومیٹر کے فاصلہ پر بجانب شمال مشرق واقع ہے۔ یہاں سے طائف کا فاصلہ 40 کلومیٹر ہے۔ اس مسجد میں تین ہزار افراد نماز ادا کرسکتے ہیں۔

اس میقات پر دوسری مسجد کا نام مسجد وادی محرم ہے۔ یہ مسجد بھی قرن منازل کی میقات ہی سے معروف ہے اور سیل کبیر کی جنوبی سمت میں واقع ہے ان دونوں مسجدوں کے درمیان 33 کلومیٹر کا فاصلہ ہے۔ مسجد حرام سے براستہ مکہ طائف روڈ پر 76 کلومیٹر پر واقع ہے جبکہ طائف یہاں سے صرف 10 کلومیٹر کے فاصلہ پر رہ جاتا ہے۔ اس مسجد میں صدر دروازہ کے اوپر عورتوں کی نماز کے لئے ایک ہال تعمیر کیا گیا ہے۔

ذات عرق: یہ اہل عراق اور اس سمت سے آنے والوں کی میقات ہے چونکہ اس خطہ میں عرق اسود نامی ایک بلند وبالا پہاڑ ہے اس کی مناسبت سے اس جگہ کو بھی ’’ذات عرق‘‘ کہا جاتا ہے۔ آج کل اس مقام کو ’’ضریبہ‘‘ بھی کہتے ہیں۔ یہ میقات مسجد حرام سے شمال مشرق میں 90 کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔

یلملم: یہ اہل یمن اور جنوب کی سمت سے آنے والے لوگوں کی میقات ہے۔ آج کل ’’سعدیہ‘‘ کے نام سے متعارف ہے۔ مکہ مکرمہ سے اس کا فاصلہ 100 کلومیٹر ہے۔ یہاں پر ایک قدیم مسجد بھی ہے۔ مکہ مکرمہ اور جازان کے درمیان سڑک تعمیر ہوجانے کے بعد اب یہاں پہنچنا دشوار ہوگیا ہے، چنانچہ حجاج اور زائرین کی سہولت کے لئے اس میقات کے مقابل مغربی سمت میں سرراہ ایک مسجد تعمیر کی گئی ہے جس میں پندرہ سو نمازیوں کی گنجائش ہے۔ مسجد حرام سے اس مسجد کا فاصلہ 130 کلومیٹر اور پرانی میقات سے جنوب مغرب میں 21 کلومیٹر ہے۔

جحفہ: یہ میقات اہل شام ومصر اور اس طرف سے آنے والوں کی ہے جو مسجد حرام سے شمال مغرب میں 187 کلومیٹر دوری پر واقع ہے۔ اس طرف سے آنے والے شہر رابغ سے بھی احرام باندھ سکتے ہیں جو جحفہ سے جنوب مشرق میں 17 کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے جبکہ بحرِ احمر یہاں سے مشرق میں صرف 15 کلومیٹر کے فاصلہ پر رہ جاتا ہے۔ یہاں پر ایک نئی مسجد تعمیر کی گئی ہے جس میں 220 نمازیوں کی گنجائش ہے۔

(تاریخ مکہ مکرمہ از ڈاکٹر عبدالغنی صفحہ 25 تا 31)

بیت اللہ اور اس سے ملحقہ مقامات کا مختصر تعارف:

مسجد حرام توحید باری تعالیٰ کا پہلا گھر ہے جو اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے، اس کے ذکر کو بلند کرنے کے لئے تعمیر کی گئی قدیم ترین عبادت گاہ ہے۔ یہی وہ مبارک گھر ہے جس کے بارہ میں دنیا بھر کے مسلمانوں کو یہ حکم ہوا کہ وہ نماز قائم کرتے وقت اپنا رُخ اسکی طرف کرلیا کریں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ (البقرة:145)

’’پس اپنا مُنہ مسجدِ حرام کی طرف پھیر لے۔ اور جہاں کہیں بھی تم ہو اسی کی طرف اپنے مُنہ پھیرلو۔‘‘

(ترجمہ از حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

اس مبارک گھر کی بلندی 14 میٹر ہے۔ اس کی دیواریں یکساں نہیں بلکہ اُن میں فرق ہے، چنانچہ دروازہ کی سمت والی دیوار کا عرض 11.68 میٹر ہے، حجر (حطیم) کی سمت والی دیوار 9.9 میٹر ہے، رکن شامی اور رکن یمانی کے درمیان والی دیوار کا عرض 12.04 میٹر ہے جبکہ حجر اسود اور رکن یمانی والی دیوار کا عرض 10.18 میٹر ہے۔

کعبہ کا مشرقی کونہ حجر اسود والا رکن کہلاتا ہے جبکہ کعبہ کا شمالی کونہ رکن عراق، مغربی سمت والا کونہ رکن شامی اور جنوبی سمت میں خانہ کعبہ کا کونہ رکن یمانی کہلاتا ہے۔

(مکہ مکرمہ ماضی وحال کے آئینہ میں۔ تالیف محمود محمد حمو۔ سن اشاعت 2010ء سعودی عرب صفحہ 44)

حجر اسود: یہ پتھر کعبہ کے جنوبی حصہ میں نصب کیا گیا ہے، صحن (مطاف) سے اس کی اونچائی 1.1 میٹر ہے، لمبائی 25 سینٹی میٹر اور عرض تقریباً 17 سینٹی میٹر ہے۔ کعبہ شریف کی دیوار میں اس پتھر کے ٹکڑے جڑے ہوئے ہیں، شروع میں یہ ایک ہی ٹکڑا تھا اب اس کے چھوٹے چھوٹے آٹھ ٹکڑے ہیں ان کا سائز مختلف ہے، بڑا ٹکڑا کھجور کے برابر ہے، ان ٹکڑوں کو ایک پتھر کے بڑے ٹکڑے میں جوڑا گیا ہے اور پھر اس پر چاندی کا فریم لگادیا گیا ہے، یہی وہ ٹکڑے ہیں جن کو بوسہ دینا مسنون ہے، نہ کہ وہ بڑا پتھر جس میں یہ جڑے گئے ہیں۔

(تاریخ مکہ مکرمہ از ڈاکٹر محمد الیاس عبدالغنی صفحہ 43 تا 45۔ مطابع الرشید مدینہ منورہ، ایڈیشن2002ء)

حجرِ اسود کا استلام: ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حجر اسود کو چومنے کی بابت پوچھا تو انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسے (ہاتھ سے) چھوتے اور چومتے دیکھا ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب الحج، تَقْبِيلُ الْحَجَرِ حدیث 1611)

ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حجر اسود کے پاس آئے اور اس کو چوما اور کہا: میں خوب جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہی ہے، نہ نقصان دے سکتا ہے نہ نفع اور اگر میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے چومتے نہ دیکھا ہوتا تو تجھے ہرگز نہ چومتا۔

(صحیح البخاری، کتاب الحج، بَاب مَا ذُكِرَ فِي الْحَجَرِ الأَسْوَدِ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ پر سوار ہوکر بیت اللہ کا طواف کیا۔ جب آپ حجر اسود کے پاس آتے تو آپؐ اس کی طرف کسی چیز سے جو آپؐ کے پاس تھی، اشارہ کرکے اللہ اکبر کہتے۔

(صحیح البخاری، کتاب الحج، بَاب اَلتَّكْبِيرُ عِنْدَ الرُّكْنِ حدیث نمبر 1613)

ملتزم: حجر اسود والے کونے اور خانہ کعبہ کے دروازہ کی درمیانی جگہ کو ملتزم کہتے ہیں، یہ حصہ تقریباً تین میٹر ہے۔

اس مقام پر سنت یہ ہے کہ بیت اللہ کی دیوار سے اس طرح چمٹ کر دعائیں کی جائیں کہ رخسار، سینہ اور ہاتھ چمٹے ہوئے ہوں، چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے بارے میں منقول ہے کہ انہوں نے طواف کیا، نماز پڑھی پھر حجر اسود کا بوسہ لینے کے بعد حجر اسود اور دروازہ کے درمیان اس طرح کھڑے ہوئے کہ اپنے سینے، ہاتھ اور رخسار کو دیوار سے چمٹایا، پھر فرمایا ’’میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔‘‘

(سنن ابن ماجہ، المناسک حدیث نمبر 2962۔ بحوالہ تاریخ مکہ مکرمہ از ڈاکٹر محمد الیاس عبدالغنی صفحہ 46)

رکن یمانی: بیت اللہ کے جنوبی کونے کو اس لئے رکن یمانی کہتے ہیں کہ یمن مکہ مکرمہ کے جنوب میں واقعہ ہے۔ یہ کونا حجر اسود والے کونے سے پہلا کونا ہے۔ رکن یمانی کو چھوا یا اس کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے جبکہ حجر اسود کو اگر ہوسکے تو ضرور بوسہ دیا جائے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حجر اسود کے علاوہ اس کونے کا بھی استلام فرمایا کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ آپؐ بیت اللہ میں سوا، دو یمنی ستونوں کے کسی اور کو بھی چومتے ہوں۔

(صحیح البخاری، کتاب الحج، باب مَنْ لَّمْ يَسْتَلِمْ اِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ)

اِسْتِلَام کے معنی چھونا ہیں۔ یہ سلام سے مشتق ہے۔ جیسا کہ سلامتی کی دعا دیتے وقت ہاتھ سے اشارہ کیا جاتا ہے۔

حطیم: حطیم سے مراد بیت اللہ سے ملحق وہ جگہ ہے جو نصف دائرے کی شکل میں ہے اس کو حجرِ اسماعیل بھی کہا جاتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خانہ کعبہ کے پاس حضرت اسماعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ کے لئے ایک جھونپڑی نما سائبان بنادیا تھا، یہ حصہ بیت اللہ سے باہر تھا، البتہ تین میٹر حصہ جو قریش کی تعمیر کے دوران کعبہ سے علیحدہ کیا گیا تھا وہ یقیناً کعبہ کا جز ہے گو کہ اس وقت حجر اسماعیل کے ساتھ ملا ہوا ہے اور اس نصف دائرے کے ضمن میں ہے۔ خلاصہ کلام یہ کہ نہ تو ساری حطیم کعبہ کا جز ہے اور نہ ہی ساری حطیم کعبہ سے باہر ہے بلکہ کعبہ سے منسلک تین میٹر حصہ کعبہ کا جز ہے اور اس کے بعد بقیہ حطیم کعبہ سے باہر ہے۔ (تاریخ مکہ مکرمہ از ڈاکٹر محمد الیاس عبدالغنی صفحہ 46)

واضح رہے کہ جو انسان یہ چاہتا ہے کہ وہ خانہ کعبہ کے اندر نماز پڑھے وہ حطیم کے اس حصہ میں نماز پڑھ لے جو کعبۃ اللہ کی دیوار کے قریب ہے تو گویا اس نے خانہ کعبہ کے اندر ہی نماز ادا کی ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں چاہتی تھی کہ بیت اللہ شریف میں داخل ہوکر نماز ادا کروں، تو آپؐ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے حجر (یعنی حطیم) میں داخل کردیا اور فرمایا: یہاں نماز پڑھ لو، اگر تم خانہ کعبہ میں داخل ہونا چاہتی ہو، اس لئے کہ یہ بیت اللہ ہی کا حصہ ہے۔

(جامع ترمذی، کتاب الحج حدیث نمبر 876۔ بحوالہ از تاریخ مکہ مکرمہ از ڈاکٹر محمد الیاس عبدالغنی صفحہ 46)

کعبۃ اللہ کا اندرونی حصہ: کعبہ کے اندر لکڑی کے تین ستون ہیں جن پر چھت ہے، ان کا قطر 44 سینٹی میٹر ہے، ہر دو ستون کا درمیانی فاصلہ 2,35 میٹر ہے، دروازے کے سامنے ہی ایک محراب ہے۔ دروازے کے داہنی طرف ایک زینہ ہے جو چھت کی طرف چڑھتا ہے، اس کا ایک دروازہ ہے جو ’’باب التوبۃ‘‘ (توبہ کا دروازہ) کے نام سے معروف ہے۔ اس پر ایک کپڑا لٹکا رہتا ہے۔ کعبہ کی دیواروں کی اندرونی جانب مضبوط اور خوبصورت رنگین سنگ مرمر لگایا گیا ہے۔ جس پر نہایت دلکش نقش ونگار بنے ہوئے ہیں۔ اندرونی دیواروں اور چھت پر سبز رنگ کے پردے لٹکے ہوئے ہیں۔ جس پر یہ عبارتیں لکھی ہوئی ہیں:۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِىْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّ هُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ (آل عمران:97)

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِى السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ (البقرة:145)

يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَام

(کتاب تاریخ مکہ مکرمہ از ڈاکٹر محمد الیاس عبدالغنی صفحہ 55-56)

اوپر تحریر کی گئی آیات کا ترجمہ درج ذیل ہے:

’’یقیناً پہلا گھر جو بنی نوع انسان (کے فائدے) کے لئے بنایا گیا وہ ہے جو بَکّہ میں ہے۔ (وہ) مبارک اور باعثِ ہدایت بنایا گیا تمام جہانوں کے لئے۔‘‘ (آل عمران:97)۔ ’’یقیناً ہم دیکھ چکے تھے تیرے چہرے کا آسمان کی طرف متوجہ ہونا۔ پس ضرور تھا کہ ہم تجھے اس قبلہ کی طرف پھیر دیں جس پر تُو راضی تھا۔ پس اپنا مُنہ مسجدِ حرام کی طرف پھیر لے۔‘‘ (البقرۃ:145)

خانہ کعبہ کی چھت: زمانہ دراز تک کعبہ کی عمارت بغیر چھت کے تھی، قریش نے اپنی تعمیر میں سب سے پہلے چھت بنائی۔ اس وقت کعبہ کی دو چھتیں ہیں ایک اوپر اور دوسری اس کے نیچے جبکہ کعبۃ اللہ کا فرش سفید سنگ مرمر سے بنایا گیا ہے۔ کعبہ کی چھت میں ایک سوراخ رکھا گیا ہے جس کا طول وعرض 1.4X1.27 میٹر ہے۔ اس پر شیشہ کا ایک مضبوط ڈھکنا لگایا گیا ہے، جہاں سے کعبہ کے اندر طبعی روشنی آتی ہے۔ جب کعبہ کو غسل دیا جاتا ہے یا غلافِ کعبہ بدلا جاتا ہے تو یہ ڈھکنا اٹھا دیا جاتا ہے اور خانہ کعبہ کی اندرونی سیڑھیوں سے چڑھ کر اور اس سوراخ سے گزر کر چھت پر آمدورفت ہوتی ہے۔

(تاریخ مکہ مکرمہ از ڈاکٹر محمد الیاس عبدالغنی صفحہ 57-58)

کعبہ میں داخل ہونے پر داہنی سمت سیڑھیاں ہیں جو چھت کی طرف جاتی ہیں، یہ سیڑھیاں مضبوط قسم کے شیشے سے بنی ہیں، ان کی تعداد 50 ہے۔ کعبہ کے اندر ایک بہت بڑا صندوق بھی ہے جس میں کعبہ شریف سے متعلق بعض اہم چیزیں رکھی جاتی ہیں۔

(مکہ مکرمہ ماضی وحال کے آئینہ میں، تالیف محمود محمد حمو۔ مترجم عبدالغنی عیسیٰ۔ صفحہ 61 سن اشاعت 2010ء سعودی عرب)

کعبۃ اللہ کا دروازہ: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تعمیر کعبہ کے وقت عمارت کے دو دروازے بنائے تھے جو زمین کے برابر تھے۔ مشرقی دروازے سے لوگ داخل ہوتے اور مغربی دروازے سے باہر آجاتے۔ سب سے پہلے یمن کے ایک بادشاہ اسعد تُبَّع ثالث نے کعبہ کے ان دونوں داخلی وخارجی راستوں پر ایک پٹ کا دروازہ لگوایا۔ جب قریش نے کعبۃ اللہ کی تعمیر کی تو انہوں نے کعبہ کی مغربی سمت کا دروازہ بند کردیا اور مشرقی دروازہ کو زمین سے بلند کرکے دو پٹ کا دروازہ لگادیا۔

کعبہ کے موجودہ دروازے کی لمبائی 3.10 میٹر،

دروازے کی چوڑائی 1.90 میٹر، اس کا عمق (اندرونی گہرائی)50 سینٹی میٹر اور مَطَاف (طواف کی جگہ) سے دروازہ کی بلندی 2.25 میٹر ہے۔

(تاریخ مکہ مکرمہ از ڈاکٹر محمد الیاس عبدالغنی صفحہ 58-59۔ناشر مطابع الرشید مدینہ منورہ۔سن اشاعت 2002ء)

میزاب(پرنالہ): یہ پرنالہ کعبہ شریف کی چھت پر شمالی سمت یعنی حطیم کی جانب لگا ہوا ہے، کعبہ کی چھت کی دھلائی یا بارش کے وقت چھت کا پانی نکلنے کے لئے یہ نصب کیا گیا ہے۔آنحضرت ﷺ کی بعثت سے پانچ سال قبل جب قریش نے بیت اللہ کی تعمیر کی تو اس وقت یہ پرنالہ لگایا تھا اور اسی وقت کعبہ پر چھت ڈالی گئی تھی جبکہ اس سے قبل کعبہ پر چھت نہ تھی۔موجودہ پرنالہ شاہ فہد بن عبدالعزیز کا لگوایا ہوا ہے جو خالص سونے کا ہے اور کی لمبائی تقریباً 2 میٹر ہے۔

غلاف کعبہ: کسوہ یا غلاف کعبہ یہ وہ پردہ ہے جو کعبہ کی عمارت پر لٹکایا گیا ہے، کعبہ کے دو غلاف یا دو پردے ہیں، ایک داخلی اور ایک خارجی و بیرونی، اس غلاف کی تاریخ یہ ہے کہ کعبہ شریف پر خارجی پردہ سب سے پہلے حضرت اسماعیل علیہ السلام نے لٹکایا تھا، ایک قول یہ بھی ہے کہ سب سے پہلے یمن کے بادشاہ تبع حمیری نے ڈالا تھا۔رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یمنی کپڑے سے تیار شدہ غلاف کعبہ سے کعبہ کو مزین فرمایا تھا۔آپ کے بعد بھی خلفاء، امراء اور بادشاہوں نے اس کا اہتمام جاری رکھا اور ہمیشہ کعبہ شریف کو غلاف سے آراستہ کیا جاتا رہا۔

سنہ 1346ھ میں اس پردہ کی تیاری کے لئے مکہ مکرمہ میں مستقل طور پر کارخانہ تعمیر کیا گیا جس کے بعد سے آج تک خانہ کعبہ پر اسی کارخانہ سے تیار شدہ غلاف ڈالا جاتا ہے۔موجودہ غلاف کعبہ خالص ریشم سے تیار ہوتا ہے جس پر کالا رنگ چڑھایا جاتا ہے، اس غلاف پر عمدہ کڑھائی اور اعلیٰ طریق کی کشیدہ کاری کے ذریعہ مختلف عبارتیں مرقوم کی جاتی ہیں جن میں **لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ۔ اللّٰہ جل جلالہ۔سبحان اللّٰہ وبحمدہ، سبحان اللّٰہ العظیم ،یا حنان ، یا منان** آخرالذکر دونوں کلمے عربی میں سات کے ہندسہ کی شکل میں لکھے جاتے ہیں جن سے سارا پردہ مزین ہوتا ہے۔

مطاف: (طواف کی جگہ) خانہ کعبہ کے چاروں طرف کھلا ہوا حصہ ہے جس پر طواف کرتے ہیں، مطاف کہلاتا ہے۔پہلے پہل مطاف کے اس حصہ میں کوئی پختہ فرش وغیرہ نہ تھا۔سنہ 91ھ میں اموی خلیفہ ولید بن عبدالمالک نے پہلی مرتبہ مطاف کا پختہ فرش بنوایا جس میں سنگ مرمر کا استعمال کیا گیا۔وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مطاف میں بعض تعمیری اضافے بھی ہوئے مثلاً زمزم کے کنوئیں کی مستقل تعمیر بنائی گئی ، منبر بنایا گیا ، مقام ابراہیم کی تعمیر عمل میں آئی ، چار محرابیں بنائی گئیں جن میں ائمہ اربعہ کے مصلے تھے۔

چودھویں صدی ہجری کے اواخر میں حجاج کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر مطاف میں قائم تمام عمارتوں کو منہدم کر دیا گیا تا کہ طواف کرنے والوں کو آسانی ہو، پھر سنہ 1399ھ میں مطاف سے متصل کچھ جگہ کو مطاف کا حصہ بنایا گیا۔

(مکہ مکرمہ ماضی وحال کے آئینہ میں ،تالیف محمود محمد حمو-مترجم عبدالغنی عیسیٰ صفحہ 56 تا 61 سن اشاعت 2010ء سعودی عرب)

مقامِ ابراہیم: وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰھٖمَ مُصَلًّى (البقرۃ: 126)۔ قرآن کریم میں مذکور مقام ابراہیم کی حقیقت بیان کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

’’اس آیت میں مِنْ یا تو تاکید کے لئے آیا ہے یا تمیز کے لئے اور وَاتَّخِذُوْا سے پہلے قُلْنَا یا اَمَرْنَا محذوف ہے اور مراد یہ ہے کہ ہم نے کہا یا ہم نے حکم دیا کہ تم شدّت کے ساتھ مقامِ ابراہیم کو عبادت گاہ بناؤ یا جہاں انہوں نے خانہ کعبہ کو بنانے کے لئے قیام کیا تھا اس میں سے کسی جگہ نماز پڑھو۔ یا یہ کہ ابراہیمؑ کے کھڑے ہونے کی جگہ پر یعنی جہاں وہ عبادت کرتے تھے تم بھی طواف کے بعد اس شکریہ میں کہ خدا نے اس گھر کو دنیا کے جمع کرنے اور امن کو قائم کرنے کا ذریعہ بنایا ہے نماز پڑھو۔

مقامِ ابراہیم کعبہ کے پاس ایک خاص جگہ ہے جہاں طواف بیت اللہ کے بعد مسلمانوں کو دو سنتیں پڑھنے کا حکم ہے۔ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تعمیر کعبہ کے بعد اس جگہ شکرانہ کے طور پر نماز پڑھی تھی اور اس سنت کو جاری رکھنے کے لئے وہاں دو رکعت نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔لیکن مَیں سمجھتا ہوں وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰھٖمَ مُصَلًّى میں جس امر کی طرف توجہ دلائی گئی ہے وہ یہ ہے کہ عبادت اور فرمانبرداری کے جس مقام پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کھڑے ہوئے تھے تم بھی اسی مقام پر اپنے آپ کو کھڑا کرنے کی کوشش کرو۔لوگ غلطی سے مقامِ ابراہیمؑ سے مراد صرف جسمانی مقام سمجھ لیتے ہیں۔حالانکہ ابراہیمؑ کا اصل مقام وہ مقامِ اخلاص اور مقامِ تقویٰ تھا جس پر کھڑے ہو کر انہوں نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا۔گویا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم بھی اسی طرح اللہ تعالیٰ سے محبت کرو اور اُسی رنگ میں دین کے لئے قربانیاں بجالاؤ جس رنگ میں ابراہیمؑ نے اللہ تعالیٰ کے لئے قربانیاں کیں۔پس یہاں مقامِ ابراہیم سے مراد کوئی جسمانی مقام نہیں بلکہ روحانی مقام مراد ہے۔ ہماری زبان میں بھی کہتے ہیں کہ تم نے میرے مقام کو نہیں پہچانا۔اب اگر کوئی شخص یہ الفاظ کہے تو دوسرا شخص یہ نہیں کرتا کہ اُسے دھکّا دے کر پرے پھینک دے اور کہے کہ تم جس مقام پر کھڑے تھے وہ تو مَیں نے دیکھ لیا ہے۔ ہمیشہ ایسے الفاظ سے درجہ کی بلندی مراد ہوتی ہے۔پس وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰھٖمَ مُصَلًّى کے یہی معنے ہیں کہ ابراہیمؑ نے جس اخلاص اور جس محبت اور جس تقویٰ اور جس انابت الی اللہ سے نیکیوں میں حصہ لیا تھا تم بھی اُسی مقام پر کھڑے ہو کر اُن نیکیوں میں حصہ لو تا کہ تمہیں بھی ابراہیمی مقام حاصل ہو۔ اگر مقامِ ابراہیم کو مصلّی بنانے کے یہی معنے ہوں کہ ہر شخص اُن کے مصلّی پر جا کر کھڑا ہو۔تو یہ تو قطعی طور پر ناممکن ہے۔اوّل تو یہ جھگڑا رہتا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہاں نماز پڑھی تھی یا وہاں۔ اور اگر بالفرض یہ یقینی طور پر پتہ لگ بھی جاتا کہ انہوں نے کہاں نماز پڑھی تھی تو بھی ساری دنیا کے مسلمان وہاں نماز نہیں پڑھ سکتے۔صرف حج میں ایک لاکھ سے زیادہ حاجی شامل ہوتے ہیں۔ اگر جلدی جلدی بھی نماز پڑھی جائے تب بھی ایک شخص کی نماز پر دو منٹ صرف آئیں گے۔اس کے معنے یہ ہوئے کہ ایک گھنٹہ میں تیس اور چوبیس گھنٹہ میں سات سو بیس آدمی وہاں نماز پڑھ سکتے ہیں۔اب بتاؤ کہ باقی جو 99280 رہ جائیں گے وہ کیا کریں گے اور باقی مسلم دنیا کے لئے تو کوئی صورت ہی ناممکن ہوگی۔ پس اگر اس حکم کو ظاہر پر محمول کیا جائے تو اس پر عمل ہو ہی نہیں سکتا۔پھر ایسی صورت میں فسادات کا بھی احتمال رہتا ہے۔ بلکہ ایک دفعہ تو محض اسی جھگڑے کی وجہ سے مکّہ میں ایک قتل بھی ہو گیا تھا۔پس اِس آیت کے یہ معنے نہیں۔ بلکہ اس کے معنے یہ ہیں کہ ابراہیم علیہ السلام نے جس مقامِ اخلاص پر کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کی تھی تم بھی اُسی مقام پر کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔

(تفسیر کبیر جلد اوّل صفحہ 169-168)

مسجد حرام: مسجد حرام سے مراد کعبۃ اللہ اور اس کے آس پاس مطاف کی جگہ اور وہ ساری توسیعات شامل ہیں جو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت سے اب تک ہوئی ہیں۔اسی طرح مسجد کے اردگرد نماز کے لئے تیار کئے گئے صحن بھی مسجد حرام کا حصہ ہیں۔

خانہ کعبہ کے چاروں طرف گول صفوں کی ابتداء: ایک زمانہ تک لوگ امام کی اقتداء میں نماز باجماعت مقام ابراہیم کے پیچھے ادا کرتے رہے اور صرف اسی ایک جانب باجماعت نماز ادا کی جاتی تھی۔لیکن جب نمازیوں کی کثرت ہوگئی تو یہ سمت تنگ پڑگئی ، مکہ کے گورنر خالد بن عبداللہ القسری متوفی 120ھ نے بیت اللہ کے چاروں طرف گولائی میں صفیں بنوادیں، جس کی تائید اس وقت کے علماء ، فقہا اور تابعین نے کی، چنانچہ اس وقت سے آج تک چاروں طرف صفیں قائم ہوتی چلی آرہی ہیں۔

سعودی حکومت نے کعبہ کے چاروں طرف صفوں کا صحیح رخ متعین کرنے کے لئے فرش میں کھدائی کر کے اس میں نیلے رنگ کی لائنیں لگادی ہیں جن سے بعینہٖ کعبہ کی طرف صف بندی آسان ہوگئی ہے۔

(تاریخ مکہ مکرمہ از ڈاکٹر محمد الیاس عبدالغنی صفحہ 98۔ناشر مطابع الرشید مدینہ منورہ۔سن اشاعت 2002ء)

زمزم کا پانی: زمزم وہ مبارک چشمہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے پیروں کے نیچے سے جاری ہوا۔

زمزم کے چشمے کا محل وقوع یہ ہے کہ یہ مبارک چشمہ حجر اسود کے مشرق میں حجر اسود سے 20.6 میٹر کی دوری پر ہے۔اس کا عمق اور اس کی گہرائی تقریباً 30.5 میٹر ہے۔(مکہ مکرمہ ماضی وحال کے آئینہ میں صفحہ 68)

ایک جدید تحقیق کے مطابق کنوئیں کے گرد مختلف چشموں سے پانی کا ابال 11 سے لیکر 18.5 لیٹر فی سیکنڈ ہے۔اس طرح ایک منٹ میں اس کی کم از کم مقدار 660 لیٹر اور ایک گھنٹے میں 39600 لیٹر ہے۔ان چشموں میں سے ایک کا دھانہ حجر اسود کی طرف سے کھلتا ہے جس کا طول 75 سینٹی میٹر اور بلندی 30 سینٹی میٹر ہے۔سب سے زیادہ پانی اسی سے نکلتا ہے، ایک اور چشمے کا دھانہ مکبّریہ (اذان کی جگہ) کے سامنے ہے اس کا طول 70 سینٹی میٹر اور بلندی 30 سینٹی میٹر ہے۔ان کے علاوہ بھی چھوٹے چھوٹے چشمے ہیں جو صفا و مروہ کی طرف سے آتے ہیں۔

زمزم پر ایک عمارت بنی ہوئی تھی جسے گرا دیا گیا ہے تا کہ اس جگہ مطاف (طواف کی جگہ) میں توسیع ہو جائے۔ اسی غرض سے زمزم کو اوپر سے بند کر کے اس کا انتظام تہہ خانہ میں کر دیا گیا ہے جو مطاف کے نیچے ہے اور ایئر کنڈیشنڈ ہے۔اس کنوئیں کو شیشے کی دیوار سے محفوظ کر دیا گیا ہے جس سے کنوئیں کو بآسانی دیکھا جاسکتا ہے۔

مسجد حرام سے چند کلومیٹر کے فاصلہ پر محلّہ کُدَیٰ میں 1415ھ میں ایک ٹینکی بنائی گئی جس میں زمزم کی وافر مقدار کو محفوظ کیا جاسکتا ہے اور ایسا مشینی سسٹم نصب کیا گیا ہے جو آبِ زمزم کو کنوئیں سے اس ٹینکی تک منتقل کرتا ہے۔ اس ٹینکی کی وسعت 1500 مکعب میٹر ہے۔ یہاں سے پانی کے گیلن اور ٹینک بھرے جاتے ہیں تا کہ آبِ زمزم کو ملک کے مختلف مقامات بالخصوص مسجد نبی شریف مدینہ منورہ میں منتقل کیا جاسکے۔

(تاریخ مکہ مکرمہ از ڈاکٹر محمد الیاس عبدالغنی صفحہ 85-86۔ناشر مطابع الرشید مدینہ منورہ۔سن اشاعت 2002ء)

صفا ومروہ: حج یا عمرہ کرتے وقت خانہ کعبہ کا طواف کرنے کے بعد صفا اور مروہ کے درمیان سات چکر لگانے کو سعی کہتے ہیں۔اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْہِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِھِمَا (البقرۃ: 159)’’یقیناً صفا اور مَروَہ شعائر اللہ میں سے ہیں۔ پس جو کوئی بھی اِس بیت کا حج کرے یا عمرہ ادا کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ ان دونوں کا بھی طواف کرے۔‘‘

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:’’بے شک طوافِ بیت اللہ، سعی صفا و مروہ اور رمیٔ جمار کا مقصد ذکرِ الٰہی کو قائم کرنا ہے۔‘‘(مسند احمد 23215،سنن ابوداؤد 1882)

صفا ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے جو ابوقبیس نامی پہاڑ سے نیچے کی جانب واقع ہے اور کعبہ کے جنوب مشرق میں ہے۔بیت اللہ سے اس کا فاصلہ 130 میٹر ہے۔اسی جگہ سے حج یا عمرہ کے لئے سعی کی ابتداء ہوتی ہے۔

مروہ بھی ایک چھوٹی سے پہاڑی ہے جس کا پتھر سفید ہے، یہ کعبہ شریف سے شمال مشرق میں واقع ہے، کعبہ سے اس کا فاصلہ 300 میٹر ہے۔یہ پہاڑی قعیقعان نامی پہاڑ سے متصل ہے۔اسی پہاڑی پر سعی کا اختتام ہوتا ہے۔

مَسْعٰی: (سعی کی جگہ) مسعی اُس جگہ کو کہا جاتا ہے جو اوپر مذکور پہاڑیوں صفا اور مروہ کے درمیان کی جگہ ہے۔ اس جگہ کا طول (لمبائی) 395 میٹر اور اس کا عرض (چوڑائی) 40 میٹر ہے۔

(مکہ مکرمہ ماضی وحال کے آئینہ میں ،تالیف محمود محمد حمو-مترجم عبدالغنی عیسیٰ صفحہ 71,70 سن اشاعت 2010ء سعودی عرب)

سعی کے لئے دو رَو رستے بنائے گئے ہیں ایک رستہ صفا سے مروہ تک جانے کے لئے اور دوسرا رستہ مروہ سے صفا تک آنے کے لئے۔ان کے درمیان آبِ زمزم پینے کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔اسی طرح فرش پر سنگ مرمر کی ٹائلیں لمبائی کی رُخ پر قبلہ کی سمت میں لگائی گئی ہیں تا کہ نماز کے وقت قبلہ کی سمت بآسانی معلوم ہو سکے اور صفیں درست بنیں۔

جبلِ حرا: یہ پہاڑ مسجد حرام سے شمال مشرقی سمت میں طائف روڈ پر واقع ہے۔مسجد حرام سے اس کا فاصلہ 4 کلومیٹر ہے جبکہ اس پہاڑ کی بلندی 281 میٹر ہے۔پہاڑ کی چوٹی پر مشہور ترین غار، غارِ حرا واقع ہے جو پہاڑ کے اندر دھنسا ہوا ہے اس غار کا دروازہ شمال کی سمت ہے جبکہ قبلہ کی سمت اس غار میں ایک سوراخ ہے جس سے مسجد حرام نظر آتی ہے۔اس غار کا طول تقریباً 3 میٹر ہے جبکہ اس کا عرض ڈیڑھ سے دو میٹر کے درمیان ہے۔غار کی بلندی متوسط درجہ کے قدِ آدم کے برابر ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نزول وحی سے قبل اس غار میں تشریف لایا کرتے تھے۔ آپؐ کچھ عرصہ یہاں قیام فرماتے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ،اسی جگہ آپ پر پہلی وحی کا نزول ہوا۔

جبلِ ثور: یہ پہاڑ مسجد حرام سے جنوب کی سمت واقع ہے۔مسجد حرام سے اس کا فاصلہ چار کلومیٹر ہے۔ثَور عربی میں بیل کو کہا جاتا ہے۔اس پہاڑ کے اوپر چھوٹی چھوٹی دس چوٹیاں ہیں جبکہ اس کی اونچائی 458 میٹر ہے۔

ہجرت مدینہ کی وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تین روز تک اسی غار میں قیام کیا تھا۔اس غار کی سامنے کی جانب اور اسی طرح پشت پر بھی داخل ہونے کا راستہ ہے۔

(مکہ مکرمہ ماضی وحال کے آئینہ میں ،تالیف محمود محمد حمو-مترجم عبدالغنی عیسیٰ صفحہ 110 تا 112 سن اشاعت 2010ء سعودی عرب)

یہ ان جگہوں اور یادگاروں کا کچھ تذکرہ ہے جو اپنے اندر بے شمار نشانات لئے ہوئے ہیں۔

☆......☆......☆

جلسہ سالانہ برطانیہ 2016ء کے افتتاحی اجلاس کے موقع پر پڑھا جانے والا

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پاکیزہ اردو منظوم کلام

زندہ وہی ہیں جو کہ خدا کے قریب ہیں
مقبول بن کے اُس کے عزیز و حبیب ہیں

وہ دُور ہیں خدا سے جو تقویٰ سے دُور ہیں
ہر دم اسیرِ نخوت و کبر و غرور ہیں

تقویٰ یہی ہے یارو کہ نخوت کو چھوڑ دو
کبر و غرور و بخل کی عادت کو چھوڑ دو

اِس بے ثبات گھر کی محبت کو چھوڑ دو
اُس یار کے لئے رہِ عشرت کو چھوڑ دو

تلخی کی زندگی کو کرو صدق سے قبول
تا تم پہ ہو ملائکۂ عرش کا نزول

اسلام چیز کیا ہے؟ خدا کے لئے فنا
ترکِ رضائے خویش پئے مرضیِ خدا

تقویٰ کی جڑ خدا کے لئے خاکساری ہے
عفّت جو شرطِ دیں ہے وہ تقویٰ میں ساری ہے

جو لوگ بدگمانی کو شیوہ بناتے ہیں
تقویٰ کی راہ سے وہ بہت دُور جاتے ہیں

(نصرۃ الحق، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 17 تا 18)

بقیہ: لَا یَمَسُّہٗۤ اِلَّا الْمُطَھَّرُوْنَ کی تفسیر

از صفحہ نمبر 4..............................

خدا تعالیٰ اس کوشش کو ضائع نہیں کرتا بلکہ اسے بھی اس کا بدلہ دیتا ہے تا کہ اس کا حوصلہ بڑھے اور وہ اَور زیادہ کوشش کرے۔

پس کسی کو ہمت نہیں ہارنی چاہئے، کوشش کرنی چاہئے کہ طہارت اور کوشش کرے۔ خدا تعالیٰ نے اُوْلٰٓئِکَ عَلٰی ھُدًی مِّنْ رَّبِّھِمْ میں یہی بتایا ہے کہ جب انسان میں اخلاص پیدا ہوتا ہے تو اُسے سواری ملتی ہے جو اسے آگے لے جاتی ہے۔ اسی طرح اسے اور ترقی ملتی ہے۔ پھر وہ سواری اور آگے لے جاتی ہے۔"

(انوار العلوم جلد 10 صفحہ 523 تا 535)

☆......☆......☆

مسلمان کے معنے

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"مسلمان کے معنے ہیں مہذب، آراستہ و پیراستہ، نیک نمونہ ہر عیب سے بچا ہوا، ہر عیب سے دوسرے کو بچانے والا، صلح و آشتی سے زندگی بسر کرنے والا، آپ خوبصورت دوسرے کے لئے خوبصورتی کا موجب، جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے محفوظ ہوں، خدا تعالیٰ کا فرمانبردار۔" (ارشادات نور جلد اوّل صفحہ 78)

جلسہ سالانہ برطانیہ 2016ء کے افتتاحی اجلاس کے موقع پر پڑھا جانے والا

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پاکیزہ فارسی منظوم کلام

مے سزد، گر خُوں ببارد، دیدۂ ہر اہلِ دیں
بر پریشاں حالیِ اسلام و قحطُ المسلمیں

(مناسب ہے اگر ہر دیندار کی آنکھ خون کے آنسو روئے اسلام کی پریشان حالی اور قحطُ المسلمین پر۔)

دینِ حق را، گردش آمد، صعبناک و سہمگیں
سخت شورے اُوفتاد، اندر جہاں از کُفر و کیں

(خدا کے دین پر سخت مشکل اور خوفناک وقت ہے۔ کفر و نفرت کی وجہ سے دنیا میں سخت فساد برپا ہے۔)

ہر طرف کُفر ست جوشاں، ہمچو افواجِ یزید
دینِ حق بیمار و بیکس، ہمچو زین العابدین

(کفر افواج یزید کی طرح ہر طرف جوش میں ہے اور دینِ حق زین العابدین کی طرح بیمار اور بیکس ہے۔)

عالماں را، روز و شب، باہم فساد از جوشِ نفس
زاہداں غافل سراسر از ضرورت ہائے دیں

(علماء دن رات نفسانی جوشوں کی وجہ سے آپس میں لڑ رہے ہیں۔ اور زاہد ضروریات دین سے بالکل غافل ہے۔)

ہر کسے، از بہرے نفسِ دُونِ خود، طرفے گرفت
طرفِ دیں خالی شُد و ہر دشمنے جَست از کمیں

(ہر شخص نے اپنے ذلیل نفس کی خاطر ایک پہلو اختیار کر لیا ہے۔ دین کا پہلو خالی ہے اور ہر دشمن کمین گاہ سے کود پڑا ہے۔)

یا الٰہی باز کے آید، ز تو وقتِ مدد
باز کے بینیم آں فرخندہ ایام و سنیں

(اے خدا پھر کب تیری طرف سے مدد کا وقت آئے گا۔ ہم پھر کب وہ مبارک دن اور سال دیکھیں گے۔)

اے خدا، زود آ، بر ما آبِ نُصرت ہا ببار
یا مَرا بردار یا رب، زیں مقامِ آتشیں

(اے خدا جلد آ، اور ہم پر اپنی نصرتوں کی بارش برسا۔ ورنہ اے ربّ مجھے اس آتشیں جگہ سے اُٹھا لے۔)

....

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

محترم خورشید احمد پر بھاکر صاحب

ہفت روزہ ''بدر'' قادیان (درویش نمبر 2011ء) میں محترم خورشید احمد پر بھاکر صاحب کے خودنوشت حالاتِ زندگی شائع ہوئے ہیں۔ قبل ازیں 4 مئی 2007ء کے شمارہ کے ''الفضل ڈائجسٹ'' میں آپ کے بیان کردہ چند ناقابل فراموش واقعات شامل اشاعت ہوچکے ہیں۔

محترم خورشید احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ میرے آباء موضع دھنی دیو ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے تھے۔ محترم چودھری نواب الدین صاحب اور محترمہ جیواں بی بی صاحبہ کے ہاں 9/اپریل 1921ء کو میری پیدائش ہوئی۔ مڈل تک تعلیم ضلع لائلپور (فیصل آباد) میں اپنے گاؤں میں حاصل کی۔ پھر دَورِ درویشی میں ہائی سکول، پھر انٹرمیڈیٹ کیا۔ B.A کرنے کے لئے G.F. کالج شاہجہانپور میں 1956ء میں داخلہ لیا لیکن انگریزی میں کامیاب نہ ہوسکا۔ پھر پنجاب یونیورسٹی (بھارت) سے ادیب فاضل کیا۔ بعدازاں جامعۃالمبشرین میں داخل ہوکر کلاس میں اوّل رہا۔ قادیان پہلی بار جولائی 1936ء میں آیا تو حضرت مصلح موعودؓ کی مجلس عرفان میں شامل ہونے کا موقع ملا۔ عرفان کے موتی سمیٹے۔ محترم ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب کی ترغیب پر 19 سال کی عمر میں وصیت کردی۔ مڈل اسکول پاس کرنے کے بعد جب آگے تعلیم جاری رکھنے سے مایوس ہوگیا تو کاشت کاری شروع کردی۔ پھر بھائی سید محمد صاحب کے قادیان سے لکھنے پر دسمبر 1936ء میں حضورؓ کی سندھ کی زمینوں پر چلا آیا جہاں سے 1938ء میں واپسی ہوئی۔

میری پہلی شادی محترمہ عالم بی بی صاحبہ بنت مکرم چودھری نور محمد صاحب سے 1944ء میں ہوئی۔ جس سے ایک بیٹا منیر احمد پیدا ہوا۔ 1946ء میں میرے بڑے بھائی سید محمد ہم سے کہنے لگے کہ حضورؓ کی خواہش ہے کہ ہر گھرانہ میں سے ایک فرد دین کی خدمت کے لئے زندگی وقف کرے۔ ہم تین بھائی ہیں۔ مَیں نوکری کررہا ہوں، خورشید احمد زندگی وقف کردے اور چھوٹا محمد طفیل گھر اور زمین سنبھالے۔ چنانچہ میں نے بذریعہ خط زندگی وقف کی درخواست حضورؓ کی خدمت میں بھجوادی اور مئی 1947ء کے شروع میں خود بھی قادیان پہنچ گیا۔ جہاں اُن دنوں دیہاتی مبلغین کلاس 3 کے امیدواروں کا انٹرویو چل رہا تھا۔ امیدوار کے لئے پرائمری پاس ہونا شرط تھی۔ عمر کی کوئی قید نہ تھی۔ انٹرویو مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور لے رہے تھے۔ مجھے انہوں نے سندھ کی اراضیات پر بطور منشی بھجوانے کے لئے الگ کرلیا تھا جبکہ مَیں سندھ جانا نہیں چاہتا تھا۔ انٹرویو جاری تھا کہ دربارِ خلافت سے میری چٹھی حضور کے ارشاد کے ساتھ مولانا انور صاحب کو ملی کہ خورشید احمد کو مبلغین کلاس میں رکھ لیا جائے۔ خدا نے میری سُن لی اور مجھے بغیر انٹرویو لئے چن لیا گیا۔

کچھ عرصہ کے بعد طالب علموں نے اس دیہاتی کلاس کا نام خود ہی جامعۃالمبشرین رکھ لیا۔ یہی نام بعد میں رجسٹرڈ کروالیا گیا۔ یہاں ہم قریباً 60 طلباء تھے۔ کلاس مسجد اقصیٰ میں لگا کرتی تھی۔ ہر طالب علم کو بیس روپے ماہانہ وظیفہ ملا کرتا تھا۔ ہم نے ایک بڑا سا مکان کرایہ پر لے کر کھانا پکانے کے لئے باورچی رکھ لیا۔

اسی دوران تقسیم ملک کے نتیجہ میں حالات خراب ہوگئے۔ قادیان کے چاروں طرف دیہات جلنے لگے اور مسلمان پناہ گزین قادیان پہنچنے لگے۔ مَیں رخصت لے کر اپنی اہلیہ اور چار ماہ کے بیٹے کے ساتھ ناقابل بیان حالات میں لاہور پہنچا تو ٹرانسپورٹ کا پورا نظام مفلوج ہوچکا تھا۔ نہایت مشکل سے پرائیویٹ کمپنی کی بس سے ہم سچا سودا پہنچے اور وہاں سے لوکل ٹرین کے ذریعہ لائلپور پہنچ گئے۔ رات اسٹیشن پر گزاری۔ صبح کو بس اڈا پر گئے مگر ہُو کا عالم تھا بازار سنسان تھے۔ ہمارے گاؤں کے چودھری اللہ رکھا صاحب کے رشتہ دار بھی بس اڈّا پر بیٹھے تھے۔ چودھری صاحب نے انتظامیہ کے ذریعہ ایک منی بس کا لائلپور سے نواں لاہور تک کا انتظام کیا۔ ان کی مہربانی سے میری فیملی بھی پہلے بس اور پھر انہی کی بیل گاڑی سے گاؤں پہنچ گئی۔ مجھے اور بیوی کو لاہور میں لگائے گئے کالرا کے ٹیکہ کی وجہ سے شدید بخار تھا۔ جوان سال اہلیہ اسی ٹیکہ کے اثر سے نمونیا میں مبتلا ہوئی اور وفات پاگئی۔ پھر مَیں اپنا چار مہینے کا اکلوتا بیٹا اپنی بیمار والدہ اور کنوارے بہن بھائی کے سپرد کرکے اکتوبر 1947ء میں دوبارہ قادیان آنے کے لئے نکلا تو بارہ دن کے بعد والدہ ماجدہ کا بھی انتقال ہوگیا۔ مجھے بذریعہ رؤیا بتادیا گیا تھا کہ اکلوتے بیٹے کے ہاں اولاد نہیں ہوگی۔ چنانچہ بعد میں منیر احمد نے B.A. کرکے شادی کی مگر ساری زندگی اُس کے ہاں اولاد نہیں ہوئی۔

وقف زندگی کے نتیجہ میں ذاتی مکان، اراضیاتِ سیالکوٹ اور لائلپور کی جائیداد سے کلیۃً محروم ہوگیا۔ مَیں قادیان میں اُبلی گندم کھایا کرتا تھا اور میرا بیٹا گاؤں میں دربدر بھٹکتا پھرا کرتا تھا۔ ہم قادیان میں آزادی تقریر، آزادی تحریر، آزادی ضمیر، آزادی آمدورفت سے بھی محروم کردیئے گئے۔ ذاتی ڈاک تین جگہ سنسر کئے جاتے اور قابل اعتراض لیٹرز کے متعلقہ حصص ضبط کرلیتے تھے۔ جذبات کی قربانی۔ عزت و وقار کی قربانی سب سے زیادہ مشکل ثابت ہوئی۔ یہ الہام پورا ہوا کہ ''بڑے چھوٹے کئے جائیں گے اور چھوٹے بڑے کئے جائیں گے''۔ آغاز میں حملے، بائیکاٹ اور موقع ملتے ہی قتل و غارت ایک معمول کی بات تھی۔ درویشی کے شروع کے ایام 1948ء میں مَیں سات روز تک ایک سکھ دوست کا دیا ہوا ساگ پکا کر کھاتا رہا۔ لیکن بائیکاٹ کے دنوں میں یہ نعمت بھی چھن گئی۔

مجھے لڑکپن سے سچے خواب آیا کرتے تھے جو اپنے وقت پر پورے ہوتے رہے۔ حضرت مصلح موعودؓ کی وفات اور خلافت ثالثہ کے انتخاب کے بارہ میں بھی بتایا گیا۔ حضرت خلیفۃالمسیح الثالثؒ کی عمر وغیرہ بھی خواب میں بتائی گئی۔

1948ء میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کی جانب سے جامعۃالمبشرین کلاس کے چار طلبا کو مولوی فاضل کی تعلیم کے لئے اور چار طلبا کو ہندی کے تینوں درجات پاس کرنے کے لئے چن لیا گیا۔ ہندی سیکھنے والے طلبا میں خاکسار بھی شامل تھا۔ اپریل 1950ء میں خاکسار کو تعلیم و تربیت کے لئے بنارس بھجوایا گیا۔ پولیس کی نگرانی میں خاکسار نے ہندی کے تینوں درجوں رتن، بھوشن اور پربھاکر کا کورس پاس کیا۔ تعلیم کے ساتھ ساتھ میں نے 1952ء سے مضامین لکھنے بھی شروع کئے۔ اب تک خاکسار کے 250 سے زائد مضامین اور 60 سے زائد نظمیں مختلف اخبارات و رسائل میں شائع ہوچکی ہیں۔ اسی طرح 10 سے زائد کتب اور پمفلٹ شائع ہوئے ہیں۔ اور دس بارہ مسودات ابھی طباعت کے انتظار میں ہیں۔ خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کا ہندی ترجمہ کرنے کی توفیق بھی عطا فرمائی۔ یہ کام 1959ء سے شروع ہوکر 1967ء میں مکمل ہوا۔

خدا تعالیٰ کی خالص عبادت کی توفیق پانا اس کا بہت بڑا احسان ہے۔ میں نے آٹھ دس سال کی عمر میں نمازیں ادا کرنا شروع کی تھیں اور آٹھویں کلاس سے نماز تہجد پڑھنا شروع کی۔ الحمدللہ کہ 92 سال کی عمر تک ایک بھی نماز ترک نہیں ہوئی اور تہجد بھی باقاعدہ پڑھتا ہوں۔

خاکسار کو دوسری اہلیہ محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ سے پانچ بیٹے اور تین دختران عطا ہوئیں۔ سبھی صاحب علم، صاحب اولاد اور صاحب جائیداد ہیں۔

(نوٹ: محترم خورشید احمد صاحب پر بھاکر کی وفات 28/جولائی 2015ء کو بعمر 94 سال ہوئی)۔

محترم چودھری محمود احمد مبشر صاحب

ہفت روزہ ''بدر'' قادیان (درویش نمبر 2011ء) میں محترم چودھری محمود احمد مبشر صاحب کے خودنوشت حالات زندگی اُن کی کتاب سے منقول ہیں۔

مکرم محمود احمد مبشر صاحب ولد حضرت چوہدری غلام محمد صاحب گوندلؓ کی پیدائش چک نمبر 99 شمالی ضلع سرگودھا میں ہوئی۔ وہیں سے مڈل تک تعلیم حاصل کی اور پھر اپریل 1934ء میں مدرسہ احمدیہ قادیان میں داخل ہوئے۔ بعدازاں تقریباً 3 سال تک سندھ میں انجمن کی زمینوں پر بطور منشی واٹر کورس رہے۔ 1943ء میں فوج میں بھرتی ہوگئے اور فٹر موٹر مکینک ڈرائیور کا کورس کرکے کلکتہ ورکشاپ میں انسٹرکٹر بن گئے۔ اسی دوران مزید تعلیم حاصل کرکے ایجوکیشن انسٹرکٹر بھی رہے۔

دوسری جنگ عظیم ختم ہونے پر فوج سے فارغ ہوئے تو 1947ء میں زندگی وقف کردی۔ وقف منظور ہونے پر پھر سندھ میں زمینوں کی ڈیوٹی پر جانا تھا کہ حالات ناسازگار ہونے پر حضرت خلیفۃالمسیح الثانیؓ کے ارشاد پر قادیان آگئے۔ پھر یہیں دفتر میں نائب آڈیٹر اور قائم مقام آڈیٹر کے طور پر خدمت کرنے کا موقع ملا۔ پھر شاہجہانپور میں مختار عام رہے۔ 1950ء میں جب آپ کی فیملی پاکستان سے قادیان آگئی تو پھر قادیان بلالئے گئے جہاں مختلف دفاتر میں خدمت کا موقع ملا۔ اس دوران ادیب فاضل بھی کرلیا۔ 1979ء میں ریٹائر ہوئے۔

آپ کی شاعری کا آغاز دورِ درویشی میں ہوا جب حضرت مصلح موعودؓ کی جدائی کی وجہ سے جذبات سے مغلوب ہوکر آپ نے شعر کہنے شروع کئے۔ پھر جناب قیس مینائی صاحب اور جناب سلیم شاہجہانپوری صاحب کے حوصلہ دلانے پر آپ نے باقاعدہ شاعری شروع کردی۔ آپ کی نظمیں حقیقت نگاری پر مبنی ہیں اور تصنع اور بناوٹ سے پاک ہیں نیز دورِ درویشی کی تاریخ کے کئی مناظر کی عکاس ہیں۔ آپ کا مجموعۂ کلام ''کلامِ درویش'' کے نام سے شائع ہوکر مقبول عام کی سند حاصل کرچکا ہے۔ آپ قادیان کے واحد صاحبِ دیوان درویش تھے۔

محترم چودھری محمود احمد مبشر صاحب نہایت نفیس طبیعت اور پاکیزہ اخلاق کے مالک تھے۔ جب تک آپ کی صحت نے ساتھ دیا باقاعدہ پنج وقتہ نمازوں میں شامل ہوتے رہے۔ آپ کے چار بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں۔ ایک بیٹا متحدہ عرب امارات میں مخالفت احمدیت کی وجہ سے ایک حادثے میں وفات پاگیا تھا۔

(نوٹ: محترم چودھری محمود احمد مبشر صاحب کی وفات 18/ستمبر 2015ء کو بعمر 97 سال ہوئی)۔

محترم چودھری مبارک علی صاحب

ہفت روزہ ''بدر'' قادیان (درویش نمبر 2011ء) میں محترم چودھری مبارک علی صاحب درویش کے خودنوشت حالاتِ زندگی شامل اشاعت ہیں۔

محترم چودھری مبارک علی صاحب 1922ء میں طالب پور پنڈوری ضلع گورداسپور میں چودھری بانے خان صاحب کے ہاں پیدا ہوئے جو مسلکاً اہل حدیث سے تعلق رکھتے تھے۔ ابتدائی تعلیم گاؤں میں ہی حاصل کی اور پھر آپ کے بڑے بھائی برکت علی صاحب نے آپ کو مزید تعلیم کے لئے قادیان بھجوادیا۔ یہاں آپ کو احمدی ہونے کی توفیق بھی ملی۔ اگرچہ آپ کے بھائی یا اُن کے بچوں میں سے کسی نے احمدیت قبول نہیں کی۔

آپ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے گاؤں میں مکرم مولوی غلام احمد ارشد صاحب تبلیغ احمدیت کے لئے آیا کرتے تھے اور مَیں اکثر گاؤں کے بچوں کے ساتھ مل کر اُن کے خلاف نعرے لگایا کرتا تھا۔ مولوی صاحب مجھے فرمایا کرتے تھے تم جتنا چاہے مجھے تنگ کرلو لیکن اس گاؤں میں سب سے پہلے تم ہی احمدی ہوگے۔ مولوی صاحب موصوف زمانہ درویشی میں نوجوان درویشوں کی دینی تعلیم پر متعین ہوئے تو مَیں جب آپ کی کلاس میں جاتا تھا تو وہ مجھے میرا بچپن یاد دلاتے اور میرے قبولِ احمدیت پر خوشی کا اظہار فرماتے۔ تقسیم ملک کے وقت ہمارے گاؤں پر حملہ ہوا اور والد صاحب شہید ہوگئے اور باقی خاندان کو ملٹری نے مہاجر کیمپ میں پہنچادیا اور اس طرح وہ پاکستان چلے گئے۔ مَیں اُن دنوں اپنی ہمشیرہ کو ملنے کے لئے سندھ گیا جہاں سے

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 28/نومبر 2011ء میں مکرم خالد ہدایت بھٹی صاحب کی ایک غزل شائع ہوئی ہے۔ اس غزل میں سے انتخاب ملاحظہ فرمائیں:

دل کش بہت ہے گرچہ ہر کاغذی گلاب
خوشبو ہی گر نہیں ہے تو کچھ بھی نہیں جناب
پہلی تھیں جو کتابیں متروک ہو چکی ہیں
اب تا ابد رہے گی قرآن ہی کتاب
بے کار تو نہیں دی اللہ نے زندگانی
ہر پل کا ہر گھڑی کا ہو گا ترا حساب
تقویٰ میں دن گزارا ہر شام دے گواہی
ہر رات کا ہو تیری شفاف سب نصاب
دُھل جائیں سارے دھبے باقی رہیں نہ داغ
برسے کچھ اس طرح سے دل پر ترا سحاب
حسن و جمال بھی ہے اک وجہ افتخار
حسنِ عمل سے دین و دنیا میں کامیاب

لاہور جاکر رتن باغ میں حضرت مصلح موعودؓ سے ملاقات کے لئے حاضر ہوا۔ تو حضورؓ نے بوجہ میرے واقف زندگی ہونے کے مجھے اُسی رات اُس ملٹری کانوائے کے ساتھ قادیان بھجوادیا جو قادیان میں مقیم احمدیوں کو لانے کے لئے جارہا تھا۔ قادیان میں ابتدائی ڈیوٹیوں کے بعد مَیں نے مدرسہ احمدیہ کی ابتدائی جماعتوں کا کورس پورا کیا اور پھر لکھنؤ یونیورسٹی میں داخل ہوکر تفسیر کی ڈگری لی۔ بعدہٗ حضورؓ کے ارشاد پر بطور مبلغ مختلف مقامات پر متعین رہے۔ نیز نظارت امور عامہ میں اور جماعت کے کئی کلیدی عہدوں پر بھی خدمت کرنے کی توفیق ملی۔

آپ کی پہلی بیوی کوٹلی (پاکستان) میں مقیم تھیں اور اسکول میں ٹیچر تھیں۔ اُن کے رشتہ داروں نے آپ کو واپس بلانے کے لئے بہت زور لگایا مگر حضورؓ نے صاف فرمادیا کہ ہمارے پاس ہندوستان میں پہلے ہی بہت کم مبلغین ہیں اس لئے اس کی بیوی کو اس کے پاس بھجوایا جائے ورنہ میں اس کو وہاں شادی کی اجازت دے دوں گا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کی پہلی بیوی محترمہ رسول بی بی صاحبہ سے دو بیٹے اور ایک بیٹی عطا فرمائے۔ بعد ازاں دوسری شادی محترمہ ہاجرہ بیگم صاحبہ بنت مکرم عبدالرزاق صاحب ساکن ہبلی (کرناٹک) سے ہوئی جن سے اللہ تعالیٰ نے پانچ بیٹے اور پانچ بیٹیاں عطا فرمائے۔

(نوٹ: محترم چودھری مبارک علی صاحب کی وفات 13/ستمبر 2013ء کو ہوئی)۔

محترم مولوی عبدالحمید مومن صاحب

ہفت روزہ ’’بدر‘‘ قادیان (درویش نمبر 2011ء) میں مکرم عبدالروف نیرّ صاحب (مولوی فاضل) کے قلم سے اُن کے والد محترم مولوی عبدالحمید مومن صاحب درویش کا ذکر خیر شامل اشاعت ہے۔

محترم مولوی عبدالحمید مومن صاحب 2/اگست 1916ء کو ضلع فیصل آباد کے ایک گاؤں میں محترم اللہ دتہ صاحب کے ہاں پیدا ہوئے جو ہوشیار پور کے مشہور تاجر تھے اور تقسیم ہند سے قبل ہی لائلپور (فیصل آباد) میں منتقل ہوگئے تھے۔ وہ تہجد گزار اور نیک شخص تھے۔ اُن کے قبول احمدیت کا واقعہ یوں ہے کہ ایک مرتبہ اُن کی گردن میں سخت تکلیف دہ پھوڑا نکلا تو انہوں نے خواب میں دو افراد دیکھے۔ ایک نے کہا کہ ان کا وقت پورا ہوگیا ہے۔ دوسرے نے کہا کہ نہیں نہیں، یہ نیک شخص ہے، انہیں ایک موقع اَور دینا چاہئے۔ بعد میں جب آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی تصویر دیکھی تو پہچان لیا کہ انہی کو خواب میں دیکھا تھا اور پھر احمدیت قبول کرلی۔

محترم اللہ دتہ صاحب کی وفات اُس وقت ہوئی جب محترم مولوی عبدالحمید مومن صاحب بچے ہی تھے۔ لہٰذا آپ کی ابتدائی تعلیم و تربیت اپنے ننہال میں ہی ہوئی۔ ابتدائی تعلیم حاصل کرکے فوج میں ملازم ہوگئے۔ آپ کو دینی علوم اور تبلیغ کا بہت شوق تھا اور اسی وجہ سے فوج میں سخت مخالفت شروع ہوگئی۔ قریباً 1945ء میں آپ قادیان تشریف لائے اور یہیں آپ کی شادی آپ کی ماموں زاد ہمشیرہ سے ہوئی۔ کچھ عرصہ بعد ملک تقسیم ہوگیا اور آپ نے درویشی کی زندگی اختیار کرلی۔ پھر آپ نے دیہاتی مبلغین کلاس میں تعلیم حاصل کی۔ بعد ازاں یونیورسٹی سے ادیب فاضل بھی کیا۔ کچھ عرصہ میدان تبلیغ میں کام کیا اور پھر مرکز میں مختلف دفاتر میں لمبا عرصہ خدمت کی توفیق پائی۔ سکھ ازم اور عیسائیت کے متعلق آپ کی معلومات بہت وسیع تھیں۔ گروگرنتھ صاحب اور بائبل کا گہرا مطالعہ تھا۔

دورِ درویشی کی ابتدا میں گھر میں تنگی و ترشی بھی رہی اور کئی مرتبہ فاقہ کشی کی نوبت آئی مگر آپ درویشی کے عہد کو بڑے حوصلہ، توکّل اور ثابت قدمی سے نبھاتے رہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی تحریک پر آپ نے ذاتی کام کرنا بھی شروع کیا اور تالوں، چھاتوں کی مرمت کی دکان کھول لی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کام میں برکت دی لیکن آپ کا دل ہمیشہ مسجد سے اٹکا رہتا۔ چندہ جات کی ادائیگی ہمیشہ بروقت کرتے۔ تبلیغ کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتے۔ تلاوتِ قرآن کریم باقاعدگی سے ترجمہ کے ساتھ کرتے۔ توّکل کا یہ عالم تھا کہ ابتدائے درویشی میں ایک بار جبکہ آپ کی اہلیہ محترمہ بیمار تھیں اور کھانے کی پریشانی تھی، آپ نے سب ڈبے جھاڑ کر تھوڑا سا آٹا نکالا۔ آٹا گوندھ کر خدا تعالیٰ پر توکّل کرتے ہوئے اس کو ڈھانپ دیا اور برکت کی دعا کی۔ پھر روٹی بناتے رہے مگر کپڑا اٹھا کر نہیں دیکھا۔ دو یا تین دن اسی طرح گزر گئے تو آپ کو خیال آیا کہ دیکھنا چاہئے کہ اس میں کتنا آٹا موجود ہے۔ جب کھول کر دیکھا تو وہ بالکل اُتنا ہی تھا۔ لیکن اس کے بعد وہ ختم ہوگیا۔

تقسیم ملک کے بعد آپ 1963ء میں مع فیملی پاکستان آئے اور حضرت مصلح موعودؓ سے ملاقات کی۔ 2004ء میں لندن جلسہ پر آنے اور حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقات کرنے کی سعادت بھی حاصل کی۔

آپ کی پہلی شادی سے کوئی اولاد نہ تھی۔ چنانچہ دوسری شادی مکرمہ سیدہ امۃ اللہ فہمیدہ صاحبہ بنت مکرم سید محی الدین صاحب (ابن حضرت منشی شفیق الدین صاحبؓ ساکن محی الدین پور سونگڑہ اُڑیسہ) کے ساتھ ہوئی۔ ان سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو 5 بیٹوں اور 3 بیٹیوں سے نوازا۔

(نوٹ: محترم مولوی عبدالحمید مومن صاحب کی وفات 11/ستمبر 2013ء کو قریباً 97 سال کی عمر میں ہوئی اور آپ بہشتی مقبرہ قادیان میں مدفون ہوئے۔)

محترم مرزا محمد اقبال صاحب

ہفت روزہ ’’بدر‘‘ قادیان (درویش نمبر 2011ء) میں محترم مرزا محمد اقبال صاحب درویش کے خودنوشت حالات زندگی شامل اشاعت ہیں۔

محترم مرزا محمد اقبال صاحب ابن محترم مرزا اعظم بیگ صاحب (ابن حضرت مرزا رسول بیگ صاحبؓ) چھ بھائی بہنوں میں تیسرے نمبر پر ہیں۔ آپ کے نانا حضرت سید ناصر احمد شاہ صاحبؓ 313 صحابہ میں سے تھے۔

محترم مرزا محمد اقبال صاحب یکم جنوری 1928ء کو کلانور ضلع گورداسپور میں پیدا ہوئے۔ بچپن سے کھیلوں کا انتہائی شوق تھا۔ گھوڑ سواری، تیراکی، باکسنگ، جمپنگ، واٹر پولو، ڈائیونگ، لونگ جمپ، کُشتی، بنی، کبڈی وغیرہ میں کافی مہارت رکھتے تھے۔ آپ جب 18 سال کی عمر میں قادیان آئے تو آپ کے بدن پر ایک قمیص اور نیکر کے علاوہ کوئی چیز نہ تھی۔ تعلیم الاسلام ہائی اسکول میں تعلیم حاصل کی۔ بعد میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو درویشی کی سعادت نصیب فرمائی تو اس دوران ادیب عالم کا امتحان پاس کیا۔

پھر حضرت مصلح موعودؓ کی تحریک پر اپنا بوجھ خود اٹھانے کے لئے بٹالہ میں جاکر ٹیکنیکل کام سیکھا اور وہاں ایک فیکٹری میں ملازمت بھی کی۔ دَورِ درویشی میں جب آپ کی آمدنی کا کوئی ذریعہ نہیں تھا تو گھر کے سامنے مولی شلجم وغیرہ لگا کر آپ خود منڈی میں جاکر بیچتے رہے جس سے چند آنے مل جاتے۔ احمدیہ چوک میں خربوزے بھی بیچتے رہے۔ آپ کی حالت دیکھ کر آپ کے جاننے والے افسوس کا اظہار کرتے تو آپ جواب دیتے کہ ہم یہاں خدمت دین اور قادیان کی حفاظت کے لئے ٹھہرے ہوئے ہیں، نیز مانگنے سے بہتر ہے کہ خود کما کر کھایا جائے۔ قادیان کے قریبی گاؤں میں بھی کئی بار سبزیاں وغیرہ بیچنے جاتے رہے۔

آپ کو ابتدا سے قرآن مجید سے خاص عشق ہے۔ آپ کا دن میں دو تین بار تلاوتِ قرآن کرنا غیر از جماعت کو بہت حیرانی میں ڈالتا تھا۔ آپ مختلف علاقوں میں تبلیغی دوروں پر بھی جاتے، دفتر بیت المال میں اور پھر بہشتی مقبرہ قادیان میں بطور امپریسٹ کلرک کام کرنے کی توفیق بھی پائی۔ احمدیہ شفاخانہ میں بھی کام کیا۔ ہسپتال سے فارغ ہونے کے بعد ڈینٹسٹ کا کام سیکھا تو آنکھوں کے علاج معالجہ میں بھی کافی مہارت حاصل کی۔ دونوں کاموں میں خدا تعالیٰ نے غیر معمولی برکت عطا فرمائی۔ 1968ء تا 1974ء تک پہلگام کشمیر میں دانتوں کے علاج کا کام کرتے رہے اور قادیان میں اب بھی آپ کی پریکٹس جاری ہے۔ آپ کو خلافت سے بے انتہا عشق ہے۔

(نوٹ: محترم مرزا محمد اقبال صاحب کی وفات 11/جون 2014ء کو ہوئی اور آپ بہشتی مقبرہ قادیان میں مدفون ہوئے۔)

محترم چودھری منظور احمد چیمہ صاحب

ہفت روزہ ’’بدر‘‘ قادیان (درویش نمبر 2011ء) میں مکرم منصور احمد چیمہ صاحب واقف زندگی (ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ قادیان) نے اپنے والد محترم چودھری منظور احمد چیمہ صاحب کا ذکر خیر کیا ہے جو حضرت چودھری نور احمد چیمہ صاحبؓ (آف داتہ زید کا ضلع سیالکوٹ) کے بڑے بیٹے تھے۔

محترم چودھری منظور احمد چیمہ صاحب کی پیدائش 1920ء میں داتہ زید کا ضلع سیالکوٹ میں ہوئی۔ پانچ بھائی اور ایک بہن ان سے چھوٹے تھے۔ آپ کچھ عرصہ فوج میں بھی ملازم رہے اور پھر فراغت لے کر گھر چلے آئے۔ حضرت مصلح موعودؓ کی حفاظتِ مرکز کی تحریک پر آپ کے والد محترم نے آپ سے کہا کہ تم میرے بڑے بیٹے ہو اور برطانوی فوج میں بھی رہ چکے ہو اس لئے میری خواہش ہے کہ تم وقف کرو اور قادیان چلے جاؤ۔ چنانچہ آپ قادیان چلے آئے۔ بعد ازاں آپ کے والد محترم 1954ء میں وفات پاکر بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہوئے۔

محترم چودھری منظور احمد چیمہ صاحب نے ابتدائی طور پر قادیان میں اور گردونواح میں مسلمان قافلوں کے لئے مختلف حفاظتی ڈیوٹیاں سرانجام دیں۔ قادیان میں آپ کو بہشتی مقبرہ کے نزدیک مکان الاٹ کیا گیا۔ آپ ڈیوٹی کے علاوہ زمینداری اور مویشی پالنے کا کام ایک لمبا عرصہ تک کرتے رہے۔ قریبی غیر مسلموں سے آپ کے بہت اچھے تعلقات تھے۔ 1953ء میں آپ کی شادی محترمہ معصومہ بیگم صاحبہ بنت مکرم محمد حسن صاحب آف جمگاؤں (بہار) سے ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تین بیٹوں اور ایک بیٹی سے نوازا۔ آپ زیادہ تعلیم یافتہ نہیں تھے مگر اپنے بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلوائی۔ ایک بیٹا (مضمون نگار) اور دو پوتے واقف زندگی ہیں۔

آپ خلافت کے شیدائی تھے۔ اور اپنی خوش قسمتی پر نازاں تھے خدا تعالیٰ نے چار خلفاء سے ملاقات و معانقہ کا شرف آپ کو عطا فرمایا۔ ابتدائی عمر سے نمازوں کے پابند رہے۔ باوجود پیرانہ سالی اور چوٹوں کے آپ نے مسجد میں باجماعت نمازوں کی ادائیگی جاری رکھی۔

محترم منظور احمد چیمہ صاحب انتہائی خوش مزاج، صابر، ہنس مُکھ اور خدا تعالیٰ کی رضا پر بھروسہ رکھنے والے ہیں۔ 1988ء میں محترم والد صاحب کی کولہے کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی لیکن آپ نے بڑے صبر اور ہمت سے اس مصیبت کو برداشت کیا اور اپنی وہیل چیئر میں اب بھی مزار مبارک پر دعا کے لئے روزانہ تشریف لے جاتے ہیں اور لوگوں کے دُکھ سُکھ میں شریک ہوتے ہیں۔

(نوٹ: محترم چودھری منظور احمد چیمہ صاحب کی وفات 11/جون 2014ء کو ہوئی اور آپ بہشتی مقبرہ قادیان میں مدفون ہوئے۔)

محترم مولانا محمد یوسف صاحب

ہفت روزہ ’’بدر‘‘ قادیان (درویش نمبر 2011ء) میں مکرم بدرالدین مہتاب صاحب کے قلم سے محترم مولانا محمد یوسف صاحب درویش ابن محترم رحیم بخش صاحب کا ذکر خیر شامل اشاعت ہے۔

محترم مولانا محمد یوسف صاحب موضع بیر موکل ضلع لاہور میں قریباً 1920ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کُل چار بھائی اور ایک بہن تھی۔ تقسیم ملک سے قبل ہی قادیان آچکے تھے۔ خاموش طبیعت کے مالک اور سادہ مگر صاف ستھرا لباس پہننے کی شروع سے عادت ہے۔ آپ کو دیہاتی مبلغین کلاس میں تعلم حاصل کرنے کا موقعہ بھی ملا۔ آپ نے حدیث اور فقہ کے مضامین میں عبور حاصل کیا۔

انتہائی صابر و شاکر ہیں۔ انتہائی معمولی الاؤنس اور مشکل گھریلو حالات میں بھی اپنے بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلوائی۔ ایک بار آپ سخت گرمی کے دنوں میں کوٹ زیب تن کئے جارہے تھے۔ ایک دوسرے درویش بھائی نے اس پر حیرت کا اظہار کیا تو آپ نے کہا کہ گھر میں صرف یہ کوٹ ہی پہننے کے لئے موجود ہے۔

آپ کی شادی 1951ء میں محترمہ شمیم فاطمہ صاحبہ بنت مکرم قاضی ظہیر الدین عباسی صاحب آف علی پور کھیڑہ ضلع مین پوری (یوپی) سے ہوئی۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے تین بیٹیوں اور ایک بیٹے سے نوازا۔ ایک بیٹی مکرمہ عائشہ بیگم صاحبہ پرنسپل نصرت گرلز کالج ہیں۔

(نوٹ: محترم مولانا محمد یوسف صاحب کی وفات 22/جولائی 2015ء کو بعمر 94 سال ہوئی اور آپ بہشتی مقبرہ قادیان میں مدفون ہوئے)۔

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ یکم دسمبر 2011ء میں مکرم ناصر احمد سید صاحب کی ایک غزل شائع ہوئی ہے۔ اس غزل میں سے انتخاب پیش ہے:

نہ کوئی موج ہے نہ میلہ ہے
آدمی کس قدر اکیلا ہے

ہر کوئی کھیلنے میں ہے مصروف
کھیل کیا زندگی نے کھیلا ہے

رُوح نہ ہو تو جسم ہے کیا چیز
خشک مٹی کا ایک ڈھیلا ہے

عشق کی اَور کوئی ذات نہیں
عشق ہر ذات میں اکیلا ہے

ہر گھڑی آگہی ہے ایک نئی
ہر گھڑی رقص اِک نویلا ہے

جانے کب وہ بہا کے لے جائے
آنکھ میں گمشدہ جو ریلا ہے

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
September 02, 2016 – September 08, 2016

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday September 02, 2016

00:00	World News
00:20	Tilawat: Surah Aale-Imran, verses 11-19 with Urdu translation.
00:30	Yassarnal Qur'an: Lesson no. 41.
01:15	Convocation Shahid Jamia UK: Recorded on December 13, 2014.
02:35	Spanish Service
03:10	Pushto Service
03:50	Tarjamatul Qur'an Class: Qur'anic verses of Surah An-Nisaa, verses 34-51 by Khalifatul Masih IV (ra) in Urdu. Recorded on May 04, 1995.
04:50	Liqa Maal Arab: Session no. 149.
06:00	Tilawat: Surah Aale-Imran, verses 20-27 with Urdu translation.
06:15	Dars-e-Hadith: The topic is 'Arabic language'.
06:35	Yassarnal Quran: Lesson no. 62.
07:00	Deeni-o-Fiqahi Masail: Programme no. 86.
07:35	Seerat-un-Nabi: The life and character of the Holy Prophet Muhammad (saw) on the topic of 'self assessment'.
08:15	Rah-e-Huda: Recorded on August 27, 2016.
09:55	Indonesian Service
11:00	Live Jalsa Proceedings From Germany
11:45	Live Jalsa Salana Germany Flag Hoisting
12:00	Live Friday Sermon
13:00	Live Jalsa Proceedings From Germany
18:45	World News
19:05	Jalsa Proceedings From Germany [R]
19:50	Jalsa Salana Germany Flag Hoisting [R]
20:05	Friday Sermon [R]
21:05	Jalsa Proceedings From Germany [R]

Saturday September 03, 2016

02:45	Deeni-o-Fiqahi Masail
03:20	Friday Sermon Jalsa Germany
04:25	In His Own Words
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 150.
06:00	Tilawat: Surah Al-Imran, verses 28-37 with Urdu translation.
06:10	Al-Tarteel: Lesson no. 41.
06:45	Live Jalsa Salana Germany Proceedings
09:30	Live Jalsa Salana Germany Huzoor Address From Ladies Jalsa Gah
11:30	Live Jalsa Salana Germany Proceedings
13:30	Live Jalsa Salana Germany Huzoor Address To German Guests
14:30	Live Jalsa Salana Germany Proceedings
18:05	World News
18:40	Jalsa Salana Germany Proceedings [R]
21:25	Jalsa Salana Germany Huzoor Address From Ladies Jalsa Gah [R]
23:25	Jalsa Salana Germany Proceedings [R]

Sunday September 04, 2016

01:25	Repeat Jalsa Salana Germany Huzoor Address To German Guests
02:25	Repeat Jalsa Salana Germany Proceedings
06:00	Tilawat: Surah Aale-Imran, verses 38-46 with Urdu translation.
06:15	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein: Selected extracts from the writings of the Promised Messiah (as) about 'the existence of God Almighty'.
06:35	Yassarnal Quran: Lesson no. 36.
07:05	History Of Jalsa Salana
07:30	Live Jalsa Salana Germany Proceedings
14:00	Live Jalsa Salana Germany Bai'at Ceremony
14:40	Live Jalsa Salana Germany Concluding Address By Huzoor
18:00	World News
18:20	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein [R]
18:45	Roots To Branches
19:05	Islami Mahino Ka Ta'aruf
19:45	Jalsa Salana Germany Proceedings [R]

Monday September 05, 2016

02:15	Repeat Jalsa Salana Germany Bai'at Ceremony
02:55	Repeat Jalsa Salana Germany Concluding Address By Huzoor
06:00	Tilawat: Surah Aale-Imran, verses 47-56 with Urdu translation.
06:15	Dars-e-Hadith: the topic is 'acting in accordance to his (saw) Sunnah'
06:30	Al-Tarteel: Lesson no. 49.
07:10	Safar-e-Hajj: The Holy Prophet (saw) and his journey to Makkah for Hajj.
08:00	International Jama'at News
08:35	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood: An Urdu discussion on the life and character of the Promised Messiah (as).
09:00	French Service: Recorded on December 15, 1997.
10:00	Friday Sermon Jalsa Germany: Recorded on September 02, 2016.
11:10	Seerat-un-Nabi: A discussion about the life and character of the Holy Prophet Muhammad (saw).
12:00	Tilawat: Surah Al-Maa'idah, verses 59-65 and 66-70.
12:15	Dars-e-Hadith [R]
12:30	Al-Tarteel [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on October 08, 2010.
14:00	Bangla Shomprochar
15:00	Seerat-un-Nabi: A discussion about the life and character of the Holy Prophet Muhammad (saw).
15:30	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood [R]
15:55	Rah-e-Huda : Recorded on August 27, 2016.
17:25	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:20	Friday Sermon Jalsa Germany [R]
19:25	Somali Service
20:00	Khilafat-e-Haqqa Islamiyyah
20:35	Rah-e-Huda [R]
22:10	Friday Sermon: Recorded on October 08, 2010.
23:25	Seerat-un-Nabi [R]

Tuesday September 06, 2016

00:00	World News
00:20	Tilawat
00:35	Dars-e-Hadith
00:50	Al-Tarteel
01:20	Friday Sermon Jalsa Germany
02:25	Kids Time
03:00	In His Own Words
03:30	Friday Sermon
04:50	Liqa Maal Arab: Session no. 153.
06:00	Tilawat: Surah Aale-Imran, verses 57-66 with Urdu translation.
06:15	Darse Majmooa Ishtihirat: The writings and announcements made by the Promised Messiah (as), which were published in the newspapers.
06:40	Yassarnal Quran: Lesson no. 41.
07:10	Talaba Jamia Kay Saath Aik Nashist: Recorded on May 26, 2012 in Germany.
08:30	Food For Thought
09:00	Question And Answer Session: Rec. Jan 14, 1996.
10:05	Indonesian Service
11:05	Friday Sermon: Sindhi translation of Friday sermon delivered on September 02, 2016.
12:15	Tilawat: Surah Al-Maa'idah, verses 71-77 and 78-83.
12:30	In His Own Words: Selected extracts from the book of the Promised Messiah (as), 'The Philosophy of The Teachings of Islam'.
12:55	Yassarnal Quran [R]
13:20	Faith Matters: Programme no. 196.
14:15	Bangla Shomprochar
15:25	Spanish Service
16:10	Food For Thought [R]
16:55	Hajj Aur Us Kay Masa'il: The rituals of Hajj according to the teachings of the Holy Qur'an and the Holy Prophet Muhammad (saw).
17:30	Yassarnal Quran [R]
18:00	World News
18:20	Talaba Jamia Kay Saath Aik Nashist [R]
19:30	Friday Sermon: Arabic translation of Friday sermon delivered on September 02, 2016.
20:30	The Bigger Picture: Recorded on April 26, 2016.
21:25	Australian Service
22:00	Faith Matters [R]
22:50	Question And Answer Session: Rec. Jan 14, 1996.

Wednesday September 07, 2016

00:00	World News
00:15	Tilawat
00:25	Dars Majmooa Ishteharaat
00:50	Yassarnal Qur'an
01:15	Hajj Aur Us Kay Masa'il
01:40	Talaba Jamia Kay Saath Aik Nashist
02:45	In His Own Words
03:15	Story Time
03:30	Food For Thought
04:00	Noor-e-Mustafwi
04:20	Australian Service
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 154.
06:00	Tilawat: Surah Aale-Imran, verses 67-75 with Urdu translation.
06:10	Aao Husne Yaar Ki Baatein Karein
06:30	Al-Tarteel: Lesson no. 49.
07:00	Address To German Guests Jalsa Germany: Recorded on September 03, 2016.
08:05	The Bigger Picture: Rec. on March 01, 2016.
09:00	Question & Answer Session: Rec. July 08, 1995.
10:05	Indonesian Service
11:10	Friday Sermon: Swahili translation of Friday sermon delivered on September 02, 2016.
12:15	Tilawat: Surah Al-Maai'dah, verses 84-95.
12:30	Al-Tarteel [R]
13:00	Friday Sermon: Recorded on August 27, 2010.
14:05	Bangla Shomprochar
15:10	Deeni-o-Fiqahi Masail
15:40	Kids Time: Prog. no. 29
16:10	Wonders Of Hajj: Explaining the rituals of Hajj.
16:30	Faith Matters: Programme no. 189.
17:25	Al-Tarteel [R]
18:00	World News
18:20	Address To German Guests Jalsa Germany [R]
19:30	French Service
20:30	Deeni-o-Fiqahi Masail [R]
21:05	Kids Time [R]
21:35	Wonders Of Hajj [R]
22:00	Friday Sermon [R]
23:00	Intikhab-e-Sukhan: Rec. August 27, 2016.

Thursday September 08, 2016

00:05	World News
00:25	Tilawat
00:35	In His Own Words
01:10	Al-Tarteel
01:40	Address To German Guests Jalsa Germany
02:45	Deeni-o-Fiqahi Masail
03:20	Tours Of Hazrat Musleh Ma'ood (ra)
03:50	Faith Matters
04:50	Liqa Maal Arab: Session no. 155.
06:00	Tilawat & Darse Majmooa Ishtihirat
06:45	Yassarnal Quran: Lesson no. 45.
07:05	Humanity First Conference: Rec. Jan 24, 2015.
08:00	In His Own Words: Selected extracts from the writings of the Promised Messiah (as). The topic is 'The Will'.
08:50	Tarjamatul Qur'an Class: Qur'anic verses of Surah An-Nisaa, verses 44-60 by Khalifatul Masih IV (ra) in Urdu. Recorded on May 11, 1995.
10:00	Indonesian Service
11:00	Japanese Service
11:20	Qur'an Sab Se Acha
12:00	Tilawat: Surah Al-Maai'dah, verses 96-106.
12:10	Dars Majmooa Ishtehataat
12:40	Yassarnal Qur'an [R]
13:05	Beacon Of Truth: Recorded on May 22, 2016.
14:00	Friday Sermon: Rec. September 02, 2016.
15:05	Hajj Aur Us Kay Masa'il
15:50	Persian Service
16:20	Tarjamatul Qur'an Class [R]
17:25	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	World News
18:25	Humanity First Conference [R]
19:25	Tarjamatul Qur'an Class [R]
20:35	Faith Matters: Programme no. 187.
21:30	Open Forum: The topic is 'greater Jihad'.
22:10	Hajj Aur Us Kay Masa'il [R]
22:55	Beacon Of Truth [R]

Please note MTA2 will be showing French service at 16:00 & German service at 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 23 | Friday 02 September, 2016 | Issue No. 36

جماعت احمدیہ برطانیہ کے 50ویں جلسہ سالانہ 2016ء کی مختصر رپورٹ

جماعت احمدیہ برطانیہ کے 50ویں جلسہ سالانہ میں 107 ممالک کے 38ہزار 300 سے زائد افراد کی شمولیت۔

خطبہ جمعہ میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شاملینِ جلسہ کو ان دنوں میں اپنی توجہات کا مرکز دینی، علمی اور روحانی ترقی کو بنانے اور جلسہ کی تقاریر کو مارکی میں خاموشی اور توجہ سے سننے کی طرف توجہ کی تاکیدی نصائح

پرچم کشائی۔ جلسہ سالانہ کے افتتاحی اجلاس کی کارروائی۔

جلسہ سالانہ کے افتتاحی خطاب میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالہ سے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی، اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے حصول، اس کی ناراضگی سے بچنے، اخلاق کی درستی، باہمی محبت، اتفاق اور اخوّت، قرآن مجید کے مطالعہ اور اس کے حقائق و معارف سے آگاہی حاصل کرنے اور اپنی عملی حالتوں کی اصلاح سے متعلق نہایت اہم تاکیدی نصائح

'دنیاداروں کی نظر میں جب کسی خاص موقع کے پچاس سال پورے ہوتے ہیں تو وہ گولڈن جوبلی مناتے ہیں لیکن دینی جماعتوں کا یہ کام نہیں ہے۔...... یہ دیکھنا ہے کہ جس مقصد کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے وہ مقصد ہم نے حاصل کیا ہے؟...... آؤ اپنے عہد بیعت کی جزئیات کو سمجھنے کے لئے، اپنے ایمان اور ایقان میں اضافے کے لئے، اپنے اخلاقی معیاروں کو بلند کرنے کے لئے سال میں ایک دفعہ کم از کم یہاں مرکز میں جمع ہو جاؤ۔...... جلسے میں آنے کا مقصد تب پورا ہو گا جب ہر احمدی اللہ تعالیٰ سے تعلق معرفت اور روحانیت میں ترقی کرے، جب دینی علم میں اضافہ ہو۔ جب آپس کی محبت اور بھائی چارہ بڑھے۔ جب قرآن کریم کی تعلیم کو اپنے پر لاگو کر کے اپنے عملی نمونوں سے اس کا اظہار کرو۔ پھر اپنے علم اور عمل سے دنیا کو اسلام کا خوبصورت پیغام پہنچاؤ اور ان سب باتوں کے حصول کے لئے تقویٰ میں بڑھنا بہت ضروری ہے۔...... خدا کرے کہ ہم میں سے اکثریت اس کو پانے والی ہو، سمجھنے والی ہو اور جو کمزور ہیں آج کے بعد اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے والے ہوں اور ہمارا ہر عمل یہ گواہی دے کر اعلان کرے کہ اے مسیح محمدی! تیری بعثت اور تیرا آنا حق ہے اور تُو ایسے وقت میں آیا جب زمانے کو تیری ضرورت تھی اور ہم عہد کرتے ہیں کہ اسلام کی حقیقی تصویر دنیا کو دکھانے کے لئے اپنی تمام تر استعدادوں کے ساتھ ہم کوشش کرتے رہیں گے۔...... دعاؤں اور ذکر الٰہی پر اور عبادتوں کی طرف خاص طور پر زور دیں۔"

مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے عرب احباب و خواتین کے اعزاز میں عشائیہ۔ نومبائعین کے ساتھ تین زبانوں عربی، اردو اور انگریزی میں محفل سوال و جواب جلسہ سالانہ کے لئے رضاکارانہ ڈیوٹیوں کا نظام۔ نظامت جلسہ سالانہ اور اس کے مختلف شعبہ جات۔

(جلسہ سالانہ برطانیہ کے پہلے روز کی کارروائی کی مختصر رپورٹ)

رپورٹ مرتبہ: حافظ محمد ظفر اللہ عاجزؔ + فرّخ راحیل

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کی روشنی میں جاری ہونے والے جلسہ سالانہ کی برکات سے آج خلافتِ احمدیہ کی بدولت ساری دنیا فیض پا رہی ہے۔ ہر ملک میں جہاں جہاں جماعت کا باقاعدہ قیام ہو چکا ہے ملکی قوانین اور انتظامیہ کی اجازت کے ساتھ جلسہ سالانہ کا انعقاد کیا جاتا ہے۔

جماعتِ احمدیہ برطانیہ وہ خوش نصیب جماعت ہے جہاں کے جلسہ کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قیام کی وجہ سے انٹرنیشنل اور مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ لوگ پوری دنیا سے کشاں کشاں اس جلسہ میں شمولیت کی غرض سے آنے کے ساتھ ساتھ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کے جذبہ کے پیشِ نظر وقفِ عارضی کر کے بھی یہاں پہنچتے ہیں۔

امسال مورخہ 12 تا 14 اگست 2016ء بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار برطانیہ کی کاؤنٹی ہمپشائر (Hampshire) کے قصبہ آلٹن (Alton) میں واقع 208 ایکڑ پر محیط جماعتِ احمدیہ کے ملکیتی رقبہ 'حدیقۃ المہدی' میں جماعت احمدیہ برطانیہ کے 50ویں سہ روزہ جلسہ سالانہ کا انعقاد ہوا۔ دنیا بھر کے 107 ممالک سے 38ہزار 300 سے زائد افراد نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے روحانی اور جسمانی طور پر براہِ راست فیض پانے کی غرض سے اس جلسہ میں شمولیت اختیار کی۔ اس جلسہ میں شامل ہونے والے مرد و زن نے دنیا کے مختلف علاقوں سے یہ سفر محض اللہ تعالیٰ کی رضا، اپنے ایمان، یقین اور معرفت کو ترقی دینے، دینی فائدہ اٹھانے، اپنی معلومات کو وسیع کرنے اور دنیا کے مختلف خطّوں سے تعلق رکھنے والے اپنے دینی بھائیوں سے ملنے کے لئے اختیار کیا۔ ان کے یہاں حاضر ہونے کے بڑے مقاصد میں سے ایک مقصد دنیا کے دھندوں اور کاروبار سے ایک دفعہ الگ ہو کر اپنے دلوں کو کلّی طور پر آخرت کی طرف جھکانے کی کوشش بھی تھا۔

دنیا بھر سے ہزاروں افراد اپنے آپ کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کا وارث بنانے کے لئے کشاں کشاں اس جلسہ کی طرف کھنچے چلے آتے ہیں۔

معائنہ جلسہ سالانہ 2016ء

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مؤرخہ 07 اگست 2016ء بروز اتوار جلسہ سالانہ کی ڈیوٹیوں کا معائنہ فرما کر ان کا باقاعدہ افتتاح فرمایا۔ (اس کی تفصیلی رپورٹ گزشتہ شمارہ میں شائع ہو چکی ہے۔)

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا حدیقۃ المہدی میں قیام

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا قافلہ مسجد فضل لندن سے مورخہ 11 اگست 2016ء کو 7 بجکر 55 منٹ پر حدیقۃ المہدی کے لئے روانہ ہوا۔ جلسہ کے تینوں دن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی قیامگاہ واقع حدیقۃ المہدی میں قیام فرمایا۔ جلسہ سالانہ کے تیسرے روز نمازِ مغرب و عشاء کی ادائیگی کے بعد تقریباً 11 بجے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حدیقۃ المہدی سے روانہ ہو کر مسجد فضل لندن میں واپس تشریف لے آئے۔

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں